سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

(جمعتہ المبارک9، سوموار12، منگل13-اکتوبر2020)

(یوم الجمع21، یوم الاثنین24، یوم الثلاثہ25-صفر المظفر،1442ھ)

سترہویں اسمبلی :پچیسواں اجلاس

جلد25 : شمارہ جات : 1 تا3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9۔اکتوبر2020

جلد 25 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	13
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7-	معزز ممبر اسمبلی جناب علی عباس کی والدہ ماجدہ اور سابق معزز ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوکب کی وفات پر دعائے مغفرت	15
	سوالات (محکمہ زراعت)	
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	16
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	46
	تحاریک استحقاق	
10-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	91
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
11-	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث	92
	سوموار، 12-اکتوبر 2020	
	جلد 25 : شمارہ 2	
12-	ایجنڈا	115
13-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	117
14-	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	118
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
15-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	119
16-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	154
17-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	190

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
18۔	پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل(۔۔۔جاری)	200
19۔	سیالکوٹ موٹروے تھانہ گجرپورہ، لاہور کی حدود میں ڈاکوؤں کی خاتون سے زیادتی اور لوٹ مار	201
20۔	تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری اور خاتون کی عصمت دری	202
	تحاریک التوائے کار	
21۔	لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی	204
22۔	جی او آر۔III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں ڈکیت گینگ وقبضہ مافیا کی وارداتیں	205
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
23۔	آرڈیننس(ترمیم) (تدارک وکنٹرول) وبائی امراض پنجاب20	208
24۔	آرڈیننس(ترمیم) (کنٹرول)شوگر فیکٹریز پنجاب2020	208
	مسودات قانون(جو ایوان میں پیش ہوئے)	
25۔	مسودہ قانون(ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب2020	209
26۔	مسودہ قانون(ترمیم) سٹامپ 2020	209
	بحث	
27۔	پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث (۔۔۔جاری)	210

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، 13۔اکتوبر 2020	
	جلد 25 : شمارہ 3	
28۔	ایجنڈا ------------	231
29۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	235
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	236
	تعزیت	
31۔	کراچی میں شہید ہونے والے معتبر عالم دین مولانا عادل خان کے لئے دعائے مغفرت ------------	237
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	238
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	245
34۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	278
	پوائنٹ آف آرڈر	
35۔	تھانہ شاہدرہ لاہور میں درج بغاوت کے مقدمہ کے حوالے سے وزیر قانون سے وضاحت کا مطالبہ ------------	280
	تحاریک استحقاق	
36۔	دربار بی بی پاکدامن لاہور پر انتظامیہ کا معزز ممبران اسمبلی سے توہین آمیز روّیہ ---------	285
	تحاریک التوائے کار	
37۔	حلقہ پی پی۔185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم ------------	286
38۔	ساہیوال پوسٹ آفس میں سیکرٹری اطلاعات پی ٹی آئی کا خاتون آفیسر پر تشدد -------	288

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
39۔	چوبرجی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ پر یوٹرن بنانے کا مطالبہ--------	290
40۔	حلقہ پی پی۔104 کے چکوک کو راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد سے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ -----------	291
41۔	جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ -----------	292
42۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	303
43۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(64)/2020/2369. Dated: 2nd October, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 9th October, 2020 at 03.00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
30th September, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،9۔اکتوبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیراعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود وبیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

6

5۔ جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر اطلاعات / کالونیز

6۔ جناب یاسر ہمایوں : وزیر ہائر ایجوکیشن

پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

7۔ جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی و معدنیات

8۔ جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم

9۔ جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول

10۔ سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور

11۔ جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل

12۔ جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات

13۔ جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم

14۔ چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن

15۔ جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول

16۔ محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین

17۔ جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت

18۔ مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی

19۔ میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ

20۔ میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

21۔ جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن

22۔ میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

23۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔ سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
25۔ سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات وماہی پروری
26۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
27۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
28۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
32۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2- چودھری محمد عدنان	:	مال
3- جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4- ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5- راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6- جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7- میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8- چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9- جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10- جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11- چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
12- جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13- جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14- جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15- جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16- جناب شکیل شاہد	:	محنت
17- جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18- جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،9-اکتوبر2020

(یوم الجمع،21-صفر المظفر1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى
تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾

سُورَۃُ الحُجُرَات آیات9تا10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کے ساتھ کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے(10)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہے میرا چارہ گر مدینے میں
منزل و راہبر مدینے میں
کتنی صدیوں پہ ہو گئے ہیں محیط
میرے شام وسحر مدینے میں
تو نے کچھ بھی تو دیکھنے نہ دیا
اے میری چشم تر مدینے میں
کتنی صبحیں ظہور کرتا ہے
جاگنا رات بھر مدینے میں
یاد فرمایئے میرے مولا ﷺ
مجھ کو بار دگر مدینے میں
ہے میرا چارہ گر مدینے میں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی۔29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے — پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو۔331

شکریہ

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب علی عباس کی والدہ ماجدہ

اور سابق معزز ممبر اسمبلی محترمہ رخسانہ کوکب کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جناب علی عباس ایم پی اے کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں تو ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! سابق ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوکب کا بھی انتقال ہو گیا ہے تو ان کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب علی عباس، ایم پی اے کی والدہ محترمہ
اور سابق ایم پی اے محترمہ رخسانہ کوکب کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 2677 ہے لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میرا خیال ہے کہ آپ کے تین سوالات تھے جو pending ہوئے تھے لیکن ان کے جواب ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔منسٹر صاحب! پہلا ہی سوال نمبر 2677 ہے جو کافی دیر سے pending چلا آ رہا ہے اور اب بھی ہمارے پاس یہی لکھا ہوا آیا ہے کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! مجھے چارج سنبھالے ہوئے ابھی تیسرا ہفتہ ہے اور مجھے کل ہی پتا چلا ہے کہ محکمہ نے ان سوالوں کے جواب نہیں دیئے تو میں نے محکمے کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ فوری طور پر ان سوالوں کے جواب جمع کروائیں۔

جناب سپیکر! میں نے حال ہی میں چارج سنبھالا ہے تو میں آپ کو تسلی کراتا ہوں کہ ان سوالوں کے جلدی جواب جمع کرا دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ان سوالوں کو پھر pending کر لیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی، سوالوں کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی تک ان سوالوں کے جواب نہیں آئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے تین سوال نمبر2677، 2678اور 2682 ہیں۔ یہ سوال تقریباً پچھلے ایک سال اور کچھ مہینے سے pending چلے آرہے ہیں۔ بار بار سپیکر سیکرٹریٹ کی طرف سے محکمہ کو لیٹر جاری کیا گیا۔ سیکرٹری ایگریکلچر کو بار بار یاد کروایا گیا لیکن اس کے باوجود ان تینوں سوالوں کے جواب آج تک نہیں مل سکے۔ اب سونے پر سہاگہ یہ ہوا ہے کہ ابھی میں ہاؤس کے اندر آیا ہوں تو مجھے پتا چلا ہے کہ جن صاحب کے متعلق یہ سوال ہے وہ ڈاکٹر اقرار صاحب سابق وائس چانسلر ہیں انہوں نے ایگریکلچر یونیورسٹی میں پہلے پانچ سال میں اپنا tenure مکمل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے پھر پانچ سال اپنا tenure مکمل کیا اور ابھی پھر اس کو چار یا پانچ سال کے لئے تعینات کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں نے سوالوں میں بھی یہی پوچھا تھا کہ 247 انکوائریاں، رٹیں اور applications ڈاکٹر اقرار صاحب کے خلاف چلتی ہیں لیکن کیا وجہ ہے اور کیا ڈاکٹر اقرار صاحب اس ہاؤس سے زیادہ تگڑے ہوگئے ہیں کہ ان کے متعلق کچھ پوچھا جائے گا تو ہاؤس کو بتایا نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کیونکہ سابقامنسٹر صاحب نے میرے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات بھی کی تھی اور وزیر قانون یہاں پر موجود ہیں انہوں نے ensure کیا تھا کہ منسٹر صاحب اگلے سیشن کے اندر ان سوالوں کا جواب دیں گے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی بھی کریں گے تو وزیر قانون بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں لیکن ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے اور اُلٹا مجھے یہاں پر آکر آج یہ پتا چلا ہے کہ ان کو دوبارہ تعینات کیا جارہا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے انٹی کرپشن پنجاب میں ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے کہ کیوں یہ ایسا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اس میں ہوا یوں ہے کہ یہ کیس سپریم کورٹ گیا تھا، پہلے ہائی کورٹ میں ہوا اور یہ اس کے خلاف ہوا تو پھر گورنمنٹ سپریم کورٹ میں چلی گئی۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ بحال کیا ہے اور latest position یہ ہے کہ ابھی یہ کیس ہائی کورٹ میں

بھی چل رہا ہے اور سپریم کورٹ میں review petition بھی چل رہی ہے تو جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تو میرا خیال ہے، وزیر قانون! ویسے بھی جب تک اس کا فیصلہ وہاں نہیں ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: تو meanwhile ویسے منسٹر صاحب! اب آپ نے چارج لے لیا ہے تو اس کو بھی ذرا sort out کرا دیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ تمام معاملات میرے سے پہلے کے ہیں اور میں نے کل دیکھا ہے ویسے سپریم کورٹ اور جو ہائی کورٹ کے فیصلے ہیں وہ آپ کے نوٹس میں ہیں تو کورٹ کے حوالے سے مجبوری تو اپنی جگہ پر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اب ان سوالوں کو pending کر لیتے ہیں کیونکہ کورٹ کا فیصلہ آ لینے دیں تو اس میں پھر پتا چل جائے گا کہ کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ نیب نے بھی اس کو take up کیا ہوا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس matter کو اور جو میں نے سوال پوچھے ہیں ان سوالوں کو کسی کورٹ نے take up نہیں کیا اگر ہوئی ہے تو وہ صرف وائس چانسلر صاحب کی تعیناتی take up ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ جب next session ہو گا تو مہربانی کر کے جو بھی جوابات ہیں جس نے بھی یہاں پر یہ illegal چیزیں کی ہیں چاہے وہ ہماری حکومت میں ہوئی ہیں چاہے وہ کسی کی بھی حکومت میں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ دیکھ لیں ناں۔ منسٹر صاحب! meanwhile آپ نے بھی محکمہ کا چارج لے لیا ہے تو اب آپ ذرا اس کو sort out کر لیں اور اگلے اجلاس تک اس کو لے آئیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اگلے اجلاس تک ان سوالوں کے جواب جمع کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز کے تینوں سوال نمبر 2677، 2678 اور 2682 کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، on her behalf نہیں، ان کو خود آنا چاہئے۔ اگلا سوال نمبر 3258 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 3133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری زراعت پنجاب کے آفس میں
اسامیوں کی تعداد اور ان کے کیڈر سے متعلقہ تفصیلات

*3133: **جناب محمد طاہر پرویز :** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں پر ہیں ان اسامیوں پر تعینات گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کی تعداد مع نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کس کس سروس سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) کتنے ملازمین پی سی ایس سروس، کتنے ملازمین سی ایس ایس سروس کے ہیں کتنے ملازمین محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھتے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ملازمین کے ماہانہ اخراجات بتائے گی؟

(و) کیا حکومت ان ملازمین کے پٹرول اور ڈیزل کے اخراجات بتائے گی؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد148 ہے۔

(ب) 101 اسامیاں پُر ہیں۔ گریڈ17 اور اوپر کی اسامیوں پر تعینات 33 ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ17 اور اوپر کے ملازمین سی ایس ایس، پی ایم ایس، پی ایم ایس(ایکس پی سی ایس)، پی ایم ایس،(ایکس پی ایس ایس)، محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، قانون و پارلیمانی امور اور زراعت کے سروس کیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د)

نمبر شمار	سروس کیڈر	تعداد ملازمین
1۔	سی ایس ایس	03
2۔	پی ایم ایس، پی ایم ایس(ایکس پی سی ایس)، پی ایم ایس(ایکس پی ایس ایس)	11
3۔	محکمہ زراعت	08

(ہ) حکومت سیکرٹری زراعت کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین پر تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں -/1,18,67,453 روپے ماہانہ خرچ کرتی ہے۔

(و) پٹرول اور ڈیزل کے اخراجات -/3,70,230 روپے ماہانہ ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ جو مجھے تفصیل دی گئی ہے۔ میں نے جز(الف) کے اندر پوچھا تھا کہ سیکرٹری زراعت سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں جس کی تفصیل جو مجھے دی گئی ہے وہ سی ایس ایس کیڈر کی تین بتائی گئیں، پی ایم ایس کی گیارہ بتائی گئی ہیں اور ایگریکلچر کی آٹھ بتائی گئی ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 11 نمبر پر ڈپٹی سیکرٹری نعیم خالد ہیں یہ کب سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ان کا parent department ہے چونکہ ایگر کلچر ڈیپارٹمنٹ کا ایک کوٹا ہوتا ہے جو سیکرٹریٹ میں ان کے ملازمین ہوتے ہیں تو اس کوٹے کی بنیاد پر وہ یہاں پر تعینات ہیں اور کوئی پچھلے ہفتہ دس دن ہوئے ہیں تو ان کو سیکرٹری Regulation کا چارج دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: صرف اتنا جواب کہ ان کو وہاں پر لگے ہوئے کتنا ٹائم ہوا ہے؟ ان کو دس دن ہوئے ہیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ موصوف دس دن سے سیکرٹری Regularization تعینات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، دس دن ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی ہاں، دس بارہ دن ہوئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ وہی ڈپٹی سیکرٹری جناب نعیم خالد ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وجہ سے جو مسائل ہیں وہ پیدا ہوتے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، Please order in the House.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ عرصہ کوئی 25 سے 30 سال سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں تعینات ہیں۔ میں نے منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھا ہے کہ ان کی جو عرصہ تعیناتی ہے، ابھی دیکھیں کہ جب میں نے زیرو آر نوٹس جمع کروایا تو یہ ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ تھے اور وہاں سے ہٹا کر ان کو اب ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل لگا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی ایسا ڈپٹی سیکرٹری نہیں ہے؟ یہ بندہ 22 اور 25 سال سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی وجہ سے ادارے کی performance میں بھی فرق آتا ہے، ان کے خلاف مختلف قسم کی انکوائریز چل رہی ہیں اور ان کے خلاف مختلف application بھی آتی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ادارہ اور سیکرٹری ایگلر یکلچر ان کو کیوں defend کرتے ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!میرے پاس تاریخ موجود ہے کہ 28-09-2017 کو ایس اینڈ جی اے ڈی نے ان کے آرڈر بطور ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ کئے تھے اور ان کو پچھلے ہفتے وہاں سے ہٹا کر ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل لگایا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں!ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ ڈپٹی سیکرٹری اتنے powerful ہیں کہ 25 اور 30 سال سے یہ اسی سیکرٹریٹ میں تعینات ہوتے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ تو ان کا administrative matter ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!جبکہ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ basically ایک سیکشن آفیسر گریڈ کے ہیں اور یہ فیصل آباد ایوب ریسرچ کے اندر تعینات تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں!یہ جو بھی ہے یہ ان کا administrative مسئلہ ہے۔یہ تو کہیں بھی لگ سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب ایک بندے پر بار بار سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔یہ اسی کی تو خرابی ہوئی ہے،یہ ساری یونیورسٹی کی خرابی ہے یہ جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں کیس چل رہا ہے تو اسی وجہ سے چل رہا ہے۔منسٹر صاحب! آپ خود overall ان کو دیکھیں کیونکہ جو یونیورسٹی کا اصل کام ہے وہ تو ہو ہی نہیں رہا۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!مجھے نہایت افسوس ہے کہ یہ یونیورسٹی جو میری alma mater ہے میں وہاں پڑھا ہوں مجھے یونیورسٹی کے حالات دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے جو اس کے حالات ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ابھی تو آپ نے اس منسٹری کا charge لیا ہے آپ اس معاملے کو sort out کریں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!کوشش کریں گے میری اوّلین کوشش ہو گی کہ اس یونیورسٹی کو جو اس کی پرانی۔۔۔

جناب سپیکر:ایک زمانہ تھا یہاں بڑے ریسرچ کے کام ہوتے تھے اس یونیورسٹی میں نئے نئے بیج بھیdevelopہوتے تھے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!یہ پاکستان کی واحد یونیورسٹی تھی جس کا Asia کیtop hundred universitiesمیں شمار ہوتا تھاہم کوشش کریں گے اس یونیورسٹی کی جو سابقاساکھ تھی وہ بحال ہو جائے اور باقی جو معزز ممبر تعیناتی کی بات کر رہے ہیں یہ رولز میں ہے کہ 20فیصد کوٹا۔۔۔

جناب سپیکر:وہ آپ کی بات ٹھیک جو بھی ہے لیکن یونیورسٹی کوitselfٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!یہ میری اوّلین خواہش ہو گی میں انشاءاللہ پوری توجہ دوں گا۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز آپ کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!سوال نمبر3134ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی اسامیوں کی تعداد نیز ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3134:**جناب محمد طاہر پرویز:**کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اوران کا تعلق کس سروس سے ہے؟

(ج) کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر ان اسامیوں پر کام کررہے ہیں،ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈاور عرصہ تعیناتی بتائیں نیزان کی تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(د) کیا حکومت عرصہ دراز سے تعینات ملازمین کو واپس ان کے parentڈیپارٹمنٹ میں بھجوانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایک ڈپٹی سیکرٹری عرصہ دس سال سے اس محکمہ میں ڈیپوٹیشن پرکام کررہاہے اس کی وجوہات کیا ہیں،اس کو اتنے عرصہ سے ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی خاص وجوہات، تعلیم اور دیگر عوامل بتائیں؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری کی تین اور ڈپٹی سیکرٹری کی سات اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اور سروس کیڈر کی تفصیل ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(د) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) ڈیپوٹیشن پر کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر !اس سوال کے جز(الف)میں پوچھا تھا کہ سول سیکرٹریٹ محکمہ زراعت کے دفتر میں ایڈیشنل سیکرٹری اورڈپٹی سیکرٹری کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟اس سوال کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اُس تفصیل میں نمبر9پر28-04-2017جو ان

کے پچھلے سوال میں بھی منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ یہ نعیم خالد کو یہاں پر تعینات کیا گیا لیکن یہ 28-04-2017 کو تو اس سیٹ پر تعینات کیا گیا لیکن جیسے ابھی جو بات میں ہاؤس کو بھی اور چیئر کو بھی سمجھانا چاہ رہا ہوں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی دیر سے ایگریکلچر سیکرٹریٹ میں یہ نعیم خالد موجود ہیں اور اس کو یہاں پر تعینات کرنے کی کون کون سی خصوصیات ہیں، ان کا یہاں پر بطور ایس او ڈپٹی سیکرٹری تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے؟ میں یہ منسٹر صاحب سے پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اور اب بھی پوچھنا چاہتا ہوں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! معزز ممبر ایک بندے کے بارے میں دریافت کئے جا رہے ہیں تو میں اس کے لئے گزارش کرتا ہوں کہ اس کی افادیت کیا ہے یہ تو محکمہ نے فیصلہ کرنا ہے اور یہ محکمہ نے دیکھنا ہے کہ اس کی suitability کس پوسٹ پر ہے اور کہاں پر کس کو پوسٹ کیا جائے تو اس کے حساب سے باقی جو ان کا concern ہے اُس کے بارے میں معاملے کو میں دیکھ بھی لوں گا اور معزز ممبر اس کے لئے اگر میرے ساتھ کوئی میٹنگ کرنا چاہیں تو بھی میں حاضر ہوں اُس کے بارے میں کچھ issues ہیں تو وہ discuss کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اگر اس بارے میں آپ کے ذہن میں کچھ تجاویز ہوں تو وہ آپ منسٹر صاحب کو بتا دیں تاکہ اس معاملے کو ویسے ہی ٹھیک کیا جائے آپ اس حوالے سے help کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں ہاؤس کو بھی اور خصوصی طور پر چیئر کو بھی کہ جو منسٹر صاحب بار بار مجھ سے کہہ رہے ہیں ہاؤس کے اندر بیان دے رہے ہیں کہ ایک ہی بندے کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے تحت پنجاب کے اندر تین یونیورسٹیاں چلتی ہیں اور تینوں یونیورسٹیوں کے جو وائس چانسلر ہیں وہ اس بندے کے عزیز ہیں کیونکہ سمریاں اس بندے کے through سیکرٹری ایگریکلچر کو move ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ میں یہ پوچھنا چاہوں گا چلیں تعیناتی جیسے بھی ہوتی ٹھیک ہے وہ رولز کے تحت جواب آئے گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں یہ ڈپٹی سیکرٹری کتنے پراجیکٹس کے coordinator رہے ہیں، کون کون سے شعبہ میں یہ پراجیکٹس سے بطور پراجیکٹ مینجر کتنی رقم وصول کر رہے ہیں یہ میرا ضمنی سوال ہے؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر! یہ توfresh question ہے اس کے بارے میں نیا سوال دیں گے تو میں اُس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے یہfresh question دے دیں۔ اب اگلا سوال لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر3919 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم:جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہیں آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم:جناب سپیکر!شکریہ۔ سوال نمبر3919 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بیمار زدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کے لئے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

*3919: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم، چاول، کپاس، گنا ان فصلوں میں آئے روز بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ہمارے کسان تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے ان بیماریوں سے نا واقف ہیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کسانوں کی راہنمائی کے لئے ان اہم فصلوں کی بیماریوں کے لئے مشورہ اور مالی امداد کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت کوئی ایسی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو گاؤں میں جاکر کسانوں کو اچھے مشورے دے ماہرین کو بھرتی کرنے اور کسانوں کو اچھی فصل کی پیداوار کی راہنمائی کے لئے ماہرین کا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ چاول کی فصل میں سال 2018 میں بیماریوں کا حملہ 14 فیصد تھا جو سال 2019 میں 10.4 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح کماد کی فصل میں سال 2018 میں 5.6 فیصد حملہ دیکھا گیا جو سال 2019 میں بتدریج کم ہو کر 5.2 فیصد ہو گیا۔ اگر کپاس کی فصل پر نظر دوڑائی جائے تو سال 2018 بیماریوں کا حملہ 11.39 فیصد تھا جو 2019 میں کم ہو کر 8.39 فیصد ہو گیا تاہم کپاس کی فصل پر سنڈیوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملوں میں شدت آئی ہے۔ 2018 میں یہ 35.08 فیصد تھی جو 2019 میں بڑھ کر 39 فیصد ہو گئی اس لئے درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ فصلوں کی بیماریوں میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے بلکہ محکمہ زراعت کا عملہ گاؤں اور تحصیل کی سطح پر بیمار زدہ فصلوں کے بارے میں کسانوں کے لئے آگاہی مہم اور بیماریوں کے تدارک سے متعلق مکمل طور پر فعال کردار ادا کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف پہلے ہی گاؤں کی سطح پر جا کر کاشتکاروں کو کیڑوں اور بیماریوں سے متعلق معلومات اور مشاورت فراہم کر رہا ہے۔

(ج) جہاں تک گاؤں میں جا کر کسانوں کو اچھے مشورے دینے کا تعلق ہے تو محکمہ زراعت کا ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف گاؤں گاؤں جا کر فصلات کی مکمل پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں کسانوں کو تربیت دیتا ہے اور اس کے علاوہ موقع پر جا کر فصل کا معائنہ بھی کرتا ہے اور کسانوں کو کھاد کے مناسب استعمال، بیماریوں اور کیڑوں کے تدارک سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ فصلوں میں آئے روز بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو پہلے جواب میں انہوں نے کہہ دیا کہ یہ درست نہ ہے جبکہ یہ خود ہی اپنی بات کے اندر یہ مان رہے ہیں کہ کپاس کی فصل میں سنڈیوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملوں میں شدت آئی ہے۔ 2018 میں یہ 35.08 فیصد تھی جو 2019

میں بڑھ کر39 فیصد ہو گئی۔ ایک طرف تو محکمہ کہتا ہے کہ بالکل میں نے غلط بات کہی ہے فصلوں کے اوپر کوئی کسی قسم کی بیماری کا اضافہ نہیں ہو رہا اور دوسری طرف یہ بتا بھی رہے ہیں کہ اتنے فیصد کا اضافہ ہو گیا پہلے تو اس بات کو بتا دیں کہ ان دونوں میں سے درست بات کون سی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بیماری بعد میں آئی ہو گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پاکستان کے اندر بیماری تو ہر وقت موجود ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے جو بات کی ہے انہوں نے ایک فصل کی بیماری کے بڑھنے کا تو ذکر کر دیا ہے جو چار فصلوں میں بیماری کم ہوئی ہے اُس کا ذکر انہوں نے نہیں کیا انہیں چاہئے کہ یہ اس کا بھی ذکر ساتھ کر دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر معزز منسٹر صاحب! یہ سارا جواب پڑھ کر ہی سنا دیں تاکہ اس ہاؤس کو بھی پتا چلے کہ کتنی بیماریوں میں اضافہ نہیں ہوا دوسرا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ جواب کے شروع میں ہی انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست نہ ہے تو نیچے آ رہا ہے کہ یہ درست ثابت ہو رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اگر محترمہ کی خواہش ہے تو میں اس جواب کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اصل میں اس جواب میں پہلے نہ کر کے پھر خود ہی اتنی بیماریاں بتا رہے ہیں کہ یہ بیماریاں تو ہیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دیتا ہوں چاول کی فصل میں سال 2018 میں بیماریوں کا حملہ 14 فیصد تھا جو سال 2019 میں کم ہو کر 10.4 فیصد تک رہ گیا۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ بیماری تو ہے لیکن اُس میں کمی آئی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اسی طرح کماد کی فصل میں سال 2018 میں 5.6 فیصد حملہ دیکھا گیا جو سال 2019 میں بتدریج کم ہو کر 5.2 فیصد ہو گیا۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت سید حسین جہانیاں گردیزی! پھر آپ یہ کہیں کہ بیماری تو ہے لیکن پہلے سے کم ہوئی ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! بہت سی فصلوں میں جو major crops ہیں اُن میں 19-2018 کے درمیان بیماریوں میں کمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ کا کوئی اور سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ بڑے حوصلے کے ساتھ منسٹر کو بھی بچالیتے ہیں اور ممبر کو بھی راضی کرلیتے ہیں۔ اس سوال کے جز (ج) کے اندر انہوں نے کہا جہاں تک گاؤں میں جاکر کسانوں کو اچھے مشورے دینے کا تعلق ہے تو محکمہ زراعت کا ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف گاؤں گاؤں جاکر فصلات کی مکمل پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں کسانوں کو تربیت دیتا ہے۔ روزانہ ایک نئی ریسرچ ہو رہی ہے تو محکمہ زراعت بتائے کہ ٹیکنیکل فیلڈ سٹاف کو روزانہ کن بنیادوں پر اُس نئی ریسرچ سے آگاہی دی جاتی ہے تاکہ وہ آگے جاکر کسانوں کو اس سے مستفید کرسکیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں کیونکہ آپ کا بھی زراعت سے تعلق رہا ہے۔ ایک Extension Wing ہے اور دوسری Research Wing ہے تو Research Wing جو بھی دریافت کرتا ہے اس دریافت کو Extension Wing کسانوں تک پہنچاتا ہے آپ اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ Extension Wing کی کوریج ہر یونین کونسل کی سطح پر موجود ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں آپ کے ٹیکنکل فیلڈ سٹاف کی تعداد کتنی ہے کیونکہ جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ سٹاف پورے پنجاب میں گاؤں گاؤں جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ پوچھا ہے کہ آپ کا ریسرچ ونگ کن بنیادوں پر آپ کے ٹیکنیکل سٹاف کو ٹریننگ دیتا ہے کہ وہ اس طرح پورے پنجاب میں گاؤں گاؤں جاکر کسانوں کو نئی نئی researches سے آگاہ کررہے ہیں اور ان کو facilitate بھی کررہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! ہر تحصیل سطح پر ایگریکلچر آفیسرز موجود ہیں اور تمام یونین کونسلز کی سطح پر ہمارے field assistants موجود ہیں اور ان کا آپس میں رابطہ رہتا ہے اور جو بھی نئی researches ہوتی ہیں وہ کسانوں تک پہنچاتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال ابھی بھی وہی ہے کہ آپ ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ ٹیکنکل فیلڈ سٹاف کو گاؤں گاؤں بھیجا جاتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اپنے سٹاف کو نئی نئی researches پر کتنی ٹریننگ دے رہے ہیں جو کہ آگے جا کر وہ کسانوں کو facilitate کرتے ہیں، میں تیسری مرتبہ اپنا سوال دہرا رہی ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! Extension Wing میں جتنا بھی سٹاف ہے ان کا ریسرچ ونگ کے ساتھ تعلق رہتا ہے اور دوسرا ہمارے extension staff کے گاہے بگاہے refresher courses اور ٹریننگ پروگرام بھی چلتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں ان کا خیال ہے کہ یہ programme more effective ہونے چاہئیں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ تو پچھلے دس پندرہ سال سے ہی effective نہیں ہیں لیکن اب انشاءاللہ effective ہو جائیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ معزز منسٹر صاحب کو ایک ہی بات کر رہی ہوں اور میں interaction کی بات نہیں کر رہی۔ Interaction تو منسٹر صاحب کا بھی ہاؤس کے ساتھ بہت زبردست ہے کہ وہ اس طرح کا جواب دے کر مطمئن کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ ان کو کیا technical support provide کر رہے ہیں، کیا آپ ان کو workshops میں ٹریننگ دے رہے ہیں، میں اب چوتھی مرتبہ یہی سوال دھرا رہی ہوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں اس طرح کی بات نہ کریں کیونکہ یہ تو انہوں نے بتادیا ہے کہ ہم اس حوالے سے ٹریننگ کورسز بھی کروا رہے ہیں۔Extension Wing کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ کسانوں تک یہ انفارمیشن پہنچائے کہ یہ نئی ریسرچ آئی ہے اور یہ نیا بیج ہے اس کو آپ نے اس طرح استعمال کرنا ہے اس حوالے سے workshops بھی موجود ہوتی ہیں یہ کام تو وہ کر رہے ہیں وہ یہی تو کہہ رہے تھے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب سپیکر! جی، ہمارے اس حوالے سے ٹریننگ کورسز بھی ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے ایک اور ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوال مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر4040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ
کی لیبارٹری، ملازمین کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4040**: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی کتنی لیبارٹیاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس لیبارٹری کے دفتر کہاں کہاں پر ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ج) اس لیبارٹری کے کتنے ملازمین باقاعدہ متعلقہ فیلڈ کا تجربہ اور تعلیم رکھتے ہیں؟

(د) اس لیبارٹری کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مدوار بتائیں نیز اس لیبارٹری سے کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہمی کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس لیبارٹری میں کتنے رہائشی کوارٹر ہیں ان رہائشی کوارٹر کی الاٹمنٹ کون کرتا ہے، گریڈ 11 سے اوپر کتنے ملازمین ان کوارٹروں میں رہائش پذیر ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے تحت ایک تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی ساہیوال میں کام کر رہی ہے اور اس لیبارٹری میں سات ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ(SF)	18
2۔	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر(لیب)	17
3۔	محمد حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر(لیب)	17
4۔	فرخ علی	سینئر کلرک	14
5۔	عاشق علی	ڈرائیور	07
6۔	محمد حنیف	لیبارٹری اٹنڈنٹ	05
7۔	جاوید انوار	نائب قاصد	01

(ب) ساہیوال میں مٹی اور پانی کی ضلعی سطح پر ایک ہی لیبارٹری ہے جو کہ پاکپتن روڈ، ساہیوال پر واقع ہے اور اس کا رقبہ 18 کنال ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	تجربہ
1۔	محمد جمیل	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ(SF)	ایم ایس سی(آنرز)، سوشل سائنس	29سال
2۔	نسیم اختر	ایگریکلچرل آفیسر(لیب)	ایم ایس سی(آنرز)، سوشل سائنس	8سال
3۔	محمد عمر حیات خاں	ایگریکلچرل آفیسر(لیب)	ایم ایس سی(آنرز)، سوشل سائنس	4سال

(د) لیبارٹری ہذا کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

سال	سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ	کل بجٹ
2018-19	-/6330562روپے	-/152692روپے	-/7852254روپے
2019-20	-/4950000روپے	-/1214600روپے	-/6164600روپے

اس لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔

(ہ) اس لیبارٹری میں کل چار رہائشی کوارٹرز ہیں جن کی الاٹمنٹ اتھارٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گریڈ	تعداد	ٹائپ	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن سے پہلے	الاٹمنٹ اتھارٹی ڈیوولیوشن کے بعد
1-	1تا4	2	Class-IV (sft 400)	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ (SF)، ساہیوال	2001 کے بعد ڈی سی او، ساہیوال جبکہ 2009 کے بعد کمشنر، ساہیوال
2-	5تا11	1	D-Type (sft 606)	ایضاً	ایضاً
3-	16تا17	1	C-Type (sft 1500)	ایضاً	ایضاً

مذکورہ لیبارٹری میں گریڈ 11 سے اوپر کے ملازمین کے لئے صرف ایک رہائشی کوارٹر ہے جس کے الاٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ
محمد ارشاد موہل	ڈائریکٹر آن فارم واٹر مینجمنٹ، ساہیوال	بی ایس۔19

چونکہ یہ رہائش ڈسٹرکٹ پول میں شامل ہے اس لئے اس کی الاٹمنٹ کا اختیار کمشنر ساہیوال کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال میں مٹی اور پانی کے تجزیہ کی کتنی لیبارٹریاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں، ان ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ساہیوال میں مٹی اور پانی کی ایک ہی تجزیہ گاہ ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق چونکہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے پاکپتن اور اوکاڑہ کے لئے یہی ایک تجزیہ گاہ ہے جو کہ زمینداروں کے لئے نمونہ جات ٹیسٹ کرتی ہے لہٰذا ہمارے ضلع میں ایک ہی تجزیہ گاہ ہے جو کہ زمینداروں اور کسانوں کی جو قیمتی زمینیں ہیں ان میں

پانی اور مٹی کا ٹیسٹ کرتی ہے تو اس تجزیہ گاہ میں صرف تین ملازمین ہیں جیسا کہ یہ بتا رہے ہیں کہ دو ایگریکلچرل آفیسر لیب، ایک اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ اور باقی دو تین ڈرائیورز یا کلرک ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور زمینداروں اور کسانوں کا شہر ہے۔ ساہیوال کی عوام کا انحصار کھیتی باڑی اور زراعت پر ہے تو کیا وہاں پر صرف ایک ہی تجزیہ گاہ کافی ہے اور وہاں پر صرف تین ملازمین ہی کیوں ہیں اس کی وجہ بھی بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ وہاں یہ laboratories میں اضافہ کیوں نہیں کر رہے ؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے تین چار اکٹھے ہی ضمنی سوال کر لئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی)**:** جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ لیبارٹری میں اتنے ورکرز کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہاں صرف تجزیہ کرنا ہوتا ہے لیکن وہاں لیبارٹری میں کچھ اسامیاں پچھلے کافی عرصے سے خالی ہیں ہم انشاءاللہ ان کو جلد ہی fill کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ویسے لیب کا یہ کام نہیں ہوتا آپ اس کو گاؤں گاؤں کھولیں لیکن ہاں اگر جیسے کوئی چغتائی لیب ہے جس نے روزانہ ہزاروں کورونا ٹیسٹ کرنے ہوتے ہیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے دو تین سوال اکٹھے کر لئے ہیں تو ایسا صرف آپ کے ڈر کی وجہ سے ہے کیونکہ آپ نے ضمنی سوال گن لینے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کے ساتھ تو ہمارا بحث و مباحثہ ہو سکتا ہے لیکن آپ کے ساتھ بحث کرنے کی ہماری جرات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا آپ کے ساتھ اور نہ آپ کا میرے ساتھ بحث کرنا بنتا ہے۔ میری genuine بات ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کروں کہ جس طرح آپ نے چغتائی لیب کے حوالے سے فرمایا ہے تو آپ گجرات سے ساہیوال اور ساہیوال سے لاہور تک آجائیں تو چھوٹی چھوٹی دکانوں میں چغتائی لیب کھل چکی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! کورونا اور مٹی ٹیسٹ میں بہت فرق ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں کے لوگ زراعت سے منسلک ہیں اور وہاں لیب میں صرف تین لوگ ہیں جیسا کہ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ وہاں پر اسامیاں خالی ہیں تو پہلے ہی اڑھائی سال گزر چکے ہیں تو یہ کب تک ان اسامیوں کو fill کر دیں گے؟ اب یہ اپنے کام کیوں نہیں کرتے پہلے تو یہ کہتے تھے کہ ہمیں کچھ نہیں ملا اب اڑھائی سال ہو چکے ہیں اب تو کوئی ایک اسامی fill کر دیں اور یہ اپنا آغاز ساہیوال سے ہی کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، ٹھیک ہے۔ اب جواب لے لیں۔ اپنی ساہیوال دی گل نہ کرو اگر کرنی سی تے اودھوں کر دے جدوں ساہیوال وچ پاور پلانٹ لوارہے سو۔ سارے جہاں دی اوتھے pollution پھیلا دتی جے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر تب بات کرتے جب یہ کسی مٹی کا تجزیہ کروانے لیب میں گئے ہوں اور ان کو que میں لگنا پڑا ہو یا ان کا کوئی ووٹر فلاں دن فلاں وقت میں گیا اور وہاں پر ایک لمبی que لگی ہوئی ہو اور کو تجزیہ کروانے میں کوئی دشواری پیش آئی اگر ان کے پاس ایسی کوئی مثال ہوتی تو وہ دیتے لیکن یہ تو صرف assume کر رہے ہیں کہ اتنا سٹاف کافی نہیں ہے اس طرح assume کرنے سے تو بات نہیں بنتی اگر ان کا کوئی کام رکا ہو تو تب یہ بات کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھی چونکہ ابھی اس محکمے میں نئے نئے آئے ہیں آپ دوبارہ سے اس چیز کو اس نظر سے دیکھیں کہ آپ نے اس محکمے کو مزید improve اور بہتر کرنا ہے تو یہ آپ ضرور نظر میں رکھیں۔۔۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!میں گزارش کر دوں کہ اس وقت اس محکمے میں بہت ساری ایسی اسامیاں ہیں جو پچھلے دس پندرہ سالوں سے خالی پڑی ہوئی ہیں،اس لیبارٹری میں بھی پچھلے دس سالوں سے پانچ اسامیاں خالی ہیں جو ماضی میں انہوں نے fill نہیں کیں۔اب انشاءاللہ ہم یہ خالی اسامیاں fill کریں گے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!اس طرح نہ کریں پھر وہ کہیں گے کہ آپ نے دو سالوں میں یہ اسامیاں fill کر لینا تھیں۔انہوں نے ٹھیک بات pinpoint کی ہے آپ اسے ٹھیک کر لیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):جناب سپیکر!جی،انشاءاللہ اب یہ ٹھیک ہو گا۔

جناب سپیکر:سوال کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ آپ کی توجہ دلائی جائے اس لئے آپ اسے improve کر لیں۔اب یہ وزارت آپ کے پاس آئی ہے اگر اس میں improvement ہو گی تو لوگ خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ دیکھیں پہلے کام نہیں ہوا لیکن اب ہو رہا ہے اس لئے اسے positive طریقے سے لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!آپ نے جو comment کیا ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں اصل مقصد یہی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:اب تو ٹھیک ہے کہ میں نے پچھلے دس سال آپ سے نہیں پوچھے؟

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!ہم ہر طرح سے آپ کے احسان مند ہیں۔آپ قادر آباد ساہیوال کے کول پاور پراجیکٹ کے حوالے سے روانی میں فرما گئے۔

جناب سپیکر!میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں خدا کی قسم میں on the floor of the House کھڑے ہو کر کہتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ آپ یہاں سے اپنی ٹیم بھیجیں، اپنے ایم پی ایز اور منسٹرز بھیجیں اگر وہاں پر انہیں ایک قطرہ بھی گرد و غبار کا نظر آجائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔یہ صرف اور صرف باتیں ہیں۔

جناب سپیکر:جناب محمد ارشد ملک!میری بات سنیں!جب کراچی سے کوئلہ آتا ہے تو اس کا کچھ نہیں ہوتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ margin دیتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے ابھی اس محکمے کا چارج سنبھالا ہے لیکن انہوں نے جو assume کیا ہے وہ غلط ہے۔ ساہیوال میں تو کوئی پُرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے لیکن صرف ایک لیب ہے جو زمینوں اور پانی کا تجزیہ کرتی ہے، وہ ایک ٹیسٹ لیتے ہیں اور چھ چھ ماہ تک رزلٹ نہیں دیتے، وہاں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لیکن اس پر تقریر نہیں ہو سکتی، سوال کا جواب آئے گا لیکن آپ تقریر نہ کریں۔ جی، منسٹر صاحب! چیک کروالیں کہ actually situation کیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں پہلی فرصت میں چیک کروالوں گا، اگر کام کرنے میں کوئی مسئلہ آرہا ہے تو ہم فوری طور پر وہاں additional staff لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اسے ٹھیک کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، سوال pending نہیں ہونا۔ سوال نمبر 4083 اور 4087 سید عثمان محمود کے ہیں ان کی request پر یہ دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 4273 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 4275 بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک ندیم کامران کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو وزیر صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں انتہائی اہم ذمہ داری ملی ہے جس پر پورا پاکستان انحصار کرتا ہے۔ میرا سوال نمبر 4287 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گرین مارکیٹ، فروٹ اور سبزی منڈیوں کو شہر سے باہر منتقلی کے لئے رقبہ مختص کرنے اور تعمیراتی کام سے متعلقہ تفصیلات

*4287: **ملک ندیم کامران:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے 24۔ مئی 2011 کو گرین مارکیٹ فروٹ منڈی اور سبزی منڈی کو ساہیوال شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے رقبہ مختص کیا تھا کتنا رقبہ گرین مارکیٹ کتنا رقبہ فروٹ منڈی اور کتنا رقبہ سبزی منڈی کے لئے مختص کیا گیا؟

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی مذکورہ کنسلٹنٹ اور کنٹریکٹر فرم کو کتنی رقم جاری کی جاچکی ہے کیا مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک کمپنی کو دیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ منڈیوں میں گرین مارکیٹ، سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے کتنے کتنے پلاٹ کس کس کو الاٹ کئے گئے نام، ولدیت اور پلاٹ کی قیمت کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے کتنے الاٹیوں سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام منڈیوں کا کام روک دیا گیا ہے، تعمیراتی کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت مذکورہ منڈیوں کا تعمیراتی کام جلد از جلد مکمل کروانے اور تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درست ہے، مذکورہ منڈیوں کے لئے مختص کردہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام منڈی	گرین مارکیٹ	فروٹ منڈی	سبزی منڈی	کل رقبہ
مختص رقبہ	284 کنال 10 مرلہ	59 کنال	59 کنال	402 کنال 10 مرلہ

(ب) مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ Simcon Construction Company فیصل آباد کو مبلغ-/472ملین روپے میں مورخہ 31۔جنوری 2015کو دیا گیا۔ کنسلٹنٹ فرم کے لئے اے زیڈ انجینئرنگ ایسوسی ایٹس کو man hours calculation کی بناء پر ہائر کیا گیا۔ کنٹریکٹر فرم کو مبلغ-/20,98,86,843روپے اور کنسلٹنٹ فرم کو مبلغ -/73,92,151روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے نیز یہ کہ مذکورہ منڈیوں کا ٹھیکہ صرف ایک ہی کنٹریکٹر فرم کو دیا گیا تھا۔

(ج)

نام منڈی	تعداد پلاٹس الاٹی	پلاٹ سائز	قیمت فی پلاٹ
غلہ منڈی	97	20 x 44	-/17,67,040روپے
	45	21 x 41	-/18,55,392روپے
	کل= 142		
سبزی منڈی	55	16 x 40	-/11,67,360روپے
پھل منڈی	57	16 x 40	-/11,67,360روپے

پلاٹس کی الاٹمنٹ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ منڈیوں کا تقریباً 45فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55فیصد کام باقی ہے۔

نام منڈی	غلہ منڈی	سبزی منڈی	پھل منڈی	میزان
کل پلاٹس	276	121	105	502
تعداد پلاٹس الاٹی	142	55	57	254
کل پلاٹس کی قیمت (روپے)	26,03,35,328	6,42,04,800	6,42,04,800	38,87,44,928
وصول شدہ قیمت (روپے)	21,06,55,863	6,42,04,800	5,08,69,480	32,57,30,143
بقایا قیمت (روپے)	4,96,79,465	0	1,33,35,320	6,30,14,785

الگ الگ الاٹی سے وصول شدہ قیمت اور بقایا قیمت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔ مذکورہ منڈیاں 402کنال دس مرلے پر پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس (PAPMO) کے سیکشن 29کے تحت عمل میں لائی گئیں۔ زمین کی خرید کے لئے مارکیٹ کمیٹی پراونشل فنڈ بورڈ سے قرضہ حاصل کیا گیا۔ مذکورہ منڈیوں کی تعمیر پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور نیلامی سے حاصل شدہ رقم سے کی جانی تھی۔ کل502

پلاٹس میں سے 40 فیصد کی آکشن کوٹا جبکہ 60 فیصد کی الاٹمنٹ کوٹا کے تحت نیلامی عمل میں لائی جانی تھی۔ الاٹمنٹ کوٹا میں سے 254 پلاٹس الاٹ کر دیئے گئے ہیں جن کی حاصل شدہ رقم سے مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے حاصل کیا گیا قرضہ واپس کیا اور باقی رقم سے مذکورہ منڈیوں کی تعمیرات کا عمل شروع کیا گیا۔ منڈیوں کی تعمیر کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی سے پہلے پلاٹوں کی نیلامی کے لئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC) کی مورخہ 2018-12-18 کو میٹنگ ہوئی جس میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے فیصلہ کیا کہ پہلے زمین کی قیمت جو کہ 2011 میں منظور ہوئی تھی کافی پرانی ہو چکی ہے جس کا از سر نو تعین ضروری ہے لہٰذا مورخہ 2019-01-03 کو ڈسٹرکٹ پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (DPAC) نے زمین کی نئ قیمت کا تعین کر دیا جس کا کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن مورخہ 2019-01-18 کالونی ڈیپارٹمنٹ برائے منظوری پراونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (PPAC) بھیجا گیا جس کا جواب مورخہ 2019-12-11 کو کالونی ڈیپارٹمنٹ نے دیا کہ پلاٹوں کی نئ قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال یا مارکیٹ کمیٹی خود کر لے چونکہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ساہیوال اور مارکیٹ کمیٹی زمین کی نئ قیمت کا تعین نہ کر سکتی تھی لہٰذا دوبارہ کیس بذریعہ کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال مورخہ 2020-03-02 کالونی ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری پراونشل پرائس ایسسمنٹ کمیٹی (PPAC) بھیج دیا گیا جو کہ وہاں انڈر پراسس ہے۔ مزید نظر ثانی تخمینہ کے لئے نیڈ ایسسمنٹ پراجیکٹ امپلی منٹیشن کمیٹی (NA&PIC) کی منعقدہ میٹنگ مورخہ 20-فروری 2020 میں ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے یہ فیصلہ کیا کہ کنسلٹنٹ فرم کو دوبارہ بذریعہ اشتہار منتخب کیا جائے گا جس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا جس پر دو فرموں نے اپلائی کیا۔ جو selection criterion جاری کیا گیا کمیٹی نے چند وجوہات کی بناء پر فیصلہ کیا کہ یہ criterion مطلوبہ کام سے مطابقت نہ رکھتا ہے لہٰذا اشتہار دوبارہ دیا جائے۔ دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے جس کے تحت کنسلٹنٹ فرم کا انتخاب دس دن کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(د) میں پوچھا تھا کہ اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے کتنے الاٹیوں سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے اس کی مکمل تفصیل دی گئی ہے لیکن منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ یہ تفصیل پڑھ کر سنا دیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مذکورہ منڈی کے لئے مختص کردہ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں ملک ندیم کامران جز(د) کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں آپ نے جواب دیا ہوا ہے کہ منڈیوں کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، بالکل یہی ہے۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ اب تک مذکورہ تینوں منڈیوں پر کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اس کے حوالے سے عرض ہے کہ مذکورہ منڈیوں میں 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس جواب کی تین لائنیں ہیں منسٹر صاحب انہیں پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: آگے تو الاٹیوں کے نام ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرے پاس کاپی موجود ہے اس میں درج ہے کہ مذکورہ منڈیوں کا تقریباً 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 55 فیصد کام باقی ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب پڑھ کر سنا دیں کہ غلہ منڈی میں کتنے پلاٹس ہیں، الاٹیوں کی تعداد کتنی ہے، رقم کتنی وصول کی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے وہ بتا دیں یعنی ہر الاٹی سے وصول شدہ قیمت اور بقایا قیمت کتنی ہے۔ ملک ندیم کامران آپ اسی کا پوچھ رہے ہیں؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں جز(د) کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں اور آپ نے یہ ابھی پڑھا ہے کہ 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 55 فیصد رہتا ہے۔ اس کے نیچے ٹیبل ہے منسٹر صاحب یہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ اس کا just بتادیں کہ آپ کے ذہن میں کیا سوال ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ منسٹر صاحب اسے نہیں پڑھ رہے اس میں لکھا ہے کہ غلہ منڈی کے لئے 276 پلاٹس ہیں، 142 الاٹی ہیں، سبزی منڈی کے لئے 121 پلاٹس ہیں اور 55 الاٹی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو اسی جواب میں لکھا ہوا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ سبزی منڈی کے لئے 121 پلاٹس ہیں اس میں الاٹیوں کی تعداد 55 ہے، پھل منڈی کے 105 پلاٹس ہیں اس کے 57 الاٹی ہیں۔ یہی والا ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! انہوں نے نہیں پڑھا۔

جناب سپیکر: آپ انہیں بتادیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں اصل بات کی طرف آتا ہوں اس میں میزان لکھا ہوا ہے کہ کل پلاٹس کی کتنی رقم تھی آپ اسے چیک کر لیں اور اس میں سے کتنی وصول ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ غلہ منڈی کے لئے لوگوں کی طرف بقایا رقم رہتی ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال کے بعد ہم نے پندرہ منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کرنا ہے، باقی سوال بعد میں لیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سبزی منڈی کی بات کر رہا ہوں کہ 121 پلاٹس میں سے 55 الاٹی ہیں اور اس کی 100 فیصد رقم ادا کر دی گئی ہے جو حکومت کے پاس آ چکی ہے۔ اسی طرح 502 پلاٹس میں سے 254 پلاٹس کی payments آ رہی ہیں۔ میں صرف ایک منٹ کے لئے اجازت لوں گا، اصل مسئلہ یہ ہے کہ 2011 میں ساہیوال سٹی میں تین منڈیاں جن میں غلہ منڈی،

فروٹ منڈی اور سبزی منڈی exist کرتی تھیں اور تینوں کا رقبہ تقریباً گیارہ ایکڑ کے قریب تھا۔ 2011 میں ہماری حکومت کے دور میں میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی اور شہر سے باہر پچاس ایکڑ رقبہ ان منڈیوں کے لئے مختص کیا گیا تاکہ یہ flourish کر سکیں اور لوگ وہاں پر اپنا کاروبار کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس پورے پراجیکٹ پر حکومت پنجاب نے ایک روپیہ بھی دینا ہے اور نہ ہمیں ضرورت ہے لیکن مجھے افسوس سے یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ بغیر کسی پیسے کے جو کام ہو سکتا ہے وہ پچھلے پانچ سال سے رکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس پر کام کرایا اور 45 فیصد کام ہو گیا لیکن جب سے یہ حکومت بنی ہے اس نے ان اڑھائی سالوں میں اس 55 فیصد بقایا کام پر ایک فیصد کام بھی نہیں کیا۔ ہم پنجاب حکومت کی مجبوریاں سمجھتے ہیں کہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے لیکن اس پراجیکٹ پر پنجاب حکومت کا ایک دھیلا یا ایک روپیہ بھی صرف ہونا ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ اڑھائی سال کیوں ضائع کئے گئے اور اب آگے آپ کا کیا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! شروع میں یہ زمین قرضے پر لی گئی تھی اور جو رقم وصول ہوئی اس سے یہ قرضہ ادا کر دیا گیا ہے۔ باقی پلاٹس جن کی ابھی تک نیلامی نہیں ہوئی ان کی بابت ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ان پلاٹوں کی value change ہو گئی ہے لہٰذا ان کی value reassess ہو گی۔ ان پلاٹس کی value reassess کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی اور اس کمیٹی کی جیسے ہی رپورٹ آئے گی تو یہ پلاٹس نیلام کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کمیٹی کی رپورٹ کب تک آجائے گی؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں اس کو expedite کراتا ہوں اور انشاءاللہ جلد ہی اس کی رپورٹ آجائے گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ کیا یہ کمیٹی اس لئے بنائی گئی ہے کہ ان پلاٹس کی قیمت بڑھا دی جائے اور کیا اسی لئے نئی assessment کروائی جا رہی ہے؟ جب پلاٹ دے دیا گیا، agreement ہو گیا اور اقساط دے دی گئی ہیں تو پھر پلاٹ کی قیمت کیسے بڑھائی جا سکتی ہے؟

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ اس میں 60:40 کی ratio ہے یعنی 60 فیصد پلاٹس ان لوگوں کو ملنے تھے جو کہ already کاروبار کر رہے تھے جبکہ 40 فیصد پلاٹوں کی نیلامی ہونی تھی۔ نیلامی کے ذریعے جو رقم اکٹھی ہونی تھی وہ سب اسی منڈی کے اُوپر خرچ کی جانی تھی۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ ان پلاٹوں کی reassessment کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور اس کمیٹی کی آخری میٹنگ 18-12-2018 کو ہوئی تھی۔ آج تقریباً دو سال ہو چکے ہیں لیکن یہ کمیٹی اپنی رپورٹ submit نہیں کر سکی۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو سال میں متعلقہ ڈی سی یا کمشنر صاحب نے اس کام کو مکمل کیوں نہیں کروایا اور اب کب تک یہ اس کو مکمل کر لیں گے؟ منسٹر صاحب نے ابھی جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے قرضہ لیا تھا اصل میں یہ indirect loan تھا۔ یہ زمین محکمہ زراعت کی تھی جو کہ منڈیوں کو ٹرانسفر کی گئی، اس کی ادائیگی کی جانی تھی اور یہ رقم ادا کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اب کوئی liability نہیں ہے۔ یہ ہماری حکومت کی performance تھی جس کو ضائع کیا جا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وزیر زراعت اس بارے میں comprehensive جواب دیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے درست فرمایا ہے کہ یہ زمین 60:40 کی ratio سے ہی الاٹ ہونی ہے۔ اب جو پلاٹس بچ گئے ہیں ان کی value کی reassessment موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہو گی۔ 2۔مارچ 2020 کو کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھیجی تھی اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چالیس فیصد پلاٹس رہ گئے ہیں ان کی دو سالوں میں نیلامی نہیں کی جا سکی جبکہ اس کا سربراہ ڈپٹی کمشنر ہے۔ یہ پرائیویٹ آدمی نہیں بلکہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہی اس مارکیٹ کمیٹی کا انچارج ہے لہٰذا مہربانی کر کے مجھے کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس زمین کو نیلام کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس زمین کی نیلامی جلدی کروا دیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس معاملے کو فوری طور پر take up کیا جائے گا اور جلد ہی اس زمین کی نیلامی کروا دی جائے گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ان کو ساری تفصیل بتا دیتا ہوں تاکہ وہ اس معاملے کو بہتر طور پر solve کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے منسٹر صاحب کو بھی پوری تفصیل بتائی تھیں اور انہوں نے صرف ایک کام کیا کہ وہاں پر اپنے نام کی ایک تختی لگا دی تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ملک ندیم کامران کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں ملک ندیم کامران کے ساتھ میٹنگ کر لیتا ہوں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کو

کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3258: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لئے جنوری 2020 میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو معاونت کے لئے کہا گیا۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے اس منصوبے کا نام "Integrated Supply Chain Model for Agriculture" اور اس کا دورانیہ دو سال تجویز کیا۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 80 ملین روپے رکھا گیا ہے اور ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی دو منڈیوں (راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کا concept paper پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے سمارٹ مانیٹرنگ آف ڈویلپمنٹ پراجیکٹس پورٹل پر 14۔ مئی 2020 کو اپ لوڈ کیا گیا

جس کا نمبر 01192001089 ہے۔ یہ منصوبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی منظوری کے بعد دو سال کی مدت میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) محکمہ زراعت نے 100 سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جن سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کر کے ان کی تصدیق کے لئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری / جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 19-2018 کی کارکردگی درج ذیل ہے:

سال	2019	2020(اگست)
تعداد نمونہ جات	5671	3548
غیر معیاری نمونہ جات	165	119
ایف آئی آر رجسٹرڈ	156	132
گرفتار ملزمان	70	126
تعداد چھاپے	126	126
مقدار/وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	2,16,652 کلو گرام اور 26,938 لیٹر	-/11,39,71,073 روپے
مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	-/11,39,71,073 روپے	-/7,24,74,678 روپے

مزید بر آں سال 20-2019 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، دس فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی اور (2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو دو سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئرمین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کے چیئرمین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت، پولیس، پراسیکیوشن، کاشتکاروں، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔ مزید بر آں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات و کھادوں کی دکانوں اور دیگر نمایاں جگہوں پر واضع طور پر بذریعہ پینافلیکس آویزاں کیا گیا ہے جس پر کی گئی شکایت پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4275: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(ب) اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یا نہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لئے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2لاکھ ایکڑ رقبہ پر 1000/- روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔
2. کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل 320.363/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
3. کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ سٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل 175.350/- ملین روپے لاگت آئے گی۔
4. کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے مؤثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ضلع ملتان میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد
نیز قادر پور راں کمیٹی کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4340: **ملک واصف مظہر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟
(ب) تحصیل ملتان صدر میں موجود مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں کو کیوں ختم کیا گیا ہے؟
(ج) کون سی نئی پالیسی بنائی گئی ہے اور صوبہ بھر میں اس پالیسی کے تحت کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ختم کی گئی ہیں ان کی ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔

1. مارکیٹ کمیٹی ملتان
2. مارکیٹ کمیٹی قادر پور راں
3. مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد
4. مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا

پامرا(PAMRA)ایکٹ 2018 کے تحت ضلع ملتان میں درج ذیل مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔

1. فروٹ اینڈ ویجیٹیبل مارکیٹ کمیٹی ملتان
2. گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان
3. مارکیٹ کمیٹی شجاع آباد
4. مارکیٹ کمیٹی جلالپور پیر والا

(ب) پامرا(PAMRA)ریگولیشن 2019 کے مطابق ایسی سرکاری منڈیاں جن کی زرعی اجناس کی سالانہ آمد 75 ہزار ٹن سے کم ہو، ایسی مارکیٹس کو اتھارٹی کسی دوسری مارکیٹس کے ساتھ ضم کر سکتی ہے جبکہ سبزی و فروٹ مارکیٹ قادر پور راں کی سالانہ زرعی اجناس کی آمد 24 ہزار ٹن ہے جو کہ مقررہ معیار سے کم ہے جس کی بنیاد پر قادر پور راں کی سبزی و فروٹ منڈی کو فروٹ و سبزی مارکیٹ کمیٹی ملتان اور گرین مارکیٹ کو گرین مارکیٹ کمیٹی ملتان میں ضم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ الگ سے مالی طور پر قابل عمل نہ تھی۔

(ج) پامرا(PAMRA)ترمیمی ایکٹ پنجاب اسمبلی سے منظور کرایا گیا ہے اور اس کے تحت131 مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ سابقا قانون پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹس آرڈیننس 1978 کے تحت صوبہ بھر میں 135مارکیٹ کمیٹیاں قائم تھیں جن میں سے29مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کیا گیا ہے اور 25نئی مارکیٹ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ جو مارکیٹ کمیٹیاں پامرا ایکٹ 2018 کے تحت معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں انہیں ختم کر دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں حکومت کی طرف سے
پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4353: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال19-2018 میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کتنی تھی؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے کاشتکاروں کو دالوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم رعایتی قیمت پر فراہم کئے؟

(ج) سال2020 میں کتنے پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم حکومت تقسیم کرے گی؟

(د) یہ کن کن اضلاع کے کاشتکاروں کو فراہم کرے گی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سال19-2018 اور 20-2019 میں صوبہ بھر میں دالوں کی پیداوار کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	دالیں	سال19-2018		سال20-2019	
		رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
1-	مونگ	3,72,803	1,10,147	3,98,059	1,19,575
2-	ماش	24,681	3,238	23,051	3,042
3-	مسور	18,714	2,729	12,918	2,240
4-	چنا	21,16,420	3,77,220	21,01,230	4,30,000

(ب) وفاقی حکومت کے دالوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ کے تحت سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کل 20 کاشتکاروں کو پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم رعایتی قیمت پر فراہم کئے جارہے ہیں جن کی تقسیم بلحاظ رقبہ (چناکاشت)، بھکر 15، لیہ 4 اور میانوالی 1 ہے۔

(ج) سال 21-2020 میں حکومت کی طرف سے کاشتکاروں کو پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم کی فراہمی کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

(د) جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں ٹڈی دَل سے فصلوں کو محفوظ

بنانے کے لئے محکمہ زراعت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4392: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور** : کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیا ہے؟

(ب) ٹڈی دل کے حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لئے محکہ زراعت نے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے، اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پاکستان میں تین لاکھ مربع کلومیٹر ریگستانی علاقہ صحرائی ٹڈی دَل کی افزائش کے لئے موزوں ہے جس میں سے 60 فیصد بلوچستان، 25 فیصد سندھ اور 15 فیصد پنجاب (چولستان) میں واقع ہے۔ پنجاب میں وسط جون 2019 کے بعد سے کیڑے بہاولپور ڈویژن میں داخل ہوئے لیکن وہ صرف چولستان تک محدود تھے۔ بعد میں دسمبر 2019 کے آخری ہفتے کے دوران اس کی نقل و حرکت ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، فیصل آباد اور سرگودھا میں دکھائی دی۔ جب یہ راجستھان سے بلوچستان ہجرت کر رہا تھا تو شدید سردی اور ہوائیں رکاوٹ بنی پنجاب میں ٹڈی دَل کے حملے کی زد میں آنے والے نمایاں علاقے بھکر، خانیوال، ملتان، لیہ، بہاولپور، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، خوشاب،

مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور لودھراں شامل ہیں جہاں پر ٹڈی دل نے فصلوں پر حملہ کیا۔

(ب) ریگستانی ٹڈی ایک کیڑا ہے جس کا تعلق گراس ہاپر کی فیملی سے ہے۔ یہ ایک دل کی شکل میں حملہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ FAO اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ کرتا ہے اور الرٹ ایشو کرتا ہے۔ پاکستان میں ان ٹڈیوں کے کنٹرول کے لئے وفاقی ادارہ پلانٹ پروٹیکشن ذمہ دار ہے جبکہ صوبہ پنجاب میں یہ ذمہ داری پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) کی ہے۔ پچھلے سال فروری 2019 میں یہ کیڑا سعودی عرب سے ہجرت کرکے ایران اور پھر بلوچستان کے ریگستان میں داخل ہوا جو کہ ان کی موسم بہار میں افزائش کے لئے موزوں جگہیں ہیں۔ بعد ازاں بلوچستان میں خشکی اور سبزہ ختم ہونے کی بناء پر یہ ہجرت کرکے اپنی موسم گرما کی افزائش کے لئے سندھ اور انڈیا کے صحراؤں میں داخل ہوا اور جون کے مہینے میں پنجاب کے چولستان صحرا میں داخل ہوا۔ فروری 2019 سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتیں مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کے لئے اب تک اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کر رہے ہیں۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت، لائیوسٹاک، جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMA کو شامل کیا گیا۔
2. ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔
3. ہر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔
4. بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔
5. 210 ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کے لئے مختص کئے گئے جس میں سے 100 ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم تین ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کئے گئے۔

6. محکمہ زراعت نے تقریباً40ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز کے انتظامات کئے۔
7. وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کے لئے ایک جہاز کو پنجاب کے لئے مختص کردیا۔
8. 92گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور2000سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔
9. موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لئے275ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔
10. اب تک تقریباً54ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کے لئے استعمال کی جا چکی ہے۔
11. اس وقت پنجاب میں محکمہ زراعت کی جانب سے1013ٹیمیں(جن میں3000سے زیادہ لوگ شامل ہیں) ضلعی انتظامیہ اور پاک فوج کی حمایت کے ساتھ25سے زائد اضلاع میں کام کررہی ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان 21-2020ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی تین سطحیں ہیں:

پہلی سٹیج جنوری2020تا جون2020اور دوسری جولائی2020تا دسمبر2020جبکہ تیسری جنوری2021تا جون2021ہے۔وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمرجنسی کا اعلان کر دیا ہے۔

فیزI: ملک کو2019کے دوران ٹڈی دَل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا

وزارت قومی فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ(ایم او این ایف ایس اینڈ آر)نے ڈی پی پی کے توسط سے2019میں ٹڈی دَل کے حملے کا بھرپور رد عمل دیا۔ ان قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019(کپاس، مکئی اور چاول)اور ربیع 20-2019کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دَل سے بچنے میں مدد ملی۔جون2019سے پنجاب پر ٹڈی دَل کا حملہ ہوا اور مشرقی صحرائی علاقے(چولستان)میں اس مسئلے کو روکنے کے لئے فوری طور پر کوششیں شروع ہو گئیں۔50,000ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دَل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے

پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں کے ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہو گئی۔

فیزII: (نیشنل ایکشن پلان مرحلہ I، جنوری سے 30۔جون، 2020)

اس مرحلے میں مارچ سے جون 2020 کے عرصہ میں مجموعی سرگرمیاں شامل تھیں۔ صوبہ پنجاب میں لہٰذا 26 اضلاع میں 7.13ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور 1,50,139 ہیکٹر رقبے پر54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کر کے ٹڈی دَل کنٹرول کیا گیا۔ اس عرصے کے لئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے تھا۔ این ڈی ایم اے کو 2لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز کی خریداری کے لئے 185 ملین روپے منتقل کر دیئے گئے۔

فیزIII: (ترمیم شدہ نیشنل ایکشن پلان مرحلہ II، 21-2020)

سال 21-2020 کے لئے نظر ثانی شدہ قومی ایکشن پلان پیش کیا گیا ہے۔ایک اندازے کے مطابق پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بالترتیب 6.0، 4.0، 11.0 اور 1.5 ملین ہیکٹر رقبے کے ساتھ چاروں صوبوں میں ایک سال میں 22.5 ملین رقبے پر سروے کیا جائے گا۔ متاثرہ علاقوں میں کنٹرول کا تخمینہ تقریباً 3.2 ملین ہیکٹر ہو گا جس میں سے ہر ایک صوبے میں یہ بالترتیب پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بالترتیب 1.0، 1.0، 1.0 اور 0.2 ملین ہیکٹر ہو گا۔ اس کے مطابق سروے اور دیگر کنٹرول اہداف کو پورا کرنے کے لئے اگلے مالی سال 21-2020 کے لئے 23.4 بلین روپے رقم کی ضرورت ہو گی۔ نیشنل ٹڈی دل کنٹرول سنٹر، ایم او این ایف ایس اینڈ آر کی سربراہی میں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کرنے کا بنیادی پلیٹ فارم ہو گا۔پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دَل کے کنٹرول کے لئے 54ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کے لئے136,000 لیٹر پیسٹی سائیڈز اور 391 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپر یئرز کا ذخیرہ موجود ہے لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

صوبہ میں سال 2019 میں گنے کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4465: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار تقریباً695 من فی ایکڑ ہے جبکہ عالمی اوسط پیداوار تقریباً706 من فی ایکڑ ہے؟

(ب) 2019 میں صوبہ بھر میں گنے کی کتنی پیداوار ہوئی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) درج ذیل ٹیبل میں صوبہ میں گزشتہ دو سال میں گنے کے رقبے، کل پیداوار اور اوسط پیداوار کا تقابلی جائزہ دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	سال	رقبہ (ایکڑوں میں)	کل پیداوار (ٹنوں میں)	اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)
1۔	2018-19	17لاکھ56ہزار	4کروڑ49لاکھ6ہزار310	685
2۔	2019-20	15لاکھ90ہزار	4کروڑ33لاکھ46ہزار580	730

سال2019-20 میں گنے کی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے جو کہ 730 من فی ایکڑ ہے۔

(ب) اس کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل سے
متاثرہ رقبہ کی تعداد اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4523: **جناب محمد افضل گل**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال رواں میں ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے حملے سے ہونے والے علاقے کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اس کے مالی نقصان کا تخمینہ کتنا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ٹڈی دل کے تدارک کے لئے سپرے پر حکومت نے کتنے اخراجات کئے ہیں؟

(ہ) حکومت ٹڈی دل سے متاثر کاشتکاروں کی امداد اور آئندہ ٹڈی دل سے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) بہاولپور کے کل کاشت رقبہ 56,565 ایکڑ میں سے نقصان دہ رقبہ تقریباً 2,236 ایکڑ (3.95 فیصد) ہے۔PDMA کی رپورٹ کے مطابق کل 627 ہیکٹر رقبہ پر ٹڈی دَل کو کنٹرول کیا گیا جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی(CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 6,090 ہیکٹر رقبہ پر سروے کرکے ٹڈی دَل کو کنٹرول کیا گیا۔

(ب) بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(د) PDMA کی رپورٹ کے مطابق بہاولپور کے کاشتہ علاقہ میں حکومت نے 209 افراد، 18 گاڑیوں، 162 سپرے مشینوں سے 627 ہیکٹر رقبہ پر 1,120 لیٹر لیمبڈا سائی ہیلوتھرین سپرے کر کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا ہے جبکہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی (CDA) کے مطابق بہاولپور میں چولستان کے علاقہ میں 5,870 لیٹر میلا تھیان کو چھ سپرے مشینوں، ایک ائر کرافٹ، ایک ہیلی کاپٹر اور چھ گاڑیوں کے ذریعے سے سپرے کرکے ٹڈی دل کو کنٹرول کر چکی ہے۔

(ہ) PDMA کے مطابق آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کے لئے بہاولپور کے علاقہ کے لئے 21,800 لیٹر لیمبڈا سائی ہیلوتھرین کا ذخیرہ موجود ہے۔پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دَل کے کنٹرول کے لئے 54 ہزار لیٹر پیسٹی سائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمر جنسی صورتحال کے لئے 1,36,000 لیٹر پیسٹی سائیڈز، 391 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1625 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے جبکہ CDA کے مطابق 94,130 لیٹر میلاتھیان پیسٹی سائیڈز چولستان میں آئندہ کے استعمال کے لئے موجود ہے۔

صوبہ میں سبزیوں کی قیمت کے تعین کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4617: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزیوں کی قیمتوں کا تعین کون کرتا ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیامنڈیوں اور بازاروں میں سبزیوں کی خرید وفروخت حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق ہوتی ہے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹیوں کا سبزیوں کی خرید وفروخت میں کیا عمل دخل ہے اور کمیٹیاں کس طرح نرخوں کو کنٹرول کرتی ہیں؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں کا انحصار مکمل طور پر ان کی رسد وطلب پر ہوتا ہے۔ صوبہ بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کا عملہ روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی آمد اور ان کی قیمتِ نیلام کو ریکارڈ کرتا ہے اور بعد ازاں کم از کم پانچ نیلامیوں کی اوسط قیمت نیلام نکال کر اس میں 10 تا15 فیصد منافع ڈال کر زرعی اجناس کے پرچون ریٹ ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی کے دستخط سے ریٹ لسٹ کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی جاری کردہ ریٹ لسٹیں سبزی و پھل فروش دکانداروں کو روزانہ فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ اس کو عوام الناس کو قیمتوں سے آگاہی کے لئے اپنی دکان پر آویزاں کریں۔

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی سبزی و پھل کی پرچون ریٹ لسٹ صارفین کی راہنمائی کے لئے جاری کرتی ہے۔ منڈیوں کی حدود سے باہر ریٹ لسٹ کے مطابق سبزی و پھل کی صارفین کو فراہمی ضلعی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے جس کے لئے ہر ضلع میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں جو متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کی سربراہی میں کام کرتے ہیں۔ پرائس کنٹرول مجسٹریٹس زائد قیمت وصول کرنے والوں کے خلاف پرائس کنٹرول اینڈ پروفٹیرنگ ایکٹ کے تحت موقع پر جرمانہ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کو جیل بھی بھیج سکتے ہیں۔

(ج) جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت
کی روک تھام سے متعلقہ حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4619: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے غیر معیاری زرعی ادویات کی فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں بیج اور ادویات کا معیار پرکھنے کی کتنی لیبارٹری کہاں کہاں ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) حکومت جعلی زرعی ادویات بیچنے والوں کے خلاف سختی سے سخت کارروائی کر رہی ہے اس کے لئے باقاعدہ مہم چلائی جارہی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

1. زرعی ادویات کے دکانداروں کی سال میں دو بار تربیت کی جاتی ہے تاکہ وہ قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے زرعی ادویات کا کاروبار کر سکیں۔
2. زرعی ادویات کے ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کے پاس موجود پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور ان کو برائے تجزیہ لیبارٹری بھجوایا جاتا ہے۔
3. غیر معیاری رپورٹ ملنے پر متعلقہ دکانداروں اور ڈسٹری بیوٹرز کے خلاف متعلقہ تھانوں میں ایف آئی آرز درج کروائی جاتی ہیں۔
4. خفیہ معلومات کی بنیاد پر جعلی زرعی ادویات بنانے والوں پر چھاپے مارے جاتے ہیں اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سال	2020(اگست)
تعداد نمونہ جات	5995
غیر معیاری نمونہ جات	171
ایف آئی آر جو رجسٹرڈ ہوئیں	253
تعداد گرفتار ملزمان	153
تعداد چھاپے	240
مقدار/وزن جو جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	62,331 کلوگرام اور 25,091 لیٹر
مالیت جعلی زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	10,13,52,220/-

مزید بر آں سال 2020 میں اب تک پانچ فیکٹریاں) جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی کو پکڑا گیا ہے۔

(ب) صوبہ میں بیج کا معیار پرکھنے کی ذمہ داری فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے جن کی لیبارٹریاں لاہور، ساہیوال، خانیوال اور رحیم یار خان میں ہیں جبکہ صوبہ میں زرعی ادویات کا معیار پرکھنے کے لئے محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کا ذیلی ادارہ انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائر مینٹل سائنسز، کالا شاہ کاکو میں واقع ہے جس کے زیر اثر درج ذیل پانچ لیبارٹریز قائم ہیں۔

i. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، فیصل آباد

ii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، ملتان

iii. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، بہاولپور

iv. پیسٹی سائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، کالا شاہ کاکو

v. پراونشل پیسٹی سائیڈ ریفرنس لیبارٹری، کالا شاہ کاکو

صوبہ میں کپاس کی فصل کو نقصان اور بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4696: رانا منور حسین:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کپاس کی فصل کاشت ہونے کا وقت آ رہا ہے پچھلے کئی سالوں سے کپاس کی فصل کا کسانوں کو نقصان ہو رہا ہے بیماریاں حملہ آور ہیں اس سلسلہ میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف سبزیوں کی کاشت اور فصلوں کی کاشت کے لئے کیا نئے اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(د) باغات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت کے اشتراک سے مختلف فصلات (گندم، چاول، کپاس، کماد، تیلدار اجناس، دالیں، سبز چارہ جات، باغات وغیرہ)، جدید زرعی آلات کی فراہمی اور زرعی پانی کے بہتر استعمال کے میگا پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:

1. پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بیج پر 2 لاکھ ایکڑ رقبہ پر -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔
2. کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لئے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل -/320.363 ملین روپے لاگت آئے گی۔
3. کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لئے ایک ریسرچ سٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل -/175.350 ملین روپے لاگت آئے گی۔
4. کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے مؤثر تدارک کے لئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کے لئے 4.4 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کے لئے محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. محکمہ نے گزشتہ سال پھلدار پودوں کی اکیس نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں۔ مزید برآں کینو، امرود، بیر اور جامن کی بغیر بیج کی اقسام کی تیاری پر تجربات جاری ہیں۔
2. بیماریوں سے پاک، صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کر کے کسانوں کو دیئے جارہے ہیں۔ گزشتہ سال مختلف پھلوں کے دولاکھ پودے کسانوں کو فراہم کئے گئے۔

3. نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز، زیتون، انجیر، ایو کیڈو، کھجور وغیرہ) پر تجربات جاری ہیں۔ اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ، امبر، خلاص، برہی، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کئے جائیں گے۔

پیسٹ کنٹرول کا اختیار محکمہ ایگر یکلچر پلانٹ پروٹیکشن کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

*4704: **چودھری مسعود احمد**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے پیسٹ کنٹرولنگ کا اختیار سال 2017 سے ایگر یکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو دے رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ایگر یکلچر پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا ہے تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں پیسٹ کنٹرول کا ایک ملازم تعینات ہے اس کی کارکردگی کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایگر یکلچر ایکسٹینشن ڈیپارٹمنٹ سال 2017 سے پہلے پیسٹ کنٹرول اور پیسٹی سائیڈ کوالٹی چیکنگ کرتے تھے اور کارکردگی زیادہ بہتر ہوتی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 20-2019 میں کاٹن کراپ کی تباہی اس لئے ہوئی کہ پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ پیسٹی سائیڈ/پیسٹ کنٹرول پروگرام میں ناکام ہوئے اگر ایگر یکلچر ایکسٹینشن اور ایگر یکلچرل پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے دونوں شعبہ جات مل کر پیسٹی سائیڈ/پیسٹ کنٹرول پر کام کریں تو کارکردگی زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 2017 سے پیسٹی سائیڈ سیمپلنگ اور چھاپہ جات کا اختیار ایگر یکلچر پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈ کے پاس ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ ایگریکلچر پیسٹ وارننگ کو سال 2017 سے پیسٹ کنٹرول کا کام ذمہ لگایا گیا ہے۔ پیسٹ وارننگ کے اہلکار کی ذمہ داری تحصیل کی سطح پر تمام علاقوں میں فصلوں پر حملہ آور ضرررساں عوامل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے ان کی شدت کے بارے میں حکومت کو آگاہ کرنا اور آنے والے دنوں میں ضرررساں عوامل کی شدت کے بارے میں پیشینگوئی کرنا ہے۔ پیسٹ وارننگ کا زراعت آفیسر تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان ڈیوٹی کے لحاظ سے ٹھیک کام کر رہا ہے جس کی کارکردگی درج ذیل ٹیبل سے ظاہر ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹ کنٹرول کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ سپاٹ	نمونہ جات برائے تجزیہ	ان فٹ نمونہ جات
1۔	2017	3455	91	7
2۔	2018	2669	123	3
3۔	2019	4018	120	6
4۔	2020	2253	17	0

(ج) یہ درست ہے کہ مارچ 2017 سے پہلے پیسٹی سائیڈز کی کوالٹی بہتر بنانے کے لئے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار ایگریکلچر ایکسٹینشن اور پیسٹ وارننگ دونوں کے پاس تھا اور مارچ 2017 سے پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات اور چھاپہ جات کا اختیار صرف پیسٹ وارننگ کے پاس آگیا کیونکہ ایگریکلچر ایکسٹینشن کے پاس پہلے ہی کافی زیادہ ذمہ داریاں تھیں۔ جہاں تک کارکردگی کا سوال ہے تو جب پیسٹ وارننگ اور محکمہ زراعت توسیع دونوں سیمپل لیتے تھے اس وقت پیسٹی سائیڈز کے نمونہ جات کی تعداد کم تھی سال 2017 اور اس کے بعد جب اختیار پیسٹ وارننگ کے پاس آگیا تو نمونہ جات کا ہدف ہر ضلع اور تحصیل کی سطح پر پیسٹی سائیڈ کے کاروبار کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا اور نمونہ جات کی تعداد اور چھاپہ جات میں واضح طور پر اضافہ ہوا جو کہ ادارہ کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے اور کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ صرف پیسٹی سائیڈ کو ٹھہرانا مناسب نہیں ہے کیونکہ کپاس کی اچھی پیداوار کا انحصار مختلف عوامل جیسا کہ اچھی اقسام کا بیج، وقت پر کاشت، کھادوں کا متناسب استعمال، موسمیاتی عنصر، آبپاشی، حملہ آور کیڑے مکوڑوں اور بیماریوں کے بر وقت انسداد پر ہے سال 2019 میں کپاس کی فصل پر موسمیاتی تبدیلی کے برے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ماہ ستمبر 2019 کی بے وقت بارشوں اور بعض علاقوں میں پانی کی کمی نے کپاس کی فصل کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ سال 20-2019 میں پیسٹی سائیڈ کے حاصل نمونہ جات تقریباً 14275 ہیں۔ پیسٹ وارننگ نے پیسٹی سائیڈ کی کوالٹی کے معیار کو برقرار رکھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور منڈی احمد آباد میں
سبزی اور فروٹ منڈی کے لئے سرکاری جگہ مختص نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4772: **جناب نور الامین وٹو:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں کوئی سبزی منڈی و فروٹ منڈی کے لئے سرکاری جگہ مختص نہ ہے مذکورہ شہروں میں سرکاری جگہ پر مذکورہ منڈیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کسان کو بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کے لئے مذکورہ سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ان کی اجناس کی پوری قیمت موصول نہ ہوتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ شہروں میں سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کے لئے جگہ مختص کرنے اور نئی منڈیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں کوئی سرکاری جگہ سبزی و پھل منڈی کے لئے مختص نہ ہے تاہم وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردو نواح

میں20 سے22 کلو میٹر کے فاصلہ پر بمقام حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور اور حویلی لکھا میں سرکاری سبزی اور پھل منڈیاں موجود ہیں۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ کسان اپنی اجناس قریبی منڈیوں میں فروخت کرتے ہیں اور طلب ور سد کے عوامل ان کی قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا عملہ موقع پر زرعی اجناس کی شفاف نیلامی کو یقینی بناتا ہے اور کسانوں کو اپنی اجناس کا جائز معاوضہ ملتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) صوبہ بھر میں جہاں منڈی کی ضرورت ہو اس جگہ پر منڈی کی فزیبلٹی رپورٹ تیار کروا کر وہاں منڈیاں قائم کرتا ہے، مزید برآں حکومت پنجاب جدید منڈیوں کے قیام کے لئے ایک خود مختار اتھارٹی پامرا(PAMRA) کا قیام عمل میں لائی ہے جو صوبہ بھر میں علاقہ کی ضروت کے مطابق جدید منڈیاں قائم کرے گی۔

صوبہ میں ریسرچ ونگ (زراعت) کے
افسران واہلکاران کی تعداد نیز اس شعبہ کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4776: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 20-2019 میں محکمہ نے کسی نئی اجناس کا کوئی بیج ریسرچ کرکے متعارف نہ کرایا ہے زیادہ پیداوار کرنے والی اجناس کے نئے بیج متعارف نہ کرانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے افسران و اہلکاران کی تعداد کیا ہے ان کے نام عہدہ جات اور تعیناتی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) سال 20-2019 کے بجٹ میں ریسرچ کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا کتنا فنڈ کس مد میں خرچ ہوا صوبہ بھر میں مذکورہ افسران کے زیر استعمال گاڑیوں اور اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ریسرچ ونگ کو فعال کرنے اور کاشتکاروں کی فلاح کے لئے نئے زیادہ پیداواری بیج فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت ریسرچ ونگ نے سال2019-20میں مختلف فصلات اور پھلوں کی 58اقسام متعارف کروائی ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کے افسران و اہلکاران کی کل تعداد 5033 ہے جن کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2019-20ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے لئے مختص کئے گئے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری بجٹ روپے	نان سیلری بجٹ روپے	کل روپے
مختص کردہ بجٹ	2,42,61,59,000	57,63,10,000	3,00,24,69,000
اخراجات	2,38,78,56,634	56,75,09,288	2,95,53,65,922

مزید برآں ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے افسران کے زیر استعمال 245 گاڑیاں موجود ہیں جن پر سال2019-20 میں پی او ایل اور مرمت کی مد میں بالترتیب -/6,31,21,862روپے اور -/2,52,24,166روپے خرچہ آیا۔

(د) محکمہ زراعت،ریسرچ ونگ نے سال 2019-20 میں کاشتکاروں کی فلاح کے لئے مختلف فصلات اور پھلوں کی 58اقسام متعارف کروائیں ہیں جو زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں ، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے چکوال فتح جنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کے لئے مراکز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*4905: **محترمہ مومنہ وحید:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کی جانب سے پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ کے اشتراک سے چکوال، فتح جھنگ اور اٹک میں زیتون کے پھل کی خریداری کے لئے مراکز قائم کئے ہیں؟

(ب) ان مراکز میں زیتون کے کاشتکاروں کو کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) پھل آلودگی اور ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال ہر سال زیتون کے پھل کی برداشت کے موسم میں مختلف نجی اداروں اور زیتون کے کاشتکاروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنتا ہے اور یہ نجی ادارے اٹک، فتح جنگ اور چکوال میں خریداری کے مراکز قائم کرتے ہیں۔

(ب) عام طور پر یہ نجی ادارے کاشتکاروں کو پھل کے لئے ٹوکریاں مہیا کرتے ہیں اور کاشتکار یہ پھل ان کے مراکز تک لے کر آتے ہیں۔

(ج)

1. ادارہ ہذا کی جانب سے زیتون کے کاشتکاروں کو پھل کی برداشت اور سنبھال کے بارے میں مختلف مواقع پر تربیتی کورس کرائے جاتے ہیں۔
2. پھل توڑنے کے موسم میں آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔
3. زمینداروں کے لئے اس بارے میں اردو میں پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کئے جاتے ہیں۔
4. سماجی رابطے کے ذرائع فیس بک اور بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ کی ویب سائٹ پر راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

بہاولپور: ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن

کے قیام، مقاصد و ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4939: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن بہاولپور کب قائم ہوا تھا اس کے مقاصد کیا تھے اپنے مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

(ب) اس کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ، گریڈ مع نام بتائیں؟

(ج) اس کے اخراجات مالی سال20-2019 کے مدوار بتائیں؟

(د) اس کے انچارج کا نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں؟

(ہ) اس ادارے کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں اور یہ کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(و) اس ادارے میں کن کن پھلوں اور فصلوں پر ریسرچ کی جاتی ہے اس ادارے نے جو جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن بہاولپور 1983 میں بطور سب سٹیشن قائم ہوا اور 2003 میں سٹیشن بن گیا۔ اس کے مقاصد میں آم، کھجور، بیر، انار اور ترشاوہ پھلوں پر تحقیق کے ذریعے باغبانوں کے مسائل کا حل تلاش کرنا، تحقیق سے پھلوں کی پیداواری ٹیکنالوجی تشکیل دینا، پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا اور ان کو باغبانوں کو فراہم کرنا شامل ہیں۔ ان مقاصد میں ادارہ پوری طرح کامیاب رہا ہے۔ ادارہ ہذا نے کھجور، بیر اور انار کی اعلیٰ اقسام متعارف کرائیں۔ مختلف کتابچوں کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی باغبانوں کو مہیا کی اور نرسری کے مصدقہ پودے زمینداروں کو فراہم کئے۔

(ب) ادارہ ہذا میں کل 37 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر 29 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کے اخراجات مالی سال20-2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری	نان سیلری (آپریشنل)	کل بجٹ
اخراجات	1,87,82,147	27,74,897	2,15,57,044

(د) ادارہ ہذا کے انچارج کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیم
محمد اخلاق	ماہر اثمار	BS-18+165 S.P	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر (ہارٹیکلچر)

(ہ) ادارہ ہذا کے پاس دو گاڑیاں (سنگل کیبن پک اپ ڈالہ) ہیں، ایک قابل مرمت جبکہ دوسری انچارج ادارہ کے زیر استعمال ہے۔ ان گاڑیوں کے اخراجات برائے سال 20-2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

تیل کی مد میں اخراجات	مرمت کی مد میں اخراجات	کل اخراجات
-/4,86,828روپے	-/99,601روپے	-/5,86,429روپے

(و) ادارہ ہذا کے مقاصد میں آم، کھجور، بیر، انار اور ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کرنا شامل ہیں اس ضمن میں ادارہ ہذا نے درج ذیل کامیابیاں حاصل کیں ہیں:

- کھجور کی 9 اقسام(خرما، اصیل، زاہدی، شامران، شکری، کپرا، حلینی، حلاوی اور خدراوی)، بیر کی چھ اقسام (پاک وائٹ، عمران، انوکھی، صوفن، بہاولپور سیڈلیس اوریزمان) اور انار کی دو اقسام(پرل اور گولڈن) متعارف کرائیں۔
- باغبانوں کو سال20-2019میں کھجور کے115، بیر کے1287اور انار کے 4331پودے فروخت کئے گئے۔
- باغبانوں کی راہنمائی کے لئے چھ کتابچے شائع کئے، تیس ریڈیو اور پندرہ ٹی وی ٹاک نشریات سے باغبانوں کو مفید معلومات اور مشورے بروقت فراہم کئے۔

شعبہ زراعت کے لئے کھادوں پر
حکومت کی طرف سے سبسڈی دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*4956: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں زراعت کے لئے کون کون سی کھادوں پر حکومت سبسڈی دے رہی ہے؟

(ب) یہ دی جانے والی سبسڈی براہ راست عام زمیندار کو دی جائے گی یا پھر دکانداروں اور ڈیلرز کو دی جائے گی؟

(ج) معیاری بیج اور معیاری کھاد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی کیا حکمت عملی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرزراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب صوبہ میں فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں بشمول ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی، ایم او پی کھادوں پر بالترتیب 500,800,200,300,200,500روپے فی بوری سبسڈی فراہم کر رہا ہے۔

(ب) پنجاب میں کھادوں پر موجودہ سبسڈی براہ راست زمینداران کو فراہم کی جارہی ہے اور آئندہ بھی کھادوں پر سبسڈی کے لئے یہی طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

(ج) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر ضلع اور تحصیل کی سطح پر معیاری کھادوں کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بناتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈیلران سے کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے متعلقہ لیبارٹری سے تجزیہ کروایا جاتا ہے۔نمونہ جات کے غیر معیاری پائے جانے پر پنجاب فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 (ترمیم شدہ) کے تحت فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری کھادوں کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کے لئے چھاپے مارے جاتے ہیں اور ملوث افراد کے خلاف فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

سال2020 کے دوران غیر معیاری کھادوں کی فروخت کی روک تھام کے لئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اقدامات	(سال)2020 یکم جنوری تا31۔اگست
تعداد حاصل کردہ نمونہ جات	4882
تعداد غیر معیاری نمونہ جات	120
تعداد چھاپہ جات	19
تعداددرج شدہ ایف آئی آر	144
تعداد گرفتار شدگان	21
زائد از قیمت فروخت کے خلاف برموقع جرمانہ(روپے)	5433800
مقدار ضبط کردہ کھادیں)کلو گرام یالیٹر)	35434
ضبط کردہ کھادوں کی مالیت(روپے)	4958496

معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت وفاقی حکومت کے ادارہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ(FAS&RD)کے دائرہ اختیار میں ہے تاہم محکمہ زراعت حکومت پنجاب صوبہ میں معیاری بیج کی فراہمی اور فروخت کو یقینی بنانے کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت کے افسران کو سیڈ انسپکٹر کے اختیارات کے اجراء کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت متعلقہ وزارت کی اصولی رضا مندی حاصل کرنے کے بعد باضابطہ تحریری گزارشات ارسال کر دی گئی ہیں۔

لاہور: پی پی۔163 میں پختہ کھالوں کی تعداد اوران سے سیراب اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***4977: جناب نصیر احمد:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔163 لاہور میں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجود ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے؟

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر کب ہوئی تھی؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔163 لاہور میں اس وقت 17 پختہ کھالے موجود ہیں۔

(ب) ان کھالوں سے تقریباً4250ایکڑ اراضی سیراب ہو رہی ہے۔

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر جون19 20 میں ہوئی۔

صوبہ میں ریسرچ سٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور تحقیقات کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***4996: جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے تحت کتنے ریسرچ سٹیشن اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کا مالی سال20-2019 کا بجٹ کتنا تھا،اس کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) صرف ریسرچ اور تحقیقات کے لئے کتنی رقم مختص ہوئی تھی؟

(د) مالی سال میں محکمہ نے کون کون سی فصل، پھل یا سبزی کا نیا بیج دریافت کیا اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) مالی سال20۔2019کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ کے اخراجات بتائیں؟

(و) صوبہ بھر میں محکمہ کن کن فصلوں، پھلوں اور سبزیوں پر ریسرچ کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت کے زیر سایہ ریسرچ انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی اداروں کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری روپے	نان سیلری (آپریشنل) روپے	کل بجٹ (روپے)
مختص کردہ بجٹ	2,42,61,59,000/-	57,63,10,000/-	3,00,24,69,000/-

(ج) ریسرچ مقاصد کے لئے-/55,15,93,874روپے کی رقم مختص ہوئی تھی۔

(د) مالی سال20-2019میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کی جانب سے دریافت نئے بیجوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارہ کا نام	بیج کی دریافت
1۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان	کپاس: ایف ایچ-944
2۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	گندم: اکبر19-، جو: سلطان-17اور جو-17
3۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو	دھان: سپر باسمتی2019اور سپر گولڈ
4۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	کماد CPF-250:، CPF-251، CPF-252 اور CPF-253
5۔	ایگرانومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	پٹ سن Golden Jute 2019 :
6۔	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	گندم: بھکر سٹار
7۔	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	انگور کی 3اقسام (سلطانیہ، باری گریپ1-، شوگرا(1-انجیر کی 1قسم (بلیک بال) ماش کی 1قسم (بارانی ماش)

8۔	تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	1۔ برسیم کی نئی قسم "Punjab Berseem" 2۔ جئی کی دو نئی اقسام "Super Green Oats" اور "Ever Green Oats" 3۔ مکئی کی نئی قسم "Super Green Maize"
9۔	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد	کھجور کی 9 اقسام خرما، امران، اصیل، زاہدی، کپرا، حلینی، حلاوی، خودروی، شکری (بیر کی 6 اقسام (عمران، انوکی، سوفن، بہاولپور سیڈلیس، یزمان، پاک وائٹ) انار کی دو اقسام (پرل، گولڈن)
10۔	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال	مکئی دوغلی اقسام YH-5427,FH-1036 : مکئی دیسی اقسام: ساہیوال گولڈ، گوہر 19، سٹ پاک، سویٹ 1، پاپ 1 جوار: دوغلی قسم فخر پنجاب
11۔	تحقیقاتی ادارہ برائے روغندار اجناس، فیصل آباد	سورج مکھی ہائیبرڈ ORISUN-516 : اور ORISUN-648
12۔	تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال	آلو: ساہیوال سرخ، ساہیوال سفید اور کوسمو
13۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد	کابلی چنے کی ایک قسم: نور 2019 مسور کی دو اقسام: پنجاب مسور 2019 اور پنجاب مسور 2020
14	تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد	شلجم کی ایک ورائٹی (Early PurpleTop)، مولی کی ایک قسم (Minno Local) اور پیاز کی دو اقسام "سلطان" اور "وائٹ پرل"

(ہ) مالی سال 20-2019 کے دوران ریسرچ ونگ کے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ کی مد میں -/2,38,78,56,634 روپے کے اخراجات کئے گئے۔

(و) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ مختلف انسٹیٹیوٹس اور ان کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤ پیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید برآں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ

کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیاتوری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

سرگودھا: محکمہ زراعت کے دفاتر ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ، ملازمین کی تعداد اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***5000: جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان کی تفصیل شعبہ وار بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) اس ضلع کو کتنی رقم محکمہ زراعت کو فراہم کی گئی شعبہ وار تفصیل دی جائے؟

(د) اس ضلع میں کتنے ادارے کن کن فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کررہے ہیں، ان کا مالی سال20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) ترشاوہ پھلوں پر جو ادارہ اس ضلع میں کام کررہا ہے، اس کی تفصیل دی جائے؟

(و) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے لئے کتنے ملازم اس ادارہ میں کام کررہے ہیں ان کے نام تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ز) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے موسمیاتی تبدیلی پر جو کام کیا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ زراعت کے 213 دفاتر موجود ہیں جن کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں سرانجام دیئے جانے والے فرائض کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کو سال 20-2019 میں فراہم کی گئی رقم کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ (روپے)	کل بجٹ (روپے)
توسیع	30,17,17,487	8,50,96,344	38,68,13,831
ریسرچ	9,49,60,763	2,04,85,212	11,54,45,975
اصلاح آبپاشی	5,50,74,083	16,03,37,277	21,54,11,360
فیلڈ	4,03,63,389	2,74,23,790	6,77,87,179
پیسٹ وارننگ	1,27,12,380	2,010,483	1,47,22,863
کراپ رپورٹنگ سروس	2,39,59,000	25,69,400	2,65,28,400
اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ	11,53,406	5,06,049	16,59,455
میزان	52,99,40,508	29,84,28,555	82,83,69,063

(د) اس ضلع میں فصلوں اور پھلوں پر ریسرچ کرنے والے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	ریسرچ	کل بجٹ روپے
1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا	ترشاوہ پھلوں کے تمام پہلوؤں پر ریسرچ کی جاتی ہے	2,18,52,267
2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا	چارہ جات کی مختلف فصلات جن میں برسیم، جئی، لوسرن، مکئی، جوار، باجرہ اور گوار شامل ہیں، پر تحقیقاتی کام کر رہا ہے	7,05,75,461
3۔ Maize ریسرچ سب سٹیشن، سرگودھا	مکئی کی فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے	Nil

(ہ) **تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا**

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے زیر سایہ چک نمبر 38 شمالی، رسالہ نمبر 5، تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع اس ادارے کا قیام 04-2003 میں ہوا جس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

1. **ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کو متعارف کروانا تاکہ ان کی دستیابی زیادہ وقت تک ممکن بنائی جاسکے۔**
2. **ترشاوہ پھلوں کی بغیر بیج کی حامل اقسام کو متعارف کروانا۔**

3. ترشاوہ پھلوں کی پیداوار اور خاصیت کو بہتر کاشتی و انتظامی امور مثلاً آبپاشی، تحفظِ نباتات، غذائی ضروریات وبذریعہ کانٹ چھانٹ بہتر بنانا۔
4. ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں اور ضرررساں کیڑے مکوڑوں پر تحقیقاتی کام اور تدارک کے لئے مؤثر سفارشات مرتب کرنا۔
5. ترشاوہ پھلوں کے لئے مختلف روٹ سٹاکس پر تحقیقاتی کام کرنا تاکہ ترشاوہ باغبانی میں مزید بہتری لائی جاسکے۔
6. نرسری کی تیاری پر تحقیقاتی کام کرنا۔
7. بعد از برداشت ترشاوہ پھلوں کے نقصانات کو کم کرنے کے طریق کار پر تحقیقی کام و سفارشات مرتب کرنا۔
8. باغبان حضرات کو بذریعہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں راہنمائی مہیا کرنا۔

ادارہ ہذا کے ماہرین محکمہ کی طرف سے مقرر کئے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں جن میں ترشاوہ پھلوں کے باغبان حضرات کو ان کے باغ کے متعلق درپیش مسائل کا ممکن حل بتایا جاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان حضرات اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں جن میں ادارہ ہذا کے ماہرین باغبان حضرات کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال 30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

(و) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کے لئے کام کرنے والے ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور کارکردگی کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ادارہ ہذا کے ماہرین موسمیاتی تبدیلیوں اور ان کے اثرات کے پیش نظر اردو مضامین زراعت نامہ لاہور میں شائع کرواتے ہیں اور ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ باغبان حضرات وقت سے پہلے ان کا صحیح تدارک اپنا سکیں۔ پچھلے چند سالوں سے فوگ کی بجائے سموگ نمودار ہو رہی ہے جو نہ صرف فصلات بلکہ انسانی صحت کے لئے بھی مضر ہے اس سے نمٹنے کے لئے ماہرین ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرا کے کسان حضرات کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ وہ اس سے صحیح طریقے سے نبرد آزما ہو سکیں۔

ساہیوال: محکمہ زراعت کے فارم، ریسرچ سنٹرز اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

***5018: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ سنٹر کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے اوران زرعی فارم پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) سال 2020 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی اور کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کو فروخت کی گی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام فارمز اور ریسرچ سنٹرز کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	فارم / ریسرچ سنٹر	کل رقبہ
ریسرچ	تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ ، ساہیوال	3060ایکڑ
	1۔نوٹ: تین عدد سیڈ فارمز (سیڈ فارم L-5/64، سیڈ فارم L-9/86	16.3ایکڑ
	اور سیڈ فارم L-14/11 اقبال نگر) ادارہ ہذا سے منسلک ہیں۔	126.25ایکڑ

	2۔تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال	37.5ایکڑ	
	3۔کاٹن ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	50ایکڑ	
	4۔تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال		
	5۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، ساہیوال		
توسیع	گورنمنٹ زرعی فارم، ساہیوال	88.5ایکڑ	

(ب) ضلع ہذا میں موجود فارم اور ریسرچ سنٹروں پر کی جانے والی ریسرچ اور کاشتہ فصلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال:

ادارہ ہذا میں مکئی، جوار اور باجرہ پر تحقیقاتی کام کیا جاتا ہے۔ مذکورہ تینوں فصلیں چونکہ cross polinated ہیں اور ان اقسام کا خالص بیج بنانے کے لئے ہر دو اقسام کے درمیان 300 سے 400 میٹر کا فاصلہ رکھنا ضروری ہے اس لئے درمیانی خالی رقبہ پر مختلف فصلیں مثلاً گندم، دھان، سورج مکھی اور آلو وغیرہ کاشت کی جاتی ہیں جس سے نہ صرف زمین کی طبعی حالت بہتر رہتی ہے بلکہ ردوبدل سے بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور جڑی بوٹیوں کا بہتر کنٹرول رہتا ہے جس سے تحقیقاتی مقاصد کے علاوہ ادارہ کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

2۔تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال

ادارہ ہذا میں آلو کی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ کی جاتی ہے۔آلو کی فصل کے علاوہ ادارہ ہذا میں off season کے دوران آمدنی کے حصول کے لئے گندم، چارہ اور چاول کی فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔

3۔کاٹن ریسرچ سٹیشن، ساہیوال

کاٹن ریسرچ سٹیشن ساہیوال میں فصل کپاس پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ فصل گندم کاشت کی جاتی ہے۔

4۔تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال

تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات، ساہیوال کے رقبہ پر مختلف سبزیات کے تصدیق شدہ بیج پیدا کئے جاتے ہیں۔

5۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، ساہیوال

اس ریسرچ سٹیشن پر ترشاوہ پھلوں کی مختلف اقسام کی پیداوار بڑھانے کے لئے ان کے پیداواری امور پر تحقیقی کام کیا جاتا ہے۔

6۔ گورنمنٹ زرعی فارم، ساہیوال

گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کے لئے قومی/صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر کاشت کئے جاتے ہیں۔ متذکرہ بیج کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن و دیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تا کہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔ اڈاپٹیو ریسرچ سٹیشن ساہیوال کے تحت کاشتکاروں کے مسائل، موسمیاتی تبدیلیوں، علاقہ اور آب وہوا کے لحاظ سے مختلف فصلات پر تجربات کئے جاتے ہیں۔

(ج) سال 20-2019 میں ضلع ساہیوال کے زرعی فارموں پر گندم کے کاشتہ رقبہ اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ادارہ	کاشتہ رقبہ گندم	پیداوار گندم (منوں میں)	فروخت گندم (منوں میں)	سٹاک گندم (منوں میں)	خریدار گندم	حاصل شدہ رقم (روپوں میں)
1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ	38ایکڑ	1506	1275	231	پنجاب سیڈ کارپوریشن	17,84,300
2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو	2ایکڑ7کنال	96	96		سٹاف ممبران	1,34,400
3۔ کاٹن ریسرچ سٹیشن	8ایکڑ5 کنال 16مرلے	254	231	23	سٹاف ممبران	3,23,050
4۔ تحقیقاتی مرکز برائے سبزیات						
5۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن						
6۔ گورنمنٹ زرعی فارم	31ایکڑ 6 کنال 13مرلے	1209	759	45	پنجاب سیڈ کارپوریشن	10,99,285
میزان	82ایکڑ 9مرلے	3065	2361	299		33,41,035

نوٹ: گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال سے حاصل کل پیداوار گندم1209 من میں سے 258 من مزدوری، 177 من پٹہ دار کا حصّہ، 9 من پی ڈبلیو فنڈ نکالا گیا جبکہ 39 من گندم کی زمینداروں سے ریکوری کی گئی اس طرح کل759 من گندم فروخت کی گئی۔

خانیوال: مینگو جرم پلازم پلانٹ کے قیام، رقبہ ملازمین کی تعداد اور گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5044: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مینگو جرم پلازم پلانٹ، خانیوال کہاں پر واقع ہے اور کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) اس یونٹ کے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس یونٹ کا مالی سال20-2019 میں بجٹ کتنا تھا؟

(د) اس یونٹ میں آم کے سوک پر قابو کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) اس یونٹ کی کارکردگی کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(و) اس ادارے کے پاس کتنی اور کون کون سی گاڑیاں ہیں؟

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال کے چک نمبر10R/ 84-83 میں واقع ہے اور اس کے زیر انتظام کل رقبہ 25ایکڑ ہے۔

(ب) مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان سے مسٹر عاطف اقبال، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر کو اضافی چارج دے کر انچارج بنایا ہوا ہے جبکہ اس یونٹ کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	محمد اقبال	بیلدار	3	1	1	-
2۔	خضر حیات	بیلدار	1	1	1	-
3۔	-	چوکیدار	1	1	-	1
	میزان	-	-	3	2	1

(ج) اس یونٹ کا مختص بجٹ برائے مالی سال20-2019 درج ذیل ہے:

سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ(آپریشنل)	کل بجٹ
-/6,54,465روپے	-/4,50,276روپے	-/11,04,741روپے

(د) ادارہ ہذا میں آم کے سوک پر کسی قسم کی ریسرچ نہ کی جاتی ہے۔

(ہ)

1. مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال میں واقع مدر بلاک میں آم کی بیس مختلف اقسام کے پودے محفوظ کئے ہوئے ہیں جہاں سے بوقت ضرورت آم کی قلمیں لی جاتی ہیں۔
2. اس یونٹ میں ملٹی پلیکیشن بلاک قائم کیا گیا ہے جس سے آم کے باغبانوں اور رجسٹرڈ نرسری مالکان کو آم کی کمرشل اقسام کی قلمیں مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

3. اس یونٹ میں روٹ سٹاک بلاک بنایا گیا ہے جس سے آم کے تصدیق شدہ پودے اگانے کے لئے آم کی گٹھلیاں حاصل کی جاتی ہیں۔

(و) ادارہ ہذا کے زیر استعمال کوئی سرکاری گاڑی نہ ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن خانیوال کے رقبہ

ملازمین، بیجوں کی تیاری اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

5045*:جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع خانیوال میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے کتنے ملازمین ضلع خانیوال میں کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ضلع خانیوال میں سال 19-2018 اور 2020 میں کس کس فصل کا کسانوں کو کتنی مقدار میں بیج فراہم کیا؟

(د) کتنا اور کون کون سی فصل کا بیج اس ادارے نے خود تیار کیا تھا اور کتنا بیج کس فصل کا بیج کسانوں سے خرید کیا تھا؟

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن زمینداروں کو اچھا اور اعلیٰ کوالٹی کا بیج فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خانیوال میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارم / چک نمبر	کل رقبہ (ایکڑز)
1۔	81-82/10-R	2507.48
2۔	86-87,75/10-R	2293.70
3۔	83-85/10-R	1468.19
	میزان	6269.37

(ب) پنجاب سیڈکارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی دفاتر واقع ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولپوراوروہاڑی میں ملازمین کی کل تعداد234 ہے جن کی ضلع وار تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سیڈکارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال19-2018 اور 2020 میں کسانوں کو مختلف فصلات کے 6,65,734 من اعلیٰ معیاری بیج فراہم کئے گئے جن کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب سیڈکارپوریشن ضلع خانیوال اور اس سے ملحقہ ذیلی سنٹرز میں سال19-2018 اور 2020 میں مختلف فصلات کا15,40,371 من بیج رجسٹرڈ گرورز سے معیار پر پورا اترنے کے بعد خریدا گیا اور43,720 من BNS، پری بیسک، بیسک بیج پنجاب سیڈکارپوریشن نے اپنے سیڈفارمز پر خود تیار کیا جن کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب سیڈکارپوریشن ضلع خانیوال کے سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب سیڈکارپوریشن ہر سال مختلف فصلات کے اعلیٰ معیاری بیج تیار کرتا ہے اور امسال پنجاب سیڈکارپوریشن کے بورڈآف ڈائریکٹرز نے کسانوں کو اعلیٰ معیاری بیج مہیا کرنے کے لئے اقدامات اٹھاتے ہوئے مختلف فصلات کے بیجوں کی خرید کے ٹارگٹس بڑھادیئے ہیں جیسا کہ کپاس کے بیج کا ٹارگٹ 4000 میٹرک ٹن سے بڑھاکر 6000 میٹرک ٹن، فصل دھان کے بیج کا ٹارگٹ 3500 میٹرک ٹن سے بڑھاکر6000 میٹرک ٹن، تیلدار اجناس کے بیج کا ٹارگٹ 200 میٹرک ٹن سے بڑھاکر 400 میٹرک ٹن کر دیا گیا ہے۔ پنجاب سیڈکارپوریشن سیڈفارمز پر اعلیٰ معیاری ہائبرڈ مکئی بیج بھی تیار کیا جارہا ہے جو کہ پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے 50 فیصد کم ریٹ پر کسانوں کو فراہم کیاجاتا ہے۔ مزید برآں کاشتکاروں کو تیلدار اجناس کی خریداری پر بھی پریمیم دیاجائے گا۔

لاہور: فروٹ منڈیوں کی تعداد دکانوں اور سٹورز سے وصول شدہ کرایہ اور اس کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5058: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فروٹ، سبزی منڈیاں کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹورز ہیں ان دکانوں اور سٹور کی مد میں کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے اور اس کرایہ کو کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے۔ نیز فی دکان / سٹور کا کتنا ماہانہ کرایہ ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں اشیاء خرید لیتے ہیں اور ان کو اپنے من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں۔ ان منڈیوں کی دیکھ وبھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے؟

(د) کیا حکومت ان منڈیوں میں کسانوں کو خود اشیاء کی فروخت یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں چھ سبزی و پھل منڈیاں کام کر رہی ہیں:

نمبر شمار	نام سبزی و پھل منڈی مع پتا	نوعیت
1-	سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کررہی ہے
2-	سبزی و پھل منڈی کاچھا لنک فیروز پور روڈلاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کررہی ہے
3-	سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کررہی ہے
4-	سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ جی ٹی روڈ لاہور	یہ منڈی مکمل طور پر کام کررہی ہے
5-	سبزی و پھل منڈی جلوموڑ جی ٹی روڈلاہور	یہ منڈی جزوی طور پر کام کر رہی ہے
6-	سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	یہ منڈی مکمل طور پر کام کررہی ہے

(ب) ان منڈیوں میں دکانوں، سٹورز اور رقم کرایہ وصولی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام منڈیاں	دکانات ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی	دکانات ملکیتی مارکیٹ کمیٹی	ماہانہ کرایہ وصولی	کولڈ سٹور ملکیتی آڑھتیاں	ماہانہ کرایہ وصولی
1۔سبزی و پھل منڈی راوی لنک روڈ لاہور	211	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
2۔مارکیٹ کمیٹی کاہنہ کاچھا	407	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
3۔مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ	198	Nil	9 ٹک شاپ	بوجہ مرمت کرایہ پر نہ ہیں		Nil
4۔سبزی و پھل منڈی سنگھ پورہ	58	Nil	14 ٹک شاپس	کل ماہانہ کرایہ 1,33,871روپے فی دکان تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	Nil	Nil
5۔سبزی و پھل منڈی جلو موڑ	58	Nil	Nil	Nil	8 (دکانات کے اندر)	Nil
6۔سبزی و پھل منڈی رائیونڈ (پرائیویٹ)	51	Nil	Nil	Nil	4 (دکانات کے اندر)	Nil
میزان	983	Nil	23ٹک شاپس	1,33,871	32	Nil

(ج) درست نہ ہے بلکہ بیوپاری و کسان اپنی زرعی اجناس منڈی میں لے کر آتے ہیں اور آڑھتی حضرات ان زرعی اجناس کو بذریعہ نیلام عام (بعوض کمیشن) فروخت کرتے ہیں جن کو محکمہ زرعی مارکیٹنگ، لوکل گورنمنٹ و مارکیٹ کمیٹی کے افسران و اہلکار مانیٹر کرتے ہیں۔ ان منڈیوں کے انتظامی امور کی دیکھ بھال متعلقہ مارکیٹ کمیٹیز کے ذمہ ہے اور صفائی ستھرائی کے لئے مارکیٹ کمیٹیز لاہور اور ملتان روڈ نے LWMC کو ٹھیکہ دے رکھا ہے جبکہ مارکیٹ کمیٹیز کاچھا و سنگھ پورہ خود سے صفائی کرواتی ہیں۔

(د) ضلع لاہور کی متعلقہ منڈیوں میں کسان پلیٹ فارم موجود ہیں جہاں کسان کسی قسم کے کمیشن کی ادائیگی کے بغیر اپنی اجناس خود فروخت کر سکتے ہیں۔

ضلع بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور ریسرچ سنٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*5082: **ملک خالد محمود بابر:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ملازمین اور ریسرچ کے ادارے ہیں؟

(ب) جو ادارے اس ضلع میں ہیں ان کے سربراہان کہاں کہاں بیٹھتے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک کتنے ملازمین کو کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیاان کے نام مع تعلیم وپتاجات بتائیں؟

(د) اس ضلع میں آم، کھجور، گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے ادارے کہاں کہاں ہیں ان کا رقبہ ادارہ وار کتنا ہے ان کا مالی سال20-2019 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس کی مد وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ زراعت کے 102 دفاتر، 911 ملازمین اور گیارہ ریسرچ کے ادارے ہیں۔

(ب) ریسرچ ونگ کے زیر سایہ ضلع بہاولپور میں موجود تمام اداروں کے سربراہان علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور میں بیٹھتے ہیں جبکہ شعبہ توسیع (اڈاپٹیو ریسرچ) کے زیر انتظام اداروں کا سربراہ ڈائریکٹر زراعت (فارم، ٹریننگ و اڈاپٹیو ریسرچ) رحیم یار خان میں بیٹھتا ہے۔

(ج) یکم اگست 2018 سے آج تک 30 ملازمین کو بھرتی کیا گیا جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا میں آم، کھجور، گندم اور کپاس وغیرہ کی ریسرچ کے اداروں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام ادارہ مع پتا	رقبہ (ایکڑوں میں)
1۔علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاون اے، بہاولپور	178
2۔کاٹن ریسرچ سٹیشن، گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاون اے، بہاولپور	45
3۔ایگرانومک ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	25
4۔ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
5۔ویجیٹیبل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	21
6۔آئل سیڈز ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	29
7۔زرعی تحقیقاتی سٹیشن، بہاولپور	42
8۔انٹومالوجیکل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	0

درج بالا اداروں کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ 17,19,79,894 روپے تھا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 (پہلی سہ ماہی) میں فراہم کردہ بجٹ کی مد وار تفصیل درج ذیل ہے:

	سیلری بجٹ (روپے)	نان سیلری بجٹ (روپے)	کل بجٹ (روپے)
فراہم کردہ بجٹ (Allocation)	4,09,74,400	97,53,664	5,07,28,064

راجن پور: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین، رقبہ، گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5148: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) محکمہ کا اس ضلع میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے، کتنا رقبہ لیز یا پٹہ پر ہے اور کتنا محکمہ کے زیر استعمال ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے زیر انتظام کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(د) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں اس ضلع کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں ان گاڑیوں کی مینٹیننس اور پٹرول کے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور تعینات 271 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کا ضلع میں دفاتر کے علاوہ کل 50 ایکڑ رقبہ کاٹن ریسرچ سب سٹیشن، راجن پور میں واقع ہے جو محکمہ کے زیر استعمال ہے۔

(ج) کاٹن ریسرچ سب سٹیشن، راجن پور میں کپاس کی فصل پر تحقیقاتی سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔

(د) مالی سال 2019-20 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 2019-20 (روپے)	اخراجات 2019-20 (روپے)
سیلری (روپے)	133526828	132516834
نان سیلری (روپے)	161547953	157837784
کل (روپے)	295074781	290354618

مالی سال 2020-21 (پہلی سہ ماہی) میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 2020-21 (روپے)	اخراجات 2020-21 (روپے)
سیلری (روپے)	37820710	21866688
نان سیلری (روپے)	21796380	2434651
کل (روپے)	59617090	24301339

(ہ) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس گاڑیوں، ان کی مینٹیننس اور پٹرول کے سال 2019-20 کے اخراجات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کے افسران، ملازمین، زراعت کے آلات اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*5149: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوز ہیں اوران میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں کیا یہ ضلع کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے زرعی آلات فراہم کئے گئے نیز کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(د) ضلع ہذا میں پچھلے تین سالوں میں کتنے کھال پختہ کئے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف)

سیکشن	نام ضلعی آفیسر	عہدہ	عرصہ تعیناتی
بلڈوزر	محمد عثمان	نائب زرعی انجینئر (فیلڈ آپریشن)	1سال 4 ماہ
ویل ڈرلنگ	اختر سعید ولد زاہد حسین	نائب زرعی انجینئر(ویل ڈرلنگ)	تقریباً 3سال

ضلع میں تعینات باقی سٹاف اٹھارہ افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) **بلڈوزر سیکشن:**

دفتر نائب زرعی انجینئر فیلڈ آپریشن کے پاس کل سات بلڈوزر ہیں جو تمام چالو حالت میں ہیں اور کسانوں کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

ویل ڈرلنگ سیکشن:

1. ویل ڈرلنگ سیکشن کے پاس دو عدد بورنگ پلانٹ دس "قطر کے ہیں جن میں سے ایک ہینڈ بورنگ پلانٹ قابلِ استعمال ہے جو ٹیوب ویل بور کرنے کے لئے محکمانہ رعایتی نرخوں پر زمینداروں کو کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے اور یہ پلانٹ ڈیمانڈ کے مطابق کافی ہیں۔
2. ایک عدد الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر ہے جو کہ زیر زمین پانی کی کوالٹی اور گہرائی کو بتاتا ہے۔ یہ آلہ زمینداروں کو محکمانہ رعایتی نرخوں پر کرایہ پر مہیا کیا جاتا ہے۔
3. " انرجی آڈٹ آف ٹیوب ویل "کے آلات موجود ہیں جو کہ پہلے سے لگے ہوئے ٹیوب ویلز پر انرجی کے زیاں کی روک تھام کے لئے زمینداروں کو آگاہ کرتے ہیں۔ یہ سہولت زمینداروں کو مفت مہیا کی جاتی ہے۔

(ج) ضلع میں محکمہ زراعت کی جانب سے سال20-2019 میں کاشتکاروں / زرعی خدمات فراہم کرنے والوں کو چالیس لیزر لینڈ لیولرز بحساب دولاکھ پچاس ہزار روپے فی یونٹ سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

ضلع ہذا میں محکمہ ہذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں:

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم
	2۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار کماد
	3۔ قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار تیلدار اجناس
2۔اصلاح آبپاشی	1۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ
	2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالاجات(فیز-II) پنجاب
	3۔ڈرپ / سپرنکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
	4۔بارانی علاقوں میں کمانڈ ایریا میں اضافہ کا قومی پروگرام پنجاب

(د) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے پچھلے تین سالوں میں 41 غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 137 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات اور 31 آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی کی گئی جبکہ سال 21-2020 میں آٹھ غیر اصلاح شدہ کھالاجات اور 9 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی کرنے کا ارادہ ہے۔

بہاولنگر میں گندم و کپاس کے ریسرچ
سنٹرز اور زرعی یونیورسٹی کیمپس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5356: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ایک زرعی علاقہ ہے جس کی 90 فیصد آبادی کا تعلق زراعت کے پیشہ سے وابستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس صوبہ بھر کے تمام اضلاع کی نسبت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اور اس ضلع کو گندم اور کپاس کی فصل کی پیداوار میں نمایاں حیثیت حاصل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ نہ ہے جس کی وجہ سے اس ضلع میں گندم اور کپاس کے پرانے بیج کاشت کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا محکمہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر اور زرعی یونیورسٹی کا کیمپس بنوانے کے لئے اقدامات اٹھائے گا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع بہاولنگر بنیادی طور پر زرعی علاقہ ہے اور اس کی آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے (تاہم مذکورہ ضلع میں زراعت کے شعبہ سے منسلک افراد کے درست اعداد و شمار بیورو آف سٹیٹسٹکس محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں) یہاں موجود انڈسٹری (کاٹن فیکٹریز، رائس فیکٹریز، شوگر مل) بھی خام مال کے لئے زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ ضلع بہاولنگر کا کل رقبہ 18,33,556 ایکڑ ہے جبکہ 15,32,082 ایکڑ زیر کاشت ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر ان اضلاع میں شامل ہے جہاں گندم اور کپاس بہت زیادہ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع کو گندم اور کپاس کی پیداوار حاصل کرنے میں نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ گندم کی کاشت اور اوسط پیداوار میں ضلع بہاولنگر پنجاب میں پہلے نمبر پر ہے اور تقریباً 9 لاکھ ایکڑ پر گندم کاشت

کی جاتی ہے۔ امسال محکمہ خوراک کی گندم کی خریداری کے حوالے سے بھی ضلع بہاولنگر کا پنجاب میں پہلا نمبر تھا جبکہ کپاس کی کاشت چھ لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس ضلع میں گندم اور کپاس کا کوئی ریسرچ سنٹر یا انسٹیٹیوٹ موجود نہ ہے لیکن یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ ضلع بہاولنگر میں کاشتکار پرانے بیج کاشت کرتے ہیں بلکہ بہاولپور ڈویژن میں محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر انتظام ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور گندم جبکہ کاٹن ریسرچ سٹیشن بہاولپور کپاس پر ریسرچ کر رہا ہے اور بہاولپور میں تیار کردہ گندم اور کپاس کا بیج ضلع بہاولنگر کے لئے بھی موزوں ہے۔علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن اور دیگر پرائیویٹ کمپنیوں کے ڈپو بھی موجود ہیں جہاں سے کاشتکار بیج خریدتے ہیں مگر چونکہ یہ مکمل ضرورت پوری نہیں کرتے اس لئے کاشتکار دوسرے کاشتکاروں سے لے کر یا گھر کا بیج کاشت کرتے ہیں۔

(د) ضلع میں گندم اور کپاس کے ریسرچ سنٹر بنوانے کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں حکومت پنجاب کے وژن اور احکامات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوالات pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اب سوالات ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں۔ جناب امان اللہ وڑائچ کی تحریک استحقاق ہے لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اپوزیشن نے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے اجلاس کی ریکوزیشن دی ہے لہٰذا لاء اینڈ آرڈر پر بحث کا آغاز کون کرے گا؟

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! کیا مجھے بات کرنے کی اجازت ہے؟

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری آغاز کریں گے۔ بسم اللہ کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی کہ اپوزیشن کی طرف سے دی گئی ریکوزیشن پر آپ نے بروقت اجلاس بلایا۔ آج کل کے کشیدہ سیاسی حالات میں ایک دفعہ پھر آپ نے جمہوریت کا خیال رکھتے ہوئے ہمارے ہاؤس کے قوانین کی respect میں ہاؤس کی عزت رکھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن کورونا کی بیماری کے بعد پروڈکشن آرڈر کے ذریعے ہاؤس میں آئے جس پر ہم سب آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے اور جناب ڈپٹی سپیکر نے جب بھی موقع دیا ہے تو میں نے کوشش کی ہے کہ بطور ممبر اپوزیشن constructive and limits میں رہ کر تنقید کروں۔ حکومت کو راہ راست پر رکھنا، اس سے استدعا کرنا اور معاملات میں convince کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ جو معاملات غلط ہو رہے ہیں ان کی نشاندہی عوام کے سامنے اس ہاؤس کے ذریعے ہمیشہ positive کے اندر کی ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حکومت ہماری تمام گزارشات کو حوصلے سے سنے گی۔ جب 2018 کا الیکشن ہوا تو اس کے بعد ہم نے black bands پہن کر احتجاج اور اعتراضات اٹھانے کے تحت ہم نے اس ہاؤس کے اندر حلف لیا اور Upper Houses کے اندر بھی اسی ماحول میں حلف لیا گیا۔ ہم نے حلف اس لئے اٹھایا تاکہ 1977 جیسے حالات پیدا نہ ہوں۔ جمہوریت جیسی بھی ہے چاہے ٹوٹی پھوٹی ہے یا کمزور ہے لیکن ایک rigged الیکشن کے ذریعے اسمبلیاں معرضِ وجود میں آئیں اور ہم پوری نیک نیتی سے جمہوریت کی خاطر حلف لے کر ان اسمبلیوں کا حصہ بنے۔ ہماری اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈران نے reconciliation کی offer کی، جمہوریت کو چلانے اور برداشت کرنے کی بات کی، ماضی کی تلخیوں کو ختم کرنے کی بات کی اور یہ باتیں مسلسل دو سال سے ہو رہی ہیں۔ ان باتوں کے ساتھ ساتھ ہم نے معیشت اور

لاء اینڈر آرڈر میںsupport کرنے کیoffer کی۔ ہم نے ایک جمہوری ماحول کوcreate کرنے اور اس کو آگے لے کر چلنے کے لئے پوری محنت کی۔ ہم نے اسی اثناء میں حکومت کی غلطیوں کو بھی identify کیا، اسمبلیوں میںopenly بولے، پریس کانفرنسز میں بولے،talk shows میں بولے اور ہر جگہ بول بول کر تمام چیزیں عوام کے سامنے رکھ کر حکومت کو صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ ہم نے اڑھائی سال کے اندر حکومت کی طرف سے عدم برداشت دیکھا اور انتہائی غصے کاattitude دیکھا جسے انگریزی میںhatred کہتے ہیں۔ ہم نے تمامsegments of society چاہے وکلاء، ڈاکٹر، انجینئرز، سیاستدان، طلباء، صحافی، خواتین یا مرد ہوں ان تمام حضرات کی اس سوسائٹی میں تذلیل ہوتے دیکھی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اڑھائی سال میں اس سوسائٹی کے اندر آزادیٔ صحافت کو ختم ہوتے دیکھا ہے یہاں تک کہblind people کی تذلیل ہوتے ہوئے بھی دیکھی ہے۔ یہاں ایک blame game شروع ہوئی یعنی ایک دوسرے پر الزام ہی لگتے رہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ جس شخص اور جس عہدے کی طرف سے اسمبلی کا سیشنcall کیا جاتا ہے وہ گورنر آف پنجاب ہے۔ گورنر صاحب نے تین چار دن پہلے خود الیکٹرانک میڈیا پر اس بات کو تسلیم کیا کہ آج پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ایک دوسرے پر بغیر تحقیق اور تصدیق کئے الزامات لگانا ہے اور یہ اُن کی اپنی زبان کی بات ہے۔ اُن کو شاید یہ بھول گیا ہو گا کہ آج سب سے بڑا مسئلہ غریب کے منہ میں دو وقت کی روٹی کا جانا ہے لیکن ہم نے اُن کی بات تسلیم کی کیونکہ الزام لگانا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اسی حکومت کے الزامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ 56 کمپنیوں کے الزامات جو بغیر ریسرچ کے لگائے گئے وہ اس اڑھائی سال کیhistory کا حصہ ہیں۔ خواجہ آصف کے اوپر جو آرٹیکل 6 کے الزامات تھے وہ بھی انہی اڑھائی سالوں کا حصہ ہے جس کی گورنر صاحب بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کے اوپر منشیات کا کیس انہی الزامات کا حصہ ہے جس کو گورنر صاحب آج غالباً تسلیم کر رہے ہیں۔ کچھ دن پہلے شاہدرہ کے پولیس سٹیشن کے اندر لاء اینڈ آرڈر کے نام پر جو تہجد کے وقت ایک پرچہ درج کیا گیا، ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی کے اوپر

انٹی کرپشن کا پرچہ، میں خود آپ کے سامنے کھڑا ہوں، میرے اوپر درج کرایا گیا تو پچھلے ہفتے ملتان ہائی کورٹ کے اندر bail proceedings کے دوران پراسیکیوشن نے آکر کہا کہ we here by withdraw our plea to cancel his bail because of lake of any kind of evidence یہ شاید وہ چیزیں ہیں جن کا گورنر صاحب electronic media کے اندر ذکر کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! ہمیں سارا کچھ acceptable ہوتا اگر اس عوام کا فائدہ اڑھائی سال میں ہو چکا ہوتا، ہمیں سارا کچھ acceptable ہوتا اگر 25 ہزار روپے کی تنخواہ والا آدمی آج 20 دن کے بعد باقی مہینہ روٹی کو پانی میں ڈبو کر نہ کھا رہا ہوتا، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر ایک کروڑ jobs کی طرف ہماری اکانومی رواں دواں ہوتی، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر پانچ ملین گھروں میں سے پانچ ہزار گھر بھی بن چکے ہوتے، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر مہنگائی آپ کے کنٹرول میں ہوتی، ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر employment بڑھی ہوتی اور ہمیں ہر چیز acceptable ہوتی اگر جنوبی پنجاب کا صوبہ بن گیا ہوتا؟

جناب سپیکر! یہ وہ خواب تھے کہ جنہیں سن کر عوام بھی بے وقوف بنے اور ہم بھی بے وقوف بنے کہ ہم کالی پٹیاں باندھ کر oath لے بیٹھے لیکن کہاں ہیں وہ خواب جس سے ایک انگریزی کے لفظ ہم mesmerize ہو گئے تھے، ہل گئے تھے اور shock میں چلے گئے تھے۔ کیا بات ہے، کیا خواب ہیں اور ان کی وجہ سے پاکستان پتا نہیں کہاں پہنچے گا؟ یہ اب expose ہو چکے ہیں، وہ خواب کدھر ہیں اور ان کی طرف جانے کا رستہ کدھر ہے؟ ہماری اکانومی نیچے جا چکی ہے اور اس حد تک نیچے جا چکی ہے کہ آج پاکستان کی نیشنل سیکیورٹی at risk ہے۔ آپ ایک ایٹمی ملک ہیں اور واحد اسلامی ملک پاکستان ہے جس کے پاس الحمدللہ نیوکلیئر capability ہے۔ کون کون سا ملک اس دنیا میں ہمارے خلاف نہیں ہو گا۔ جب اس قسم کے ممالک economically تباہ ہوتے ہیں تو ہماری حیثیت USSR کے سامنے کیا ہے؟ جب وہ بھی economically کمزور ہوئے تو ملک بٹ گئے۔ آپ کے خیال میں economically کمزور محتاج اور اپاہج ہونے کی وجہ سے کیا ہمارے نیوکلیئر پروگرام کے اوپر یہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے لوگ کسی دن شک کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکیں گے؟ ہم نے ان اڑھائی سالوں کے اندر "مودی" کو wish کیا کہ آپ الیکشن جیتو گے تو کشمیر

کا مسئلہ حل ہو گا۔ اس کے بعد اسے تین تین فون کئے اور پھر اسے مبارکبادیں دیں۔ کیا ہوا؟ کشمیر چلا گیا۔ انہی اڑھائی سالوں کے اندر تاریخ میں لکھا جائے گا کہ 2018 میں جب پاکستان کے اندر جو بھی حکومت تھی اس کے ہوتے ہوئے مقبوضہ کشمیر کے اوپر بھارت نے ایسا قبضہ کیا کہ آپ اسے ختم نہیں کروا سکے جبکہ آپ صرف ایک تقریر کے اوپر خوش ہوتے رہ گئے۔ انہی اڑھائی سالوں میں اور کیا کیا ہوا۔ اب ایک اے پی سی ہو گئی ہے اور ایک ملٹی پارٹی کانفرنس ہو گئی ہے تو آپ لوگ ہل گئے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں نے ان اڑھائی سالوں میں جو بیج بوئے ہیں اب انہیں harvest کرنے کا وقت آ چکا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کے اقوال پر ہمارا سب کا ایمان ہے ناں۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ:

"جو نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ بے وقوف ہے۔"

جناب سپیکر! کیا ہوا ہے کہ شوگر کی export کرنے کی approvals دیں بعد میں کہتے ہیں کہ اس سے تباہی ہو گئی ہے اور چینی کی قیمت زیادہ ہو گئی ہے تو ہم اس بات کو نہیں جانتے تھے؟ آٹا کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم تو نہیں جانتے تھے۔ Sedition کا کیس ہوتا ہے پہلے وہ ایک انٹرویو کے اندر فرماتے ہیں اور اس کے بعد ان کے spokes persons فرماتے ہیں۔ ایک نیا بیانیہ پیدا کرتے ہیں اور چار دن اس بیانیے کی زندگی تھی۔ یہ کرپشن کا بیانیہ تو چلیں انہوں نے اڑھائی سال چلا لیا جبکہ کرپشن اور accountability کی جتنی خدمت انہوں نے کی ہے آئندہ کوئی بھی نہیں کر سکے گا۔ اگر accountability کا کوئی شک یا hope بھی کسی کو تھی تو وہ بھی تباہ کر دی ہے کیونکہ accountability کا process ہی ایسا کیا ہے کہ accountability کی جڑ مار دی ہے۔ اگر میں بے ایمان ہوں تو مجھے پکڑو۔ مجھے 25، 25 سال قید کی سزا دے دو لیکن پہلے ثابت کرو۔ ثابت کئے بغیر جب تم صرف اپوزیشن کو جیلوں میں ڈالتے ہو، میاں محمد شہباز شریف کی arrest کی وجہ سے آج ہم نے یہ کالی پٹیاں باندھی ہوئی ہیں، ہمارے ملک کے لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں جبکہ یہاں اس اسمبلی میں پچھلے 16 ماہ سے ہمارے اپوزیشن لیڈر کو اندر کیا ہوا ہے ثابت تو کرو۔ یہ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ صرف ایک وجہ سے یہ ایسا کر رہے ہیں تاکہ میں بطور جناب عمران خان کے اگلے الیکشن میں تقریریں کر سکوں کہ دیکھا انہیں میں نے کیسے tough time دیا اور جیلوں میں بھگایا۔ تمہیں تو دو وقت کی روٹی نہیں دلوا سکا میں، تم سے روٹی چھین لی، تم سے تو بجلی

چھین لی، تم سے تو آٹا چھین لیا، تم سے تو چینی چھین لی، تم سے تو سکیورٹی چھین لی، موٹر وے کے اوپر ہماری بچیوں، ماؤں اور بہنوں کی عزتیں خراب کروائیں، عابد آج تمہیں مل نہیں رہا، ساہیوال میں بچوں کے سامنے والدین کے قتل کروائے اور ہم تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ این آر او، این آر او کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ ایمان سے اس ہاؤس میں مجھے کوئی معزز ممبر اُٹھ کر بتائے کہ جو اے پی سی کے 26 پوائنٹس ہم نے دیئے ہیں جس میں truth commission کا ذکر کیا ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے fair general elections کا ذکر کیا ہے اس میں این آر او کا کیسے تعلق ہے؟

جناب سپیکر! ہم نے پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے ذریعے آٹا، دال، چینی اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی کرنے کا کہا ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے سی پیک کی pace تیز کرنے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے ہائر ایجوکیشن کے بجٹ کو improve کرنے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کدھر ہے؟ ہم نے freedom of press کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کہاں ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جمہوریت کے اوپر ہم سب کا ایمان ہے اور آپ کا بھی بذات خود جمہوریت کے اوپر ایمان ہے تو اسی جمہوریت کے اندر لوکل باڈیز کو ہم نے بحال کروانے کی بات کی ہے تو اس میں این آر او کی بات کہاں ہے؟

جناب سپیکر! میں آج بطور جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ (ن) کے officially floor of the House کھڑا ہوں اور اپنی پارٹی کی اجازت سے بات کر رہا ہوں کہ ہمیں این آر او نہیں چاہئے اور تم این آر او دینے والے ہوتے کون ہو؟ تم ہوتے کون ہو سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی یہ contempt of court ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ کہیں کہ ہم سے این آر او مانگ رہے ہیں اور ہم نہیں دینا چاہتے تو دینے والے یا اسے refuse کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟ سپریم کورٹ کے اس پر فیصلے آچکے ہوئے ہیں۔ شاہدرہ کا کیس ہوا تو کیا سہانی وہ صبح تھی اور تہجد کا وقت تھا۔ وزیر اعظم اپنا Birth day cake کاٹ رہے تھے اس وقت حکومت پنجاب نے انہیں ایک gift عنائت فرمایا کہ یہ لو جی یہ ہے کہ آپ کا غداری کا Birth day present from Mr پتا نہیں کون۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ تو ہمیں پتا ہی نہیں ہے لیکن یہ بات تو طے ہے اور یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ شاہدرہ کا پولیس سٹیشن وزیر اعلیٰ کے کنٹرول میں آتا ہے اور وزیر اعلیٰ پی ٹی آئی کی حکومت کا ہے۔ یہ بات تو پکی ہے ناں کہ پی ٹی آئی کی حکومت کے اختیار کے اندر وہ کیس رجسٹر ہوا ہے کہ نہیں۔ یہ بھی کہیں گے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! جس طرح پہلے دو سال کے اندر ہر چیز کا ہمارے اوپر blame کر رہے ہیں۔ اگر جناب عمران خان اور پی ٹی آئی کو آج تک یہ نہیں پتا چل سکا کہ یہ کس نے کیا تو سبحان اللہ اس ملک کی کیا بات ہے۔

جناب سپیکر! ان کو responsibilities لینی چاہئیں، پچھلے دو اڑھائی سالوں میں ہر کام جو غلط ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری لیں۔ آپ کے وزراء اور ایڈوائزرز سے اسلام آباد کی پریس کانفرنسوں کے اندر جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ میرے ملک کے institutions کو، وہ institutions میرے ہی ہیں، میں ان institutions کی قدر کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کے متعلق کہتے ہیں، اخبار والوں کو، سوشل میڈیا کے سامنے جب ان کو کہتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف کو کس نے دیا تو وہ ان institutions کی طرف انگلی اُٹھاتے ہیں۔ کیوں آپ institutions کو رگڑا دے رہے ہیں۔ آپ لوگوں میں اپنی غلطیاں اور ذمہ داریاں اٹھانے کی ہمت کیوں نہیں ہے؟ آپ کیوں نہیں کہتے کہ یہ ہماری حکومت ہے اس میں پٹرول مہنگا ہوا ہے، اس میں آٹا مہنگا ہوا ہے اس میں چینی مہنگی ہوئی ہے اس میں لوگوں کی نوکریاں ختم ہوئی ہیں اور یہ میری ذمہ داری ہے آپ کیوں نہیں کہتے؟ آپ ہمارے اداروں پر ان ذمہ داریاں کو کیوں ڈال رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف جو اس وقت اس حکومت کی سیاسی victimization کا قیدی تھا اور وہ قید میں تھا اس کی صحت کے معاملے پر آپ لوگ جواب اور سوال دینا اور لینا نہیں جان سکتے تو آپ لوگ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر! آپ کی ہیلتھ منسٹر کہتی ہیں کہ وہ بیمار تھے اور آپ سب لوگ کہتے ہیں کہ وہ بیمار نہیں تھے اگر آپ لوگ اس چیز کو assess نہیں کر سکتے اور اگر یہ حکومت assess نہیں کر سکتی تو وہ کس چیز کو assess کرے گی؟ ہم کس طرح خاموش رہیں اور جلسے جلوس نہ کریں جب

آپ نے اگلے تین مہینے میں بجلی کی قیمت -/6روپے فی یونٹ مہنگی کرنی ہے۔ یہ میں آج ادھر، I can swear on this fact. کہ آپ اگلے ایک سال کے اندر اندر چھ سے سات روپے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری! اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی، میں صرف دو تین منٹ اور لوں گا۔ حضوروالا! یہ حالات جو ہیں اس کے مطابق جو آج پاکستان کے اندر حالات بن رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دو اڑھائی سال میں، ہمارے لئے مکہ مکرمہ کے بعد ہم مسلمانوں کے دلوں کے اندر مدینۃ المنورہ کی بہت respect ہے۔ اس خوبصورت اور باعزت شہر کا نام جس طرح اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اس ملک کے اندر لیا گیا اور بار بار ریاست مدینہ کی بات کی گئی تو ریاست مدینہ کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر تھی۔ آج سے ایک سال پہلے ایک اور ڈرم اس ملک میں بجایا گیا۔ وہ جو ترکی کا ڈرامہ ارتغل والا resurrection اس کا پرچار کیا گیا اور ہر ایک یہ دیکھے کہ کیا بات ہے اس کی، اس کے اندر اگر آپ 500 اقساط کا وقت نکال بھی لیں، ملک کو چلانے کے بعد اگر آپ کے پاس ماشاءاللہ اتنا وقت ہو اور آپ نے اتنا وقت لگایا ہو، دو وقت کی روٹی غریب کو مل نہیں رہی اور آپ بیٹھ کر ڈرامے دیکھ رہے ہیں تو اس میں بھی اگر آپ دیکھیں تو پوری series کا جو انحصار ہے اور جو basis ہے اس state کی foundation کا وہ بھی عدل اور انصاف ہے وہ بار بار کہتا ہے۔ کیا اس ملک کے اندر عدل اور انصاف آج قائم ہے؟ پھر آج سے چار پانچ دن پہلے میں نے ٹوئٹر پر جناب عمران خان کی ایک interesting چیز دیکھی۔ اس میں انہوں نے ایک اور مہربانی کر کے پورے ملک کو مشورہ دیا ہے۔ Elif Shafak ایک author ہے اس کی Forty Rules of Love ایک کتاب ہے اس کتاب کا سارا basis ہے کہ مولانا رومی اور اس کے استاد شمس تبریزی کی جو آپس میں ایک تعلق استاد اور شاگرد کا تھا جس کے ذریعے اسلام ایک دوسرے کو سکھایا اور سمجھا۔

جناب سپیکر! اس کی basis پر ایک پوری کتاب ہے اگر کسی نے پڑھی ہو یا نہ پڑھی۔ اس کتاب کی base ہی اس چیز پر ہے کہ جو انسان اپنی اللہ کی creations سے love کرتا ہے اور جو انسان سوسائٹی کے اندر اور اپنے مزاج کے اندر ایک معاشرہ ایک برداشت کی بنیاد پر قائم کرتا

ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات اور unity پر اس کو قائم کرتا ہے وہی شخص اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی شخص کو اس دنیا میں اور آخرت میں بہتری ملتی ہے۔

جناب سپیکر! آج اس ملک میں پچھلے اڑھائی سال کے اندر انتشار سیاسی جماعتوں کا آپس میں زیادہ بڑھا ہے یا کم ہوا ہے؟ آج کیا کشمیر کے اوپر اور گلگت بلتستان کے اوپر اس شخص کے ساتھ جو وزیر اعظم پاکستان ہے ہم اکٹھے بیٹھ سکتے ہیں؟ نہیں۔ اس کتاب کے اندر جو مولانا رومی ہیں ان کی کتاب سے ایک چھوٹی سا حصہ پڑھ دیتا ہوں جس پر کوئی آدھا منٹ لگے گا۔ مولانا رومی کہتے ہیں کہ Keal filth یعنی اصل گندگی وہ ہے is the one inside جو اندر ہے باقی جو گندگی اوپر لگی ہوئی ہے وہ دھونے سے نکل جاتی ہے۔ The rest is simply washed of. There is only one type of dirt ایک ہی قسم کا گند اور میل ہے that cannot be cleansed with the purest of the water یعنی آپ اندر کے گند کو آب زم زم سے بھی دھولو گے تو وہ نہیں دھلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! And that is the stain of hatred یہ وہ داغ ہے یعنی نفرت and bigotry contaminating the soul. جس نے تمھاری soul کو زہر آلود کیا ہوا ہے۔ جب آپ۔ Elif Shafak کی کتابیں پاکستان کی یوتھ کو recommend کرتے ہیں۔ جب آپ ہمیں Forty Rules of Love کو پڑھنے کو کہتے ہیں تو شکر ہے کہ آپ سے بہت پہلے کی ہم نے پڑھی ہوئی ہیں۔ جب آپ اس کو discover کرتے ہیں اور ہمیں وہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس وقت اس کے اندر دی ہوئی تعلیمات اور اس کے اندر دی ہوئی نصیحتیں آپ کے actions اور آپ کی حرکات سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک عرض کروں گا کہ اس وقت کوئی لگتا ہے، معاف کریں کہ اگر میری زبان اونچی نیچی ہوئی ہو تو گستاخی کی معافی۔ اس وقت لگتا ہے کہ کوئی بھوت خصلت کی حکمرانی ہے۔

جناب سپیکر! ایک بات تو مشہور ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بہت شکریہ بڑی مہربانی۔ سردار اویس احمد خان لغاری بڑی علمی اور ادبی گفتگو کر رہے سن میں انہاں نوں خراج تحسین پیش کرناں اور توقع کرناں کہ شاید اے گفتگو اگلیاں نوں سمجھ وی آجائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ کیا ہے مکرر مکرر، یہاں کوئی شاعری ہو رہی ہے ؟سید حسن مرتضٰی! آپ اپنی speech کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! تُسیں ایویں rescue کرن لگ پیندے او میں کوئی مکرر کرن لگاں اے جے۔

جناب سپیکر! پچھلے سیشن دے وچ ساڈے اک بڑے وڈے نام نیں، بڑے وڈے وزیر نیں انہاں نوں میرے پارلیمانی حجم تے بڑا اعتراض سی کہ ستاں بندیاں دی پارلیمانی پارٹی اے۔ مینوں فخر اے کہ میں ستاں بندیاں دی پارلیمانی پارٹی دا اِک ممبر ہاں، او ایس لئی اے کہ پارٹیاں وڈیاں چھوٹیاں نفوس دے نال نیں ہوندیاں او اپنی روایات نال، اپنی سوچ اور فکر نال وڈیاں چھوٹیاں ہوندیاں نیں۔

جناب سپیکر! تُہانوں یاد ہونا اے جناب leader of the House سن اور ایتھے جناب نے تقریر وچ آکھیا میں اودوں وی انہاں بنچاں تے ایتھے ہی ساں۔ جناب نے کہیا کہ سات واری وی بلکہ ستر واری وی اگر وردی وچ پرویز مشرف نوں صدر بنانا پیا تے میں اُوہنوں بناواں گا۔ اُس ویلے تہاڈے پیچھے اک بہت وڈی فوج سی لیکن اج جناب سپیکر! تہاڈے وچ کوئی کمی نیں، تہاڈے خاندان دی رواداری، بردباری، برداشت لوگاں نوں نال لے کے چلن دیاں صلاحیتاں آج وی اُنج ہی نیں لیکن اُنہاں لوگاں دا ظرف ہے کہ اُنہاں نیں اک وار ایم پی اے بنن لئی اپنی وفاداریاں تبدیل کیتیاں، مینوں فخر اے کہ میں اج ہاؤس وچ تیسری واری ممبر ہاں اور میں شہید ذوالفقار علی بھٹو دی وجہ توں ایتھے کھلوتا ہویاہاں، میں اج وی آصف علی زرداری دی وجہ تو ایس ہاؤس وچ کھلوتا ہویاہاں اور میں جوتی دی نوک تے لکھدا اں ایسیاں membership اور ایسیاں وزارتاں جہڑیاں مینوں میری قیادت توں دور کر دین۔ میں اج تہانوں بڑی humble جئی request کراں گا کہ میں کسے وزیر کولوں، میں پہلے ذاتی تعلق دی وجہ توانہاں نو کم وی کہہ لیندا ساں لیکن اج میڈیا وی

سن رہیا اے، میرا پروردگار وی سن رہیا اے اور اے ہاؤس وی سن رہیا اے کہ میں لعنت بھیج رہیاں اُس شخص تے جہیڑا انہاں کول جا کے کسے ٹائم وی کسے کم دی بھیک منگے۔

جناب سپیکر !میری پارٹی دا انہاں نے جرم ویکھنا اے اسیں اُوہ لوگ ہاں جنہاں جناب پرویز الٰہی نوں ڈپٹی وزیر اعظم بنا دتا سی۔ اسیں تے اپنی ہر شے نوں برداشت کرن توں بعد اسیں فیر کہیا کہ اکٹھے مل کے چلن وچ ای سیاست ہے۔ اے میں پہلی جماعت دیکھی اے جس نے ایس ملک نوں اٹی اٹی کر دیتا اے کوئی طبقہ اکٹھا نیں، پورا ملک پوری سوسائٹی انتشار دا شکار اے، ساڈے اندر مذہبی عدم برداشت ایس حد تک ہو گیا اے کہ لوگ صرف ایس گل تے بندے نوں مار دیندے نیں کہ اے میرے عقیدے دا کیوں نیں۔ اسیں ایس معاشرے نوں کہڑے پاسے لے کے جا رہے ہاں ایتھے تے اے وی آکھیا جاندا اے کہ یار اے تقریر کر کے ٹُر جاندا اے ساڈی واری اے گل ہی نیں سُندا میں تہاڈی گل نیئں سُندا۔ میں اُوہ گلاں راتیں پی ٹی وی تے جو سن لینیاں نیں، تہاڈے کول بہہ کے ضرور سناں۔ ایس ہاؤس دے بہت وڈے نام نیں اُنہاں نوں فیر وی حسرت رہنی اے کہ حسن ایتھے بہہ کہ ساڈیاں گلاں نیئں سنیاں، پی ٹی وی تے ہی سنیاں نیں۔

جناب سپیکر !اک پینڈ دا چودھری سی اُوہنوں نال دے پینڈ وچ نیاز لنگر کھان دی دعوت مل گئی چودھری نے دعوت قبول کر لئی۔ ٹُر دیاں نال اپنا گاماں مراسی وی لے گیا اُو یتھے گیا تے اُنہاں کہیا کہ اے ورتارا وی تُسیں کرنا اے اُہنے اُو وی قبول کر لیا، دیگ تے ورتان لئی بہہ گیا، گاماں مراسی نال بہہ گیا، دیگ دا ڈھکنہ کھلیا تے گامے نوں چھوٹے گوشت دی، دیسی گھیو دی، تھوم، پیاز دی خوشبو آئی گاما اُٹھیا تے automatically لائن وچ لگ گیا۔ چودھری نے آکھیا گامیا توں میرے ذہن وچ ایں اُوہ وچارا لائن وچوں نکل کے فیر بہہ رہیا۔ دیگ مک گئی دوئی دیگ شروع ہوئی گامے دیاں حسرتاں ودھیاں اُوہ فیر لائن وچ لگ گیا، چودھری آکھیا پُتر تینوں آکھیا توں میرے ذہن وچ ایں ایتھے آ کے بہہ جا اُوہ بہہ گیا finally تیسری دیگ تے آخری دیک دا جدوں ڈھکن کُھلیا تے گاماں فیر جا کے لائن وچ جا لگیا تے چودھری آکھیا توں میرے ذہن وچ ایں ایدھر آ جا گامے آکھیا جناب بچیا والیا مینوں کیویں ذہن چوں کڈھ دیگ وی مکدی پئی اے تے مینوں ذہنوں کڈھ خدا دا واسطہ ای۔

جناب سپیکر !تریجا سال شروع ہو گیا اے آخری دیگ جے اللہ دا وسطہ جے اپوزیشن نوں ذہن چوں کڈھ دیو تہاڈے ذہن وچ اپوزیشن بہہ گئی اے اینوں ذہنوں کڈھ دیو لوکی باہر مر گئے نیں کسے کول دھی وھیان لئی کوئی شے کوئی نیں، کسے کول پتر پرنال لئی کجھ نیں، کسے کول پُتر پڑھان لئی کجھ نیں، کسے کول علاج واسطے کجھ نیں، تُسیں سانوں ذہن وچ رکھی جاندے اُو، تسیں مینوں دسو سانوں کجھ اعتراض نیئں میاں محمد شہباز شریف نوں اگر اندر رکھ لو، رکھی رکھو، کینی دیر رکھ لو گے، باہر والیاں نوں روٹی تے دے دیو، اے ساڈے ممبر خلیل طاہر سندھو دے مسائل حل کر دیو اُوہ ہن وی کیوں کہہ رہیا اے، ایس وچارے معزز ممبر دے اگر مسئلے حل ہو جان تے کوئی فکر نیں، حمزہ شہباز نوں تُسیں اندر رکھیا ہویا اے، کوئی مینوں دسو قومی اسمبلی وچ اپوزیشن لیڈر رہن دتا جے، صوبائی اسمبلی وچ رہن دیتا جے اور نہ ہی بلدیاتی سسٹم رہن دتا جے کہ گراس روٹ لیول تے عوام دی کوئی گل نہ سن سکے۔

جناب سپیکر !ایڈا وڈا ظلم اور حیرانی اے، ڈھٹائی اے اسیں کہیے کہ یار ساڈی زراعت تباہ ہو گئی اُوہ موسماں والی مائی آکھدی اے COVID دے19 نکات نیں،ایڈی incompetency ہئیCOVID دے19 نکات کر دتے نیئں کسی ایک بندے نیں اُس نوں کہیا اے کہ بی بی کرماں والئیCOVID دے کتھوں 19 نکات ہو گئے نیں کسے اُوہنوں نیں کہیا ایس ملک دے اندر بجلی دی قیمت ودھی، گیس مہنگی ہوئی لوگاں نیں کہیا جناب تُسیں تے آپ کہندے سو کہ اگر بجلی مہنگی ہووے، گیس مہنگی ہووے سمجھو وزیراعظم چور اے اُوہناں آکھیا نیں نیئں پچھلا وزیراعظم چور اے، پچھلے حکمران چور نیں، کسے آکھیا جناب اے کی کر رہے او سانوں تُسیں وبا دے رحم و کرم تے چھڈ دتا اے وبا آئی اے تُسیں herd immune declare کر دتا اے جیہڑے مر گئے مر گئے، جیہڑے بچ گئے تُسیں ساڈا کوئی پچھیا ای نیئں، اُوہناں آکھیا پچھلا وزیراعظم چور سی، اے پچھلیاں حکومتاں چور سن، اسیں ستر سال دا حساب، بہتر سال دا حساب لینا اے۔ خدا دے بندیو جنرل ضیاءالحق والے دس سال دا وی ساڈے کولوں حساب لینا جے، جنرل ایوب خان والے دس سال دا وی ساڈے کولوں حساب لینا جے۔ جس دے پُتر آج وی تہاڈی cabinet وچ وزیر نیں اُوہ وی حساب ساڈے کولوں لینا جے۔ جنرل یحیٰی دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے، جنرل پرویز مشرف دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے من لیا اوہناں دا حساب

ساڈے توں لے لو، قائداعظم والا سال تے وچوں کڈھ دیو تُسیں تے قائداعظم والا سال وی ساڈے کھاتے پادتا۔ جیہڑیاں سول حکومتاں رہیاں نیئں اونہاں دا حساب ساڈے کولوں لوو۔ آمراں تے ڈکٹیٹراں دے وارث تے تسیں جے اونہاں دا حساب وی ساڈے کولوں لینا جے تے کوئی شرم کرو یار۔ سانوں پھانسیاں تے چڑھا گئے اوہ، تے سانوں کوڑے وے مار گئے اوہ، سانوں جیلاں، قلیاں وچ وی سٹ گئے او، تے اج وی اونہاں دا حساب ساڈے کولوں لئی جاندے او۔

جناب سپیکر! ایہہ حکومتاں انج نئیں جے چلدیاں جویں ایہہ چلائی جاندے نیں۔ تہاڈے ہاؤس دے اندر اج تک اڑھائی سال ہو گئے نیں کمیٹیاں نئی بنیاں تے تہاڈا ہاؤس مکمل نئی اے۔ تسی ہاؤس دیاں سپیشل کمیٹیاں بنا دیتاں نے تے اونہاں نال تسی اپنا ہاؤس چلا رہے او، تے کی ایہہ وی پچھلیاں دا قصور اے، ایہہ وی پچھلیاں دی غلطی اے۔ اگر اسیں تہانوں کہنے آں کہ اسیں اٹھارہویں ترمیم roll back نئی ہون دینی اسیں این ایف سی ایوارڈ roll back نئیں ہون دینا تے تسی کہندے او کہ اسیں این آر او منگی جاندے آں۔ این آر او ہرگز اوہ نئی جیہڑا تسی کہندے او۔ اوہ نیازی روے تے تسی روندیاں رہنا اے۔ ایس ہاؤس وچ تے قومی اسمبلی وچ جدوں تک اپوزیشن اے تسی ترس جاؤ گے لیکن تسی این ایف سی ایوارڈ roll back نئیں کرو گے۔ تسی اٹھارہویں ترمیم ول ڈنگی اکھ کر کے نئیں دیکھ سکدے۔ اور اوہ وقت بہت جلد آون والا اے۔

جناب سپیکر! اج میں تھلے ویکھیا اے کہ اک ایم پی اے دے نال کی حشر ہو رہیا سی اور میں اللہ توں توبہ توبہ کر رہیا ساں کہ یا اللہ معاف کر دیویں ایس گل نالوں تے اوہ ایم پی اے ڈوب کے مر جاوے کہ لوٹا لوٹا ہو رہی سی اور جناب میں بہت زیادہ لوٹے ہوندے ویکھ رہیا جے۔ ایس گل نوں اگر روک سکدے جے اور پارلیمنٹ دی عزت نوں اگر بحال رکھ سکدے جے، اگر ایس قوم اور عوام نال رائی برابر وی پیار اے تے ایہہ حکومت قوم کولوں معافی منگے اور اپنے بیانیے نوں اج وی درست کر لوے کیونکہ جیہڑا ایس حکومت دا بیانیہ اے اوہ ایس ملک و قوم خدانخواستہ کسی ایسے دی طرف نہ لے جاوے۔ ایس ملک دی جیہڑی حقیقی عوامی قوتاں تے قیادتاں نیں اگر اونہاں نال ایسے طرح دا رویہ رکھیا گیا تے فر ایہندی ذمہ دار پی ٹی آئی دی حکومت ہووے گی۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی نوں میں ایس گل داon the floor of the House کھلا دس رہیا آں کہ کسی وی حکومت نوں گالاں آخری سال وچ پیندیاں نیں لیکن تہانوں پہلے ہفتے توں پینیاں شروع ہوئیاں نیں۔ لوک تہانوں جھولی چک چک کے بدعاواں دے رہے نیں۔ اج لوکاں دے کول کھان لئی روٹی نئیں۔ اک ڈاکٹر ظفر مرزا اپنے سہولت کار نوں خوش کرن لئی تے اوس نوں مالی فائدہ پہنچان لئی تسی دوائیاں دی قیمتاں 500 فیصد مہنگیاں کر دتیاں تے اوس توں بعد او جہاز تے چڑھ گیا جے۔ تسی ایس عوام کولوں ماسک تے سینیٹائزر تک کھوہ لئے جے۔ تہاڈی حکومت نے کمیشن بنایا تے اوہندی رپورٹ وچ جہانگیر ترین چور ثابت ہویا اور خسرو بختیار اوس دے ذمہ دار ٹھہرائے گئے اور تسی اوہندی وزارت بدل دتی تے اونوں جہاز وچ بٹھا کے باہر دے ملک بھیج دتا۔ کدی کسیperson spokes نے اکھیا اے کہ اوہ ملک لٹ کے باہر دے ملک گیا اے تے ایہہ تہاڈے کمیشن دی ہی رپورٹ اے۔ کدی کسی نے انٹرپول نال رابطہ کیتا اے کہ اوہنوں واپس ایس ملک وچ لیایا جاوے تے اینہاں نے کوئی رابطہ نئیں کیتا لیکن اک ہی رٹ لائی ہوئی اے کہ چھوڑوں گا نہیں، چھوڑوں گا نہیں، اوہ جنہاں نے چھُٹنا ہوندا اے اوہ چھٹ وی جاندے نیں تے چلے وی جاندے نیں۔ تسیں اوہناں نوں ڈک وی نئی سکدے۔ تسیں خود نواز شریف صاحب نوں باہر جاون دی اجازت دتی اے اور تسیں خود اکھیا اے کہ میں شوکت خانم ہسپتال دے ڈاکٹراں کولوں اینہاں دی میڈیکل رپورٹ داcross check کروایا اے تے اوہ واقعی بیمار جے۔ اج تسیں صرف اور صرف اپنی ناکامیاں تے نااہلیاں اپنی لٹ مار نوں لوکاں لئی تسی کدی نواز شریف دی بیماری دے پچھے چھپدے او۔ کدی تسیں پاکستان دی سلامتی دے اداریاں دے پچھے چھپدے او تسیں ذمہ دار او۔ اج اگر کوئی آدمی فوج دے خلاف گل کردا اے تے اوہندی ذمہ دار حکومت اے۔ تسیں ٹماٹراں دے ریٹ وچ وی ڈی جی آئی ایس پی آر نوںinvolve کر لیندے او کیوں؟ ایس چیز دے جواب دہ وی تسیں او کیونکہ ایہہ تہاڈیاں ہی پالیسیاں نیئں۔ تہاڈی وجہ نال ہی ایہہ ملک بحراناں دا شکار اے۔ تسی تے روایات دیاں اینج دھجیاں اڑایاں نیئں کہ کوئی اگر اپوزیشن دا ممبر واک آؤٹ کر کے چلا جاوے تے تسی اونوں مناون لئی کوئی بندہ نئی بھیجدے۔ تسی کہندے اوہ جی اک بندہ چلا گیا اے تے کی فرق پیندا اے اسیں ہاؤس چلا لواں گے تے اینج نئیں جے ہاؤس چلدے۔ ایہہ آمریتاں جہیڑیاں ہوندیاں نیں ایہہ چند دن دیاں ہی ہوندیاں نیں۔

کدی کسے دور وچ ایوب خان دا بڑا طوطی بولدا سی تے اج قبر تے کوئی فاتحہ پڑھن والا وی نئیں اے۔ تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد۔اوہ 7 ممبراں والے قائد دی قبر تے اج وی میلے لگے ہوندے نے۔ کوئی جنرل ضیاء الحق دی قبر تے اج وی نئیں جاندا۔ جا کے ویکھو اوہ عبرت دا نشان بن گئے نیں۔ سب توں وڈی عبرت تے مشرف نال ہورئی اے اوہ دبئی وچ بیٹھا ہویا اے اوس دے خلاف کوئی بیان دیوے کسی دی کی جرات اے کہ کوئی اوہنوں ایہہ آکھے کہ مشرف نوں پھڑ کے لے آؤ۔ تسی ایتھے جھیڑیاں عوامی قیادتاں نوں آئے روز چور چور تے ڈاکو ڈاکو کہہ کے کی ثابت کرنا چاہندے نے۔ تہاڈی پارسائی نال اگر کسے نوں روٹی نئیں ملدی تے تہاڈی پارسائی دا کوئی فائدہ نئیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا اور میری کوشش ہوگی کہ میں کوئی ایسی متنازعہ بات بھی نہ کروں جو کہ کسی کی دل آزاری کا باعث بنے۔

جناب سپیکر! میں یہاں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر سزاؤں کے حوالے سے بھی بات ہوتی ہے۔ ابھی میرے انتہائی محترم سردار اویس احمد خان لغاری نے بھی سزاؤں کے حوالے سے بات کی اور محترم سید حسن مرتضٰی بھی سزاؤں اور پکڑ دھکڑ کے حوالے سے بات کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کی توجہ صرف دو چیزوں کی طرف مبذول کرواؤں گا۔ پہلی چیز یہ ہے کہ میرے خیال میں نا صرف یہ ایوان بلکہ پوری دنیا اس بات کی شاہد ہے جب پانامہ لیکس کا سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت حکومت کس کی تھی اس وقت جناب عمران خان کی حکومت تھی، آپ کی اور نہ ہی کسی اور کی حکومت تھی ان کی اپنی حکومت تھی۔

جناب سپیکر! آپ کے اپنے حکومتی دور میں میاں محمد نواز شریف کے خلاف مقدمات بنے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دوران ان مقدمات کے فیصلے ہوئے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دوران میاں محمد نواز شریف نااہل ہوئے۔ آپ کی اپنی حکومت کے دور میں متبادل وزیراعظم

آئے۔ آپ کی اپنی حکومت رہی اور میاں محمد نواز شریف کے جانے کے کچھ سال بعد تک آپ کی اپنی حکومت رہی۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی تھی اس زیادتی کا ازالہ کس نے کرنا تھا جب آپ اپنی وزارت عظمیٰ کے دوران اپنے ساتھ اپنے قائد کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں کر سکے تو پھر آج رونا کس بات کا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ راکٹ سائنس ہو اور نہ ہی یہ کوئی مولانا رومی صاحب کا کوئی قول ہے بلکہ یہ تو ایک عام حقیقت ہے۔ اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی اور آپ کی اپنی حکومت اس کے ایک سال بعد تک رہی۔ آج آپ کے سابق وزیر اعظم محترم شاہد خاقان عباسی انقلاب کی جو باتیں کرتے ہیں وہ ایک سال تک وزیر اعظم رہے۔ ان کے اپنے قائد کو نااہل قرار دیا گیا اور اپنے قائد کو سزا دی گئی اور وہ وزارت عظمیٰ کے مزے لیتے رہے۔ میرے بھائیو اس طرح کے کام نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں بعض اوقات انسان کو کچھ دلیرانہ فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور میں دور کی بات نہیں بلکہ کل رات کی بات کرنا چاہتا ہوں کل رات ARY NEWS پر ارشد شریف کا ایک گھنٹے کا پروگرام چل رہا تھا اس ایک گھنٹے کے پروگرام میں، میں کسی ایک شخص کا نام بھی نہیں لوں گا بلکہ صرف آپ کو دعوت دوں گا کہ اس پروگرام کو دیکھیں، اسے سنیں، اس پروگرام میں انہوں نے جو جو الزامات لگائے ہیں، جو جو چارج شیٹ دی ہے بلکہ انہوں نے نیب کی لگائی ہوئی چارج شیٹ کو reproduce کیا ہے۔ آپ ایک چھوٹا سا کام کریں، یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے، میں عدالت کی بات ہی نہیں کرتا بلکہ میں تو آپ سے request کرتا ہوں کہ اٹھیں اور ایک قرارداد لے کر آئیں کہ ایک میڈیا ہاؤس نے، ایک اینکر پرسن نے غلط باتیں کیں اور آپ ان کے خلاف sue کریں، آپ ان کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ کریں کہ اس نے آپ کی عزت کے خلاف بات کی ہے۔ انہوں نے اپنے پروگرام میں آپ کے خاندان کی خواتین کے نام لئے ہیں جو میں یہاں پر لینا چاہتا ہوں اور نہ ہی لوں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں اور یقین کیجئے کہ آپ قرارداد لے کر آئیں حکومتی بنچز اس کی مخالفت نہیں کرے گا بلکہ خاموش بیٹھے گا، آپ کل ہائی کورٹ میں ان کے خلاف sue کریں، آپ انہیں کل ہر جانے کا نوٹس دیں لیکن ذرا آگے تو آ کر دیکھیں، ذرا دو قدم تو بڑھیں خالی زبانی کلامی نہیں۔ اگر کسی پر الزام لگتا ہے تو اس الزام کو ختم کرنے کے لئے کچھ عملی اقدامات کرنے پڑتے ہیں، مثال کے طور پر اگر آج نیب چارج شیٹ دیتا ہے تو وہ چارج شیٹ یہاں پر صوبائی اسمبلی میں تقریر کرنے سے تو ختم نہیں ہو گی بلکہ وہ چارج شیٹ تو ان سوالوں کے جواب دینے پر ہی ختم ہو گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی سیاسی بصیرت اور سیاسی فیصلوں کو سلام پیش کرتا ہوں، انہوں نے اپنی ریکوزیشن میں categorically طور پر لکھا کہ ہم میاں محمد شہباز شریف کی غیر قانونی گرفتاری پر اجلاس بلانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں آئیں اس بات کا پہلے فیصلہ کر لیں کہ میاں محمد شہباز شریف کو گرفتار کس نے کیا، کیا انہیں حکومت نے گرفتار کیا اور کیا انہیں جناب عمران خان نے گرفتار کیا؟

معزز ممبران حزب اختلاف: جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے بھائی میری بات سن لیں! اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو آپ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ میاں صاحب نے bail before arrest move کی ہوئی تھی اس پر arguments ہوئے اور انہوں نے عدالت کا فیصلہ آنے سے پہلے اپنی bail before arrest کو withdraw کر لیا اور ان کی petition has been treated as withdrawn اگر میں غلط ہوں تو میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں یہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ ان کی application that has been treated as withdrawn کیونکہ انہوں نے درخواست واپس لے لی اور جب انہوں نے درخواست واپس لی تو انہوں نے گرفتار کر کے انہیں جیل میں بھیج دیا۔

جناب سپیکر! اگر دو منٹ فرض کر لیں کہ نیب نے گرفتار کیا ہے عدالت نے انہیں جیل بھیجا ہے۔ میرے بھائیو! اٹھیں ایک تحریک التوائے کار لے کر آئیں، تحریک استحقاق لے کر آئیں یہ آپ عدالت کے خلاف لے کر آئیں، جس سے آپ کو تکلیف پہنچی ہے جنہوں نے گرفتار کیا ہے ان کے خلاف کچھ لے کر آئیں۔ حکومت کو گالیاں دینے سے تو آپ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ کا مسئلہ تب حل ہونا ہے جب آپ حقائق کو واضح کریں گے اور ان حقائق سے اپنی جان چھڑائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کی کہ یہ میرے ملک کے institution کی بات کرتے ہیں ان کے اشارے most probably کچھ ایڈوائزرز کی طرف تھا کہ وہ institution کی بات کرتے ہیں جبکہ وہ institution ہمارے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری! میں آپ کے ان الفاظ پر آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آج آپ نے on the floor of the House اپنے ملک کے اداروں کو اپنا ادارہ کہا ہے۔ میں آپ کی اس بات کو appreciate کرتا ہوں میں پھر آپ سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم مقابلے کی فضا پیدا نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں سے institutions کے خلاف بات شروع ہوئی وہ statements آپ کے سامنے ہیں، وہ پریس کانفرنسز بھی آپ کے سامنے ہیں۔ اس بحث میں بھی نہیں جاتے بلکہ کل میں قرارداد لے کر آتا ہوں کہ یا آپ قرارداد لے کر آئیں، ہم افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے قرارداد لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ملک میں ہونے والے اس سیاسی کھیل سے افواج پاکستان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ یہ دوست ہمارا ساتھ دیں گے۔ اگر ساتھ نہیں دیں گے تو پھر اگر کوئی ادھر اشارہ کرتا ہے تو سردار اویس احمد خان لغاری اگر آپ یا میں کسی کی طرف اشارہ کریں گے تو جن کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہ بھی سمجھ لیتے ہیں اور جو اخبارات میں پڑھتے ہیں یا ٹیلی ویژن پر سنتے ہیں وہ بھی سمجھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے اب اس بات کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ آئیں مل کر افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور commit کرتے ہیں کہ اس ملک کے سیاسی عمل سے افواج پاکستان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم افواج پاکستان کا احترام کرتے ہیں۔ آئیں مل کر آگے چلیں۔

خواجہ سلمان رفیق: آگے چلنے دیں گے تو بات بنے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ ہمت کریں اور آگے چلیں، بیٹھ کر بات کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ عمل سے بات بنتی ہے پھر سردار اویس احمد خان لغاری نے مولانا رومی کے حوالے سے بات کی تو میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قائد ایک پڑھا لکھا آدمی ہے، اسے رومی کا بھی پتا ہے، اسے شمس تبریز کا بھی پتا ہے اور اسے عالمی سیاست کا بھی پتا ہے۔ میری بات سُن لیں! آپ نے مولانا رومی کو quote کیا ہے اب میں مولانا رومی کو quote کرنے لگا ہوں کہ مولانا رومی کی ہی یہ quotation ہے کہ آپ دروازے پر دستک دیتے رہیں آپ کو جواب ضرور ملے گا۔ یہ جو ہمارا قائد چور چور کہتا ہے یہ اس لئے کہتا ہے کہ ایک دن چور چور ثابت ہو جائے گا، وہ اس لئے بار بار کہہ رہا ہے۔ آپ نے مولانا رومی کو quote کیا تو میں نے بھی انہیں quote کر دیا ہے اور یہ مولانا رومی کی ہی quotation ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سردار اویس احمد خان لغاری کی ایک بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ بہت سارے لوگوں نے بہت سارے سیاسی کارکنوں نے ایک بات کا تہیہ کیا ہوا ہے اور میرے خیال میں آپ نے اس ملک کی اکثریتی عوام کے دل کی بات کی ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک مثال دے کر اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا اگر سوموار کو تقاریر ہوں گی تو انشاء اللہ پھر بات کر لیں گے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اس لئے strive کر رہی ہے کہ ہم اپنے معاشی حالات کو ٹھیک کریں تو یہاں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے معاشی

حالات خراب کیوں ہوئے، کیسے خراب ہوئے؟ یہ کوئی ایک دو دن کی بات نہیں ہے۔ہم مرکز کی بات نہیں کرتے بلکہ ہم اپنے صوبے کی بات کرتے ہیں، ہم جناب پرویز الٰہی کو گواہ بنا کر بات کرتے ہیں، اگر میں غلط ہوں تو سزا کا واجب ہوں۔ جناب پرویز الٰہی اسی صوبے کو100۔ارب surplus چھوڑ کر گئے تھے اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو معافی مانگ لوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ 100۔ارب surplus چھوڑ کر گئے تھے لیکن میرے بھائیو جب آپ چھوڑ کر گئے تو56۔ارب روپے کے چیک dishonor ہوئے ہوئے ہمیں دے کر گئے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جہاں پر اقتصادی حالات یہ ہوں کہ حکومت کے dishonor چیک کسی حکومت کو دے دیئے جائیں تو پھر اس سے اس بات کی توقع کی جائے کہ روٹی سستی ہو، آٹا سستا ہو، فلاں چیز سستی، فلاں چیز بھی سستی ہو تو اس کے لئے وقت لگتا ہے، صوبہ 1100۔ارب روپے کا مقروض تھا اس سے نکلنے کے لئے ٹائم لگتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ آج کی باتیں نہیں ہیں، میں پھر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چلیں کسی وقت سیاسی حصار میں سے نکل کر اس صوبے کی بہتری کی بات کر لیں، ہم مل بیٹھ کر way forward کی بات کر لیتے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری نے فرمایا کہ ہم نے حکومت کی طرف ہاتھ بڑھایا اس پر ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں حکومتی بنچز کی طرف سے آپ سے request کرتا ہوں کہ آئیں مل کر اس صوبے کی بہتری کے لئے way forward کی بات کرتے ہیں۔ آج اس صوبے میں ایک بہتر economic environment create کرنے کے لئے ہم آپس میں مل کر چلتے ہیں۔ سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ حقائق کے برعکس کوئی بات نہیں کرنی اور کسی کی دل آزاری نہیں کرنی۔ میں نے اپنی اس commitment کو پورا کرتے ہوئے صرف اور صرف وہی بات کی ہے جو تاریخی حقائق ہیں۔اگر میں نے کچھ غلط کہا ہے تو اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں اور اگر کسی میرے بھائی یا بہن کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر یہ گزارش کرتا ہوں کہ آئیں اداروں کا احترام سیکھیں، افواج پاکستان یا عدلیہ سب اداروں کا احترام کیا جائے کیونکہ اداروں کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ آئیں اس commitment کو پورا کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر یہ کہوں گا کہ خالی زبانی کلامی باتیں کرنا کافی نہیں بلکہ عملی طور پر ایسا کرنا ہوگا اگر آپ کہتے ہیں تو ہم افواج پاکستان اور عدلیہ کے حق میں قرارداد لے کر آتے ہیں۔ ہمارے جو بھائی اداروں کی تکریم کی بات کرتے ہیں ہم ان کو most welcome کہتے ہیں اور ہم ان کا ساتھ دیں گے۔ خُدا کے لئے ہمیں اپنے ذاتی مفادات کی خاطر اداروں کو کبھی تنقید کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے اور ہمیں اشارتاً، کنارتاً بھی اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک clarification کرنی چاہتا ہوں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ میں نے ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! سوموار والے دن لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو فلور دیا جائے گا اور آپ پوری تسلی سے بات کر لیجئے گا۔ جناب محمد الیاس! آپ بھی سوموار کو بات کر لیجئے گا۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 12۔اکتوبر 2020 بوقت 2:00 بجے دوپہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،12۔اکتوبر2020

(یوم الاثنین،24۔صفر المظفر1442ھ)

سترہویں اسمبلی: پچیسواں اجلاس

جلد 25 : شمارہ 2

115

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12۔اکتوبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس(ترمیم) (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم) (تدارک وکنٹرول)وبائی امراض پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب2020

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب2020ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

116

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) عام بحث

مندرجہ ذیل پر عام بحث جاری رہے گی:

(i) پرائس کنٹرول؛ اور

(ii) امن وامان

117

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

سوموار،12۔اکتوبر2020

(یوم الاثنین،24۔صفر المظفر1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر 38منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ
هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

سُورَۃُالاعلیٰ آیات14 تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دُنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم)ہے(18)(یعنی)ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
شاہِ دوسرا جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
ہزاروں انبیاء آئے ہزاروں رہنما آئے
حبیب کبریا ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
تمام اوصاف کی تکمیل کی خاطر انہیں بھیجا
رسولِ مجتبیٰ ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا
صحیفوں اور کتابوں میں زمین و آسمانوں میں
خاتم الانبیاء ﷺ جیسا کوئی آیا نہ آئے گا

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1889 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال نمبر 1268 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1418 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک کی تعمیر و لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***1418: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک پختہ کرنے کی منظوری کب ہوئی اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے مزید تحصیل و ضلع ساہیوال احاطہ زمان شاہ، نورن کے ڈھکو، شریں موڑ، بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ عارفوالا روڈ کی منظوری ہوئی تھیں؟

(ب) مذکورہ سڑک (یعنی چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک کی تعمیر پر کل کتنی لاگت سے کام شروع کیا گیا ان پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے اور ان کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار کو کب دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑک پر صرف مٹی اور بجری ڈال کر کام کو ادھورا چھوڑ دیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک اور دوسری سڑکوں کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تحصیل دیپالپور سڑک کو پختہ کرنے کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی احکامات جاری ہوئے اور نہ ہی کسی سکیم کی منظوری محکمہ ہائی وے کو دی گئی۔ مزید برآں تحصیل و ضلع ساہیوال میں ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ان سڑکات کو پختہ کرنے کے لئے کوئی رقم مالی سال 2019-20 میں مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کے بارے میں تھوڑا سا آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ علاقے ہیں جن کی سڑکوں کے بارے میں پوچھا تھا کہ ان کی منظوری کب ہوئی اور اس پر محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! اس میں یہ پوچھا تھا کہ تحصیل دیپالپور (اوکاڑہ) چک عمر سکھا لادھو کا سے اٹاری تک سڑک پختہ کرنے کی منظوری کب ہوئی اس کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے۔

جناب سپیکر! مزید تحصیل و ضلع ساہیوال احاطہ زمان شاہ، نورن کے ڈھکو، شریں موڑ، بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ عارفوالا روڈ کی منظوری کب ہوئی تھیں؟

جناب سپیکر! اس میں جز(الف) کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو جواب آیا ہے اس میں انہوں بالکل ہی جواب دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کا جواب بالکل غلط ہے۔ میں یہ متعلقہ منسٹر سے یا جو بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں جنہوں نے آج جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم 18-2017 میں approved ہوئی اس میں کام شروع ہوا اور اس کو نئے پاکستان میں revalidate نہیں کیا گیا تو مہربانی فرمائیں کہ کام کرنا اور نہ کرنا تو بعد کی بات ہے لیکن ہاؤس میں جواب تو درست دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز فاضل ممبر کو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں on the floor of the House جو بیان کروں گا اس کو honor بھی کروں گا۔

جناب سپیکر! اس کا جواب ہے کہ چک عمر سکھا لا دھو کا سے اٹاری تحصیل دیپالپور تک سڑک پختہ کرنے کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی احکامات جاری ہوئے اور نہ ہی کسی سکیم کی منظوری ہائی وے کو دی گئی۔ مزید برآں تحصیل و ضلع ساہیوال میں ان سڑکات احاطہ زمان شاہ نورن کے ڈھکو شیریں موڑ بلے والا اور اڈا شہبیل از پاکپتن روڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ معزز فاضل ممبر جو بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ مرمت کا کام ہوا ہے یا جو کچھ ہوا ہے۔ یہ سکیم ہائی وے کو دی گئی ہے اور نہ ہی یہ ہائی وے کی سکیم ہے۔ پتا نہیں کہ معزز ممبر کہاں سے یہ سوال لے کر آئے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک تو میں فاضل ممبر کو جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کو بتا دوں کہ یہ اسی پنجاب سے متعلقہ سوال ہے کہیں اور سے نہیں ہے بلکہ پنجاب کے علاقے سے ہے اور میرے حلقے سے ہے۔

جناب سپیکر! Secondly یہ کہ میں ان کا چیلنج on the floor of the House قبول کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 18-2017 میں L-9-110 سے یہ سڑک احاطہ زمان شاہ، جوتے، لالے، گنگیجا، یہ جو سڑک جا رہی ہے یہ approved سکیم ہے اس پر پتھر پڑا ہوا ہے۔ مواصلات و تعمیرات نے وہاں پر کام شروع کیا تھا تو بدقسمتی کہہ لیں کہ وہ گورنمنٹ کے آخری دن تھے جب نیا پاکستان کی باری آئی تو ہماری اس سڑک کا پُرسان حال نہیں ہے وہ پتھر جو پڑا ہے وہاں پر لوگ اتنے پریشان ہیں اڑھائی سال ہو گئے لیکن وہاں پر کوئی پُرسان حال نہیں ہے تو میں on the floor of the House یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کو چیک کرا لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی فرما دیں کیونکہ انہوں نے چیلنج کیا ہے تو میں نے قبول کیا ہے لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں۔ یہ وہاں پر جائیں کیونکہ یہ تو پورے پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں میرے حلقے میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے commitment لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور اب میں اس تفصیل میں جاؤں گا۔ فاضل ممبر کو یہ پتا نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اس سڑک کو take up کیا تھا اور یہ مواصلات و تعمیرات سے سوال کر رہے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ ہے، مواصلات و تعمیرات اور ڈیپارٹمنٹ ہے تو ان کی میں یہ درستی فرمانا چاہوں گا کہ اگر لوکل گورنمنٹ میں یہ سڑک take up ہوئی تھی۔ یہ ان کا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق fresh question بنتا ہے۔ یہ سوال مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہیں بنتا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بڑا ذمہ دار ایوان ہے اگر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ ہمیں ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے انہوں نے بہت بڑی بات کر دی ہے۔ میں اس floor پر کھڑے ہو کر پارلیمانی سیکرٹری کو چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ اپنا ریکارڈ درست فرمائیں، انہیں اپنے محکمہ کا پتا ہی نہیں ہے کہ یہ کیا جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سڑک مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کے under منظور ہوئی اور مواصلات و تعمیرات نے ہی وہ کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کو دوبارہ چیلنج کر رہا ہوں میں اس لئے reiterate کر رہا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں اور یہاں سے جو فاضل ممبر وہاں جائیں وہ جا کر اُسے چیک کریں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری مجھے کہہ رہے ہیں کہ فلاں محکمہ کا سوال ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ specific مواصلات و تعمیرات نے وہاں پر کام کیا ہے اور نئے پاکستان میں اس کو فنڈز نہیں ملے تو میرے سوال کا جواب تو صحیح دے دیں کہ یہ سڑک مواصلات و تعمیرات نے approve کی تھی اور مواصلات و تعمیرات کا وہاں پر پتھر پڑا ہوا ہے۔ وہاں پر غریب لوگ، کسان، مزدور جو گھروں کو جاتے ہیں اور آتے ہیں اُن کے جا کر حالات دیکھیں اور یہ فرما رہے ہیں۔ مجھے پتا ہی نہیں ہے میں انہیں کہتا ہوں انہیں محکمہ کا بالکل نہیں پتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مجھے چیلنج کیا ہے on the floor of the House میں یہ بات پھر own کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کا سوال پڑھیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کو مخاطب ہیں اور جواب مواصلات و تعمیرات سے لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر میرے بھائی ہیں اگر کوئی سکیم approval ہوئی ہوتی تو میں یہاں بالکل جواب دیتا۔ یہ لوکل گورنمنٹ کا سوال ہے، لوکل گورنمنٹ نے یہ سڑک take up کی تھی اگر اس کو پڑھ لیا جائے تو یہ مخاطب ہی لوکل گورنمنٹ کو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے دو ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرا سوال تو ہے نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ نے کوئی تجاویز دینی ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو چیلنج کیا ہے میں نے اُسے قبول کیا ہے یہ لوکل گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر کام کیا ہے اور یہ مان ہی نہیں رہے ہیں۔ میرے پاس اور تو کوئی حل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف ایک submission کی ہے کہ یہ جو پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House غلط بات کر رہے ہیں اس معاملہ پر ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں کمیٹی نہیں بن سکتی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو غلط ہو اُس کے لئے جزا سزا رکھیں جو میں نے سوال کیا ہے وہ اتنا اہم سوال ہے پبلک کے مفاد میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر کو جواب چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! اگر آپ سوال پڑھ لیں معزز ممبر لوکل گورنمنٹ کو مخاطب ہیں اور جواب مواصلات و تعمیرات سے لے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا تو مواصلات و تعمیرات سے سوال ہے آپ اس سوال کو پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں ان کا جو on the floor of the House چیلنج ہے میں اُسے قبول کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک !اس سوال کو pending کر دیا ہے اس کو چیک کر لیتے ہیں۔اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سوال نمبر 1881 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ کے علاقہ
میانی تا بھرتھ شرقی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***1881: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک کب بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت اس وقت تسلی بخش نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو کارپٹ سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک Pak PWD نے بنائی ہے۔

(ب) تعمیر و چوڑائی و بہتری سڑک میانی تا پکھووال سڑک بشمول بھرتھ شرقی اور لنک جیون وال لمبائی 8.30 کلومیٹر (گروپ نمبر 1 کلومیٹر 0.00 تا 2.00 کلومیٹر اور بھرتھ شرقی 2.78 کلومیٹر مورخہ 08.02.2018 کو منظور ہوئی اور متذکرہ بالا گروپ نمبر 1 میسرز نذیر لک اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر C/63-4760

مورخہ 18.04.2018 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 59.785 ملین روپے تھی۔ مالی سال18-2017 میں 10.00 ملین فنڈز مہیا کئے گئے جس سے 1.022 کلومیٹر ABC کارپٹ کی گئی اور بھرتھ شرقیwidening portion میںsub baseڈال دیا گیاہے مالی سال19-2018میں مذکورہ سڑک کے فنڈز مہیانہ کئے گئے اور موجودہ مالی سال20-2019 میںADP میں بھی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے کام بند پڑاہے مذکورہ سڑک کاجو حصہ تعمیر کیا گیاہے اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) یہ سڑکDDWP سرگودھانے مورخہ 01.02.2018 کو منظور کی تھی جس کی کل لمبائی 8.30 کلومیٹر ہے جس کا فیز۔II الاٹ شدہ ہے انتظامی منظوری کے مطابق بقیہ 187.270 ملین فنڈز مہیاہونے پر پوری سکیم مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!18-2017میں ایک سڑک تھی، تحصیل بھیرہ (سرگودھا)میانی تابھرتھ شرقی سڑک اگر آج سپیکر صاحب یا سیکرٹری صاحب ہوتے تو اُنہیں پتا ہے۔ یہ ایک لنک روڈ نکل رہی ہے جو بھیرہ سے منڈی بہاؤالدین کوinterconnect کرتی ہے اب اس کیimportanceاس طرح ہے کہ main cityجہاں سے یہ سڑک نکل رہی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے اس کا جواب دیا گیاہے کہ "ہم نے اس کیsub base ڈال دی ہے" یہ سڑک18-2017میں منظور ہوتی ہے 59 ملین اس کی ٹوٹل لاگت ہوتی ہے اس میں سے 10 ملین الاٹ کر دیا جاتاہے، الاٹمنٹ کرنے کے بعد محکمہ 10 ملین کے اندر اس کا ایک sub portionبنادیتاہے۔

جناب سپیکر!اب مزے داری کی بات یہ ہے کہ محکمہ جوportion بناتا ہے تو وہ portionشہر کوconnect کرتاہے اور نہinterconnect ضلع منڈی بہاؤالدین کو کرتا ہے وہ درمیان میں سے ایک کلومیٹر کی سڑک بنادی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! مزے داری کی بات یہ ہے کہ اس سڑک پر موٹر سائیکل کی ایک بھی دُکان نہیں تھی، گاڑی کے پنکچر کی ایک بھی دکان نہیں تھی اب دو سال ہو گئے ہیں الحمد للہ میری پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست ہو گی کہ اگر وہاں وزٹ کریں تو پنکچر لگانے والی بیس دُکانیں کھل گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس میں عرض یہ ہے جو میرا ضمنی سوال ہے کہ I am sure کہ کوئی ایسی possibilities ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس وہ پیسے نہیں ہوں گے obviously اگر نہیں ہوں گے تو شاید یہ اُس وجہ سے دے نہیں سکے۔ یہ ایک ایم پی اے کے حلقے کی ایک سٹوری ہے۔

جناب سپیکر! میرے آگے بھی دو سوال ہیں تو مواصلات و تعمیرات جو کہ پنجاب کا ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے I am sure کہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری بھی یہاں آئے ہوں گے اس ڈیپارٹمنٹ نے کیا پالیسی بنائی ہے کہ جو ایسی سڑکیں ہیں جن کی sub base ڈل چکی ہے، جس طرح میرے fellow colleague نے بھی یہ request کی ہے کہ ہم پالیسی define کریں۔ اس کے بعد پیسوں والی بات نہ کیجئے گا وہ تو understandable چیز ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم نہیں لگا سکے so that attitude now needs to be changed as well ذرا پالیسی بیان کریں کہ ڈیپارٹمنٹ کس طرف جا رہا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کیا ہے پورا پنجاب کھنڈرات بن گیا ہے جہاں پر پنکچر کی ایک دُکان نہ تھی وہاں پر پچیس دُکانیں بن گئی ہیں اور لاء اینڈ آرڈر situation بھی create ہو گئی ہے کہ گڈی خراب ہوندی اے اُتوں چور پے جاندے نیں، چور پیندے نیں تے اُتوں پنکچر لگوانے پے جاندے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بہت اچھا سوال کیا اب میں آپ کو کیا گزارش کروں کہ یہ سڑک جس کا جز (الف) میں پوچھا گیا ہے تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میانی تا بھرتھ شرقی سڑک کب بنائی گئی تھی؟ ایک تو معزز ممبر سوال کرتے وقت سوچ لیا کریں یا یہ بتا دیا کریں کہ یہ سڑک Pak PWD جو فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے اُس نے take up کی تھی۔

جناب سپیکر!اگر میں اس کی تفصیل میں جاؤں تو میں معزز ممبر کو یہ بھی بتا دوں کہ تحصیل بھیرہ(سر گودھا)میانی تا بھر تھ شرقی سڑک محکمہ ہذا نے نہیں بنائی البتہ کسی دوسری ایجنسی نے بنائی تھی جو کہ Pak PWD federal subject ہے گروپ نمبر1 تعمیر و چوڑائی و بہتری سڑک میانی اس کی لمبائی 8.30 کلو میٹر اور گروپ نمبر2 بھی انہیں بتا دیتا ہوں 2.78 کلو میٹر منظور ہوئی ہیں۔انہیں کمپنی کا بھی بتا دیتا ہوں متذکرہ بالا گروپ نمبر1 میسرز نذیر لک اینڈ کمپنی نے بنائی تھی۔

جناب سپیکر!میں حیران ہوں معزز ممبر مہربانی کر کے Pak PWD سے دریافت کریں اور میرے یہ بھی علم میں ہے کہ آپ ممبر قومی اسمبلی بھی رہے ہیں کہ Pak PWD ڈیپارٹمنٹ federal subject ہے یہ provincial subject ہی نہیں ہے جن کا معزز ممبر سوال کر رہے ہیں۔شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کا جواب سنا ہے یہ جواب لطیفے سے کم ہے ؟اتنا ٹائم نکال کے 400 کلو میٹر دور سے ہم یہاں آتے ہیں میں ایک حلقہ سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اگر ایم پی اے بنا ہوں تو میں جب آپ سے سوال حلقہ پی پی۔72 کا پوچھوں اور پارلیمانی سیکرٹری جواب حلقہ پی پی۔74 کا دیں۔

جناب سپیکر!میں نے کہا ہے کہ جو آپ کا institution ہے یا محکمہ ہے اُس کی پالیسی کیا ہے آپ ان کے محکمہ والوں سے آج یہ پوچھیں کہ یہ جو اتنا ٹائم توڑ کر آگئے ہیں ان سے صرف ایک سوال کریں کہ ایک سوال کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے اور میرے سوال کی باری ذمہ داری انہوں نے Pak PWD پر ڈال دی ہے۔اسے مان لیتے ہیں کہ ذمہ داری ڈال دی ہے لیکن یہ جواب کے اندر پوری اسمبلی کے بزنس سے عوام کے taxpayer کو کروڑوں روپے کا ٹیکہ لگ رہا ہے تو اتنی دور سے منسٹر صاحبان یا پارلیمانی سیکرٹری صاحبان صرف ہاؤس کو یہ بتانے آتے ہیں کہ یہ Pak PWD سے پوچھ لیں، یہ لوکل گورنمنٹ سے پوچھ لیں، یہ فلاں سے پوچھ لیں۔اس بات کو آپ جواب کے اندر لکھیں جب جواب کے اندر یہ لکھا ہو گا تو میں آپ سے سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے سوال نہیں کروں گا کہ سڑک کہاں سے بنی ہے۔ میں متعلقہ محکمے سے جا کر سوال کروں گا۔ آپ یہاں پر جو ڈیپارٹمنٹ سے سیکرٹری صاحب آئے ہیں اُن سے پوچھیں۔ اگر یہ Pak PWD کے under ہے تو یہ پھر اپنے جواب میں لکھ دیتے کہ یہ سوال مواصلات و تعمیرات کے متعلقہ نہ ہے لہٰذا متعلقہ ایم پی اے سے بولیں کہ وہ متعلقہ محکمے سے سوال کر لیں۔ آپ دیکھیں کہ اس طرح تو کوئی بھی سوال complete نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے محکمے کی پالیسی پوچھی ہے کہ کیا پالیسی ہے؟ مواصلات و تعمیرات کے under جو سڑکیں ہیں ان پر sub base ڈالا ہوا ہے جو کہ ان کے under ہیں۔ اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو خدارا پنجاب کی اس عوام کو بتائیں کہ ہم لوگ نالائق اور نااہل ہیں لہٰذا ہم سے کوئی کام بھی نہیں ہوتا۔ اگر آپ سے کوئی کام نہیں ہو سکتا تو آپ ہمیں پالیسی define کریں۔ اگر ہمیں پالیسی کے بارے میں ہی نہیں پتا چلے گا تو ہم صوبہ پنجاب کو کس طرح آگے لے کر چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو آج اپنی واضح پالیسی بھی اور سب کچھ بتا دیتا ہوں کہ اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ میری بات سن لیں میں بھی اپوزیشن بنچز پر بیٹھتا رہا ہوں میں کوئی نیا ممبر نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اپنی بات کو repeat کر رہا ہوں کہ یہ سڑک Pak PWD نے بنائی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے پارلیمانی سیکرٹری کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج میں کھل کر بات کروں گا اور اپنی دیانتدارانہ رائے دوں گا کہ اگر آپ روڈ سیکٹر کو دیکھ لیں تو پچھلے دس سالوں میں میٹرو بس اور نج لائن ٹرین کے علاوہ پورے پنجاب میں کہیں بھی کوئی سڑک بنتی نظر نہیں آئی۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! یہ صرف ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے یہ overall پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ آپ جہاں بھی جائیں یا جس مرضی شہر میں جائیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال ہے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! رانا محمد اقبال خان! ان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ پچھلے دس سالوں میں کسی ایک سڑک کو بھی take up نہیں کیا گیا آپ ریکارڈ کھول کر دیکھ لیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنی بات کو مختصر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں کہ ایم اینڈ آر میں پیسا ہوتا ہے جس سے سڑکوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ میں غلط بات نہیں کروں گا میں اپنی بات کو repeat کروں گا یہ چاہے جتنا مرضی شور کر لیں۔ ایم اینڈ آر کے لئے دس سالوں میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! اب ہماری حکومت نے ایم اینڈ آر کے لئے پیسا رکھا ہے اور انشاءاللہ جو سڑکیں پورے پنجاب میں repairable ہیں ان کو ہم بہت جلد repair کرنے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ اب بڑی interesting بات ہو گئی ہے یہ صرف کلمہ پڑھ کر یہ بات کہہ دیں کیونکہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے کہ دس سال میں ایم اینڈ آر کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا گیا۔ یہ جو ایم اینڈ آر کی بات کر رہے ہیں اس کی تین سال کی maintenance اور سکیورٹی والے پیسے ابھی تک ان کے ادھر ہی ہیں جو patch خراب ہوتا ہے ابھی بھی وہ اس کو

repair کرتے ہیں۔ آپ کیسی بات کر رہے ہیں، آپ کوئی خدا کا خوف کھائیں ؟ آپ اتنے بڑے ہاؤس میں اس طرح کی بات کر رہے ہیں کہ دس سالوں میں ایک سڑک بھی نہیں بنی۔

جناب سپیکر !اڑھائی سالوں میں آپ نے پورے پنجاب کو کھنڈر بنا دیا ہے ان اڑھائی سالوں میں آپ نے بنی ہوئی سڑکیں توڑ دیں اور الٹا آپ یہ فرمارہے ہیں کہ ہماری یہ پالیسی ہے کہ دس سالوں میں کوئی سڑک بنائی ہی نہیں گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک !یہ لعنت والی بات نہ کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر !میں نے کہا ہے کہ جو جھوٹ بولے اس پر لعنت۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سڑک اب Pak PWD میں چلی گئی ہے تو اب ہمارے لائق کیا حکم ہے آپ رولنگ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک ! آپ fresh question دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر !سوال تو ابھی بھی دیا ہوا ہے لیکن وہ تو ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک !اب جو ان کے ماتحت ادارہ ہو گا تو وہ اس سے ہی کام لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر !محکمہ تو کہہ رہا ہے کہ میانی تا پکھووال سڑک کا sub base ڈال دیا گیا ہے یہ جواب ان ہی کے محکمے نے دیا ہے یہ میں نے تو نہیں دیا لہٰذا یہ لکھ کر دے دیں کہ یہ سڑک Pak PWD کے under آتی ہے اور مواصلات و تعمیرات کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر !ان کو میری بات سمجھ میں ہی نہیں آرہی۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب میں نے اسی وقت دے دیا تھا کہ یہ سڑک Pak PWD نے take up کی تھی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر ! ہم کس کے پاس جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ fresh question دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ہم نے جواب دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال نمبر 2210 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! سوال نمبر 2245 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: جی ٹی روڈ چک نمبر 6/4 ایل سے
دربار حضرت کرمانوالہ تک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2245: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ جی ٹی روڈ اوکاڑہ چک نمبر 6-L/4 سے دربار حضرت کرمانوالہ تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کب بنائی گئی، اس پر کتنی لاگت آئی اور کس کمپنی کو اس سڑک کا ٹھیکہ دیا گیا؟

(ج) مذکورہ سڑک کے لئے 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ سڑک کی جلد از جلد تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ٹی روڈ اوکاڑہ چک نمبر 6-L/4 سے دربار حضرت کرمانوالہ تک کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تاہم جی ٹی روڈ جوادایونیو سے چونگی نمبر 7 تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی کل لمبائی 1.75 کلومیٹر ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک 1982 میں تعمیر کی گئی تاہم اس کی دورویہ (Dualization) تعمیر مندرجہ ذیل حصوں میں مختلف ادوار میں کی گئی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	سیکشن	نام ٹھیکیدار	سال	لاگت (ملین روپے)
1	دورویہ تعمیر اولڈ جی ٹی روڈاز راوی فلنگ سٹیشن تاریلوے پھاٹک چک نمبر 1/4-L (لمبائی 1.55 کلومیٹر)	خالد اینڈ برادرز	2007-08	29.981
2	دو رویہ تعمیر اولڈ جی ٹی روڈاز جواد ایونیو تا ریلوے پھاٹک چک نمبر 1/4-L چونگی نمبر7 تاپل 4/L نہر (لمبائی 3.60 کلومیٹر	فضل انجینئر نگ کارپوریشن	2013-14	136.970

(ج) چونکہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن ساہیوال کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہذا مالی سال19-2018 میں بجٹ میں بطور خاص اس سڑک کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑک کی رواں مالی سال سے مرحلہ وار تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کا محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سڑک کب سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کب تک یہ سڑک مکمل کرلی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے بہت اچھا سوال کیا ہے اور انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑک مکمل کردی جائے گی۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں ان کی بات کو سن نہیں سکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنی بات کو repeat کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ فنڈز کی دستیابی پر یہ سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ اوکاڑہ کی مین شاہراہ ہے۔ اس پر اوکاڑہ کی زرعی انڈسٹری ہے اور پورے شہر کی آمدورفت اسی سڑک سے ہے۔ اوکاڑہ سے دو منسٹر صاحبان ہیں ایک منسٹر ابھی اعجاز عالم صاحب ہاؤس میں موجود ہیں اور دوسرے منسٹر صمصام بخاری ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہماری حکومت میں اس سڑک پر ایک پُل بنا اور جس کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ گئی تو اس کے بعد آج اڑھائی سال ہونے کو ہیں اس سڑک پر نہ کوئی پیچ ورک کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کی طرف کوئی توجہ دی گئی ہے۔ آپ تصور کریں کہ مین جی ٹی روڈ پر صرف ایک طرف ٹریفک چل رہی ہے۔ وہاں جی ٹی روڈ پر پندرہ پندرہ، بیس بیس منٹ ٹریفک جام رہتی ہے لہٰذا کم از کم اس سڑک کو repair ہی کروا دیا جائے تاکہ سڑک پر ٹریفک چلنے کے قابل تو ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس سڑک کو جلدی ٹھیک کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں ان کو کہوں گا کہ یہ مجھ سے مل لیں اور مجھے تفصیل فراہم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ پارلیمانی سیکرٹری سے مل کر ان کو تفصیل فراہم کر دیں تاکہ وہ اس پر جلدی کام شروع کروا دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بے چارے یہاں پر سوالات کے جوابات دینے آجاتے ہیں لیکن منسٹر صاحب تشریف نہیں لاتے کیونکہ میں نے آج تک کبھی وزیر مواصلات کو ہاؤس میں دیکھا ہی نہیں کہ انہوں نے بھی کبھی سوالات کے جوابات دیئے ہوں۔ منسٹر صاحب ان کو بھیج دیتے ہیں اور ان کی تیاری نہیں ہوتی لہٰذا میرا ان کے ساتھ ملنے کا کوئی تُک نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ written detail مجھے دے دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر!میں100 مرتبہ ان کو written دینے کو تیار ہوں لیکن سڑک پھر بھی ان سے repair نہیں ہوئی۔ دو منسٹر صاحبان جن کا تعلق اسی شہر سے ہے لیکن ان سے بھی سڑک repair نہیں کروائی جا رہی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر !جناب شہاب الدین خان ساڈے لئی انتہائی قابل احترام نیں لیکن سردار محمد آصف نکئی سخت زیادتی کر گئے نیں مینوں لگدا اے کہ فائلیں وی ڈھنگ نال نہیں بھیجیاں اس تے ساڈا شدید احتجاج اے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان میرے چھوٹے بھائی ہیں، میں بڑا up right ہو کر آیا ہوں ہمارے جواب ٹھیک ہیں یہ اپنی غلطیوں کو درست کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر2819 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: علاقہ پل گری تا محمد پور
نوناریاں سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2819: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل رحیم یار خان کے علاقے پل گری تا محمد پور نوناریاں سڑک گزشتہ کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہیڈ دیگی بنگلہ، محمد پور، آباد پور شیخ واہن آنے جانے والے علاقہ مکینوں کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ روڈ کو کب تک از سرنو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی کشادگی جون2020میں مکمل کرلی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!میں نے اپنے حلقے تحصیل رحیم یار خان کے علاقے پل گری، محمد پور اور موضع نوناری جو کہ یونین کونسل عباس پور میںlie کرتے ہیں اس کی روڈrepair کے حوالے سے6۔اگست2019 کو سوال جمع کرایا تھا جس کا مجھے جواب دیا گیا ہے کہ درست نہ ہے۔یہ بات ٹھیک ہے چونکہ جب میں نے یہ سوال جمع کرایا تھا۔This road was badly needing repairاور میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ میرے ایم پی اے کے حلقے میںlie کرتا ہے جبکہ اس particularیونین کونسل کے ایم این اے مخدوم خسرو بختیار ہیں توI believe جب یہ سوال addressہوا تو اس روڈ کیrepairہو چکی ہو گی۔

Mr Speaker! I have no further question about this road. When I addressed this question it was not repaired but now, it has been repaired. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔اگلا سوال صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر3266 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ تا ملکوال مین روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3266: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (ضلع سرگودھا) بھیرہ تا ملکوال مین روڈ میانی شہر سے ملکوال تک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑ چوک پر سڑک پر ایک سے دو فٹ کے گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور جہاں کئی ماہ سے مین سڑک پر پانی کھڑا ہے مین سڑک پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا چلنا انتہائی دشوار ہے بلکہ پیدل گزرنا بھی بہت مشکل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مین سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑ چوک پر سڑک کی حالت خراب ہے، فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) سڑک کی از سر نو تعمیر فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جس سڑک کے حوالے سے سوال جمع کرایا تھا اس کا بڑا interesting جواب آیا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم آگے چلیں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھ لیجئے گا کہ کیا یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے under ہی آتا ہے یا پھر اس کے لئے بھی ہم نے کوئی اور محکمہ ڈھونڈنا ہے اور ان کے دروازے کھٹکھٹانے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز(الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ میانی بلال کالونی اور مڈھ موڑ چوک پر سڑک کی حالت خراب ہے فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ سڑک کی از سر نو تعمیر فی الحال کسی ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔یہ سڑک موٹر وے انٹر چینج سے نکل رہی ہے اور تین اضلاع منڈی بہاؤالدین، جہلم اور سرگودھا کو connect کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!اب تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کی بات آ گئی ہے ۔ پورے پنجاب کی main سڑکوں کے targets, SOPs اور فنانس کے بارے میں ڈیپارٹمنٹ کی کیا جامع پالیسی ہے اسے define کر دیں اور ادھر ادھر نہ جائیں کہ یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا بلکہ یہ بتائیں کہ ان کے محکمے کی ہائی ویز کے بارے میں کیا پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے ایک سڑک کے لئے حکم دیا تھا وہ مکمل ہو گئی ہے۔اگر ان کا یہ سوال پالیسی کے متعلق ہے تو fresh question ڈالیں ہم مواصلات و تعمیرات کی پوری پالیسی، پورے فنڈز اور پنجاب بھر میں فنڈز کی کہاں کہاں distribution ہوئی ہے بتانے کے لئے تیار ہیں۔انہوں نے سوال کچھ پوچھا تھا اور اب جواب کچھ اور مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے
لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ جناب شہباز احمد نے ڈیسک بجایا)

جناب صہیب احمد ملک: جناب شہباز احمد! جواب آ جائے پھر تالیاں وی مار دینا ابھی جواب آلین دیو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ Chair سے بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ کچھ ممبران کا کس طرح کا attitude ہے؟ محکمہ جواب دیتا ہے کہ یہ سڑک درست نہ ہے، یہ مین ہائی وے ہے تو پھر میرا حق بنتا ہے کہ پنجاب کی پالیسی بتائیں لیکن آپ specifically اس سڑک کی ہی پالیسی بتا دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کی انتہائی عزت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پالیسی تو پورے ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے ایک سڑک کی تو نہیں ہوتی۔ انہوں نے صحیح کہا ہے کہ آپ سوال ڈال دیں جو بھی پالیسی ہے، ٹوٹل بجٹ اور repair کے لئے جتنا پیسا رکھا ہوا ہے پوری تفصیل آپ کو دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ٹٹیاں ہویاں سڑکاں دا کی کریئے؟ پھر تسیں ای ٹٹیاں سڑکاں دا کچھ دسو، جہڑیاں بنیاں ہویاں سڑکاں اڑھائی سال توں ٹٹ گیاں نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جواب نہیں پڑھا؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!! جواب میں تو کچھ بھی نہیں ہے، یہی ہے کہ فنڈز آئیں گے تو کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنڈز available ہوں گے تو کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پھر پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ فنڈز available نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! فنڈز کب تک available ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر اپنے سوال سے ہٹ کر جواب مانگنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ واقعی یہ سڑک درست حالت میں نہیں ہے، فنڈز کی دستیابی پر ہم اس کا کام شروع کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کب تک کام شروع کرائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی پر کام شروع ہو گا۔

جناب صہیب احمد ملک:جناب سپیکر!ایک سال گزر گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب سپیکر! ہم نے جناب صہیب احمد ملک کی ایک سڑک repair کروا دی ہے۔ یہ ہر سال ایک سڑک تو نہ مانگیں۔

جناب صہیب احمد ملک:جناب سپیکر!میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔No suggestion آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک:جناب سپیکر!آپ کے فائدے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میرے فائدے میں نہیں، آپ ان کو لکھ کر دیں بھیرہ میں میرا کیا فائدہ ہونا ہے ؟جناب صہیب احمد ملک!آپ تجویز لکھ کر دیں۔ اگلا سوال نمبر3332 محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!2002 سے 2008 کی جو اسمبلی تھی اس میں جناب محمد محسن لغاری ایم پی اے تھے اور اب بھی ہیں وہ اکثر اوپر جا کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ سپیکر کی Chair پر چودھری محمد افضل ساہی تھے انہوں نے جناب محمد محسن لغاری کو مخاطب کیا کہ آپ اوپر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں مجھے جو یاد پڑتا ہے جناب محمد محسن لغاری نے کہا کہ چونکہ میرے جنوبی پنجاب کے کچھ issues ہیں اس لئے میں as a protest اوپر بیٹھتا ہوں۔ شاید مجھے وہ صحیح الفاظ یاد نہ ہوں۔ جو دوست 2002 کی اسمبلی میں تھے انہیں یاد ہو گا۔ ابھی بھی ہمارے ایک معزز ممبر اوپر بیٹھے ہیں، میرے ذہن میں آ رہا تھا کہ یہ ویسے بیٹھے ہیں یا ان کا کوئی issue ہے جس پر یہ احتجاج کر رہے ہیں لہٰذا ان سے پوچھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر مہندر پال سنگھ اپنی will سے اوپر بیٹھے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔Order in the House۔جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3349 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے سندھ کے اوپر شیخ پل کی فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

*3349: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ پر روجھان اور رحیم یار خان کو ملانے کے لئے شیخ خلیفہ پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل کے دونوں اطراف اپروچ روڈ مکمل طور پر فنکشنل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل تیار ہونے اور روڈ تیار / فنکشنل ہونے کے باوجود درمیانی پانچ سات کلو میٹر سیلابی ایریا میں بند اور روڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے پل کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت مذکورہ پل کو کب تک فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) پل کے دونوں اطراف اپروچ روڈز مکمل نہ ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ اپروچ روڈز دونوں طرف کی مکمل نہ ہیں اس لئے عوام کو فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

(د) حکومت بقایا اپروچ روڈز اور گائیڈ بنک کی منظوری کے بعد فنڈز کی دستیابی پر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ سوال جتنا میرے لئے اہمیت کا حامل ہے شاید اس سے زیادہ آپ کےconcerning ہے۔This question is pertaining to the Sheikh Khalifa Bridge that was constructed to connect district Rajan Pur and district Raheem Yar Khan in fact آپ کی ہوم تحصیل روجھان کو رحیم یار خان سے connect کرنے کے لئے علاقے کا یہ ایک بہت ہی دیرینہ مسئلہ تھا جس کے پیش نظر اس پل کی تعمیر کی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے موجودہ گورنمنٹ کے اڑھائی سال کے عرصے میں اس کیconnecting roadsاب تک نہیں بنیں۔I might be wrong مگر میرے خیال میں اس پل پر 7۔ارب روپے سے زیادہ کی لاگت آئی تھی جبexchequer سے اتنیheavy amount ایک پل کی تعمیر پر خرچ کی گئی توI believe کہconnection roads بنانے پر دسواں حصہ بھیrequired نہیں ہو گا لہٰذا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ اس کیconnecting roads کب تک بن جائیں گی اور اسے کب تک فنکشنل کر دیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! چونکہ مجھے اس ساری چیز کا علم ہے، یہ پلwholly solely یو اے ای گورنمنٹ نے بنائی تھیand there was an agreement between the Punjab Government and UAE Government کہ اس کےconnecting roads وہ بنائیں گے اور اس کےbanks وغیرہ بھی بنائیں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ پچھلی گورنمنٹ سارے فنڈز ادھر سے واپس لے کر یہاں لاہور میں لگا دیئے لیکن ہم اب امید کرتے ہیں کہ اسtenure میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! آدھے سے زیادہ جواب تو جناب نے دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میںon the floor of the House یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس پُل کے اطراف میں جو کام باقی ہے اس کے لئے آئندہADP میں فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہی امید رکھتا ہوں کہ ہم معاملات کو اس معزز ایوان کے فلور پر اُجاگر کرتے رہیں اور وہ addressہوتے رہیں۔ہم قطعی طور پر تنقید برائے تنقید کے حامل نہیں ہو سکتے۔جب ہم کسی مسئلے کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرواتے ہیں اور وہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو پھر ہم on the floor of the House اس کو appreciate بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔پانچ سے سات کلومیٹر area پر بند کی تعمیر ہونی ہے اور دونوں اطراف یعنی ضلع رحیم یار خان اور راجن پور کی طرف connective roads بھی بنی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری اور متعلقہ وزارت کے ارباب اختیار سے پھر request کروں گا کہ اس معاملے کو ذرا urgent بنیادوں پر take up کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے domain میں جو کام آتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ مالی سال کے ADP میں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں گے اور یہ کام ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کام کو جلد از جلد مکمل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! سوال نمبر3699 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال:ٹول پلازوں کی تعداد اور
سال18-2017اور19-2018میں موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3699:**جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل وضلع ساہیوال میں اس وقت کتنے ٹول پلازے کس کس جگہ پر واقع ہیں ان میں سے اس وقت کتنے فنکشنل ہیں؟

(ب) ٹول پلازہ قائم کرنے کا کیا معیار ہے یہ کس قانون کے تحت قائم کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں قائم ٹول پلازوں سے مالی سال 18-2017اور19-2018میں کل کتنی آمدن ہوئی تمام ٹول پلازوں کی پلازہ وار سالانہ آمدن کتنی ہے ہر ٹول پلازہ کی سالانہ آمدن کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات(جناب شہاب الدین خان):

(الف) تحصیل وضلع ساہیوال میں اس وقت مندرجہ ذیل تین عدد ٹول پلازے واقع ہیں اور تینوں فنکشنل ہیں۔

1. ٹول پلازہ چیچہ وطنی پل دریائے راوی۔
2. ٹول پلازہ قطب شہانہ پل دریائے راوی
3. ٹول پلازہ ساہیوال عارفوالہ روڈ نزد اڈا کمیر

(ب) ٹول پلازہ کے قیام کا مقصد حکومت کے ریونیو میں اضافہ کرنا ہے۔کسی بھی ٹول پلازہ کا قیام صوبائی کابینہ اور وزیر اعلیٰ کی منظوری کے تابع ہوتا ہے جبکہ حتمی منظوری جناب گورنر پنجاب کی طرف سے دی جاتی ہے جس کے بعد سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب مواصلات وتعمیرات ڈیپارٹمنٹ ٹول پلازہ کے قیام کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔

(ج) ضلع ساہیوال میں قائم ٹول پلازوں سے مالی سال18-2017 اور 19-2018 میں ہونے والی آمدن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سیریل نمبر	نام ٹول پلازہ	سالانہ آمدن برائے سال 2017-18	سالانہ آمدن برائے 2018-19
1۔	ٹول پلازہ چیچہ وطنی پل دریائے راوی	74.000 ملین روپے	92.311 ملین روپے
2۔	ٹول پلازہ قطب شہانہ پل دریائے راوی	یہ ٹول پلازہ مورخہ 11.12.2018 کو قائم ہوا	24.490 ملین روپے (201دن)
3۔	ٹول پلازہ ساہیوال عارف والہ روڈ نزد اڈا کمیر	یہ ٹول پلازہ مورخہ 06.09.2019 کو قائم ہوا	-

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ ٹول پلازہ قائم کرنے کا کیا معیار ہے اور یہ کس قانون کے تحت قائم کیا جاتا ہے؟ اس کا کوئی واضح جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ کس معیار کے تحت کون کون سی روڈز کے اُوپر ٹول پلازے بنائے گئے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری دونوں سوالوں کا اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے اس سوال کا تعلق محکمہ مواصلات وتعمیرات سے زیادہ محکمہ قانون سے ہے کیونکہ ایک enactment and statutory provision کے تحت ٹول پلازوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ٹول ٹیکس وصولی کے لئے کوئی نہ کوئی legislative measure کرنا پڑتا ہے۔ اس بارے میں on behalf of the Cabinet and Law Department وزیر قانون جواب دیں۔ ہوا یہ ہے کہ پہلے ایک ضلع میں ٹول ٹیکس کی وصولی کسی ایک پوائنٹ پر ہوتی تھی جبکہ اب ضلع کے اندر تین تین جگہوں پر ٹول ٹیکس کی وصولی شروع کر دی گئی ہے اور

وہاں پر permanent وصولی کے لئے شیڈ تعمیر کئے جانے تھے۔اس مقصد کے لئے کھدائی کی گئی ہے اور وہاں سے گرد و غبار کے پہاڑ اُٹھ رہے ہیں۔یہ بالکل شہری حدود کے ساتھ ہیں۔پورے پورے اربن ٹاؤن اس dust کے ساتھ اٹے پڑے ہیں۔اس جگہ پر کھدائی کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیاہے اور شیڈز کی تعمیر مکمل نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر!وزیر قانون بتادیں کہ کس قانون کے تحت یہ ٹول پلازے increase کئے گئے ہیں، کیا کابینہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا ہے،کوئی معاملہ اسمبلی میں آیا،کوئی subordinate legislation ہوئی اور کوئی پالیسی مرتب کی گئی ہے؟یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے لہٰذا اس کو ہر صورت resolve ہونا چاہئے۔It is not just a question. It could be answered. It needs to be addressed and resolved. بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے دو چیزوں کی بابت پوچھا ہے۔ایک تو انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ ٹول پلازے کس قانون کے تحت بنائے گئے ہیں؟یہ ٹول پلازے Highways and Bridges Ordinance 1959 کے تحت بنائے گئے ہیں۔اس کی کابینہ سے منظوری نہیں ہوتی بلکہ محکمہ کا اپنا ADP ہوتا ہے اور جو سڑکیں بنتی ہیں اسی میں bridges کو شامل کر کے ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔جہاں تک معزز ممبر کا یہ فرمانا ہے کہ اس کی تعمیر کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر!میں نے محکمہ کو ابھی کہا ہے،انہوں نے نوٹ کر لیا ہے اور انشاءاللہ اس کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!قصور دیپالپور روڈ پر ٹال ٹیکس للیانی،ٹال ٹیکس کھڈیاں اور ٹال ٹیکس راجو وال پر کھدائی ہونے کی وجہ سے مٹی کے پہاڑ اُٹھ رہے ہیں اور وہاں سے کسی انسان کے لئے گزرنا محال ہے لہٰذا اس جانب فوری اور خصوصی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے بڑا اچھا ضمنی سوال پوچھا ہے۔ میں جواب دینے لگا تھا لیکن انہوں نے وزیر قانون سے کہا کہ وہ جواب دیں۔ ٹول پلازوں کے حوالے سے معزز ممبر ملک محمد احمد خان کا concern بالکل جائز ہے۔ I agree with him. محکمہ کو اس بارے میں ہدایت کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب نوید اسلم خان لودھی کے ضمنی سوال کو سُن نہیں سکا لہٰذا مہربانی کر کے وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کو repeat کر دیتا ہوں۔ جواب کے جز (ج) کے سیریل نمبر 3 پر بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ٹول پلازہ ساہیوال عارفوالا روڈ نزد اڈا کمیر 06-09-2019 کو قائم ہوا۔ یہ ٹول پلازہ میرے اپنے حلقہ میں واقع ہے۔ میرے حلقہ کی دو یونین کونسلز کے لوگ یہ ٹول پلازہ cross کر کے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا اس بارے میں کیا معیار ہے، یہ ٹول پلازے ڈسٹرکٹ کے باہر کیوں نہیں بنائے گئے اور ضلع کے اندر یہ ٹول پلازے کیوں بنائے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! محکمہ ٹول پلازے Highways and Bridges Ordinance 1959 کے تحت بناتا ہے۔ ہر ضلع میں اسی قانون کے تحت ٹول پلازے بنائے جاتے ہیں۔ حکومت پنجاب جہاں ضروری سمجھتی ہے وہاں پر ٹول پلازہ بنا دیا جاتا ہے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شاید میرا سوال پارلیمانی سیکرٹری سمجھ نہیں سکے۔ یہ ٹول پلازے ضلع کی boundary کے اُوپر بنائے جانے چاہئیں تاکہ جو لوگ ضلع کی حدود سے باہر جائیں وہ ٹول ٹیکس ادا کریں اور جو لوگ ضلع کے اندر سفر کرتے ہیں وہ ٹول ٹیکس ادا نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس کی وضاحت فرما دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب سپیکر! ضروری نہیں ہے کہ ٹول پلازہ ڈسٹرکٹ کی boundary پر قائم کیا جائے بلکہ جہاں ضروری ہوتا ہے وہاں پر یہ قائم کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ستمبر 2019 کو پنجاب بھر میں گیارہ نئے ٹول پلازے establish کئے گئے ہیں۔ میرے پاس ان کا آرڈر موجود ہے۔جناب نوید اسلم خان لودھی نے ضلع ساہیوال کے حوالے سے سوال پوچھا ہے۔بنیادی طور پر ٹول پلازہ نئی بننے والی سڑک پر قائم کیا جاتا ہے۔یقیناً سڑک کی تعمیر میں حکومت کے فنڈز خرچ ہوتے ہیں تو اس پر ٹول ٹیکس لگایا جاتا ہے اور لوگ pay کرتے ہیں۔جن گیارہ پوائنٹس پر یہ نئے ٹول پلازے بنائے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی نئی سڑک نہیں بلکہ یہ سب پرانی سڑکوں پر ٹول پلازے قائم کئے گئے ہیں۔مختلف اضلاع میں پرانی اور ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر یہ گیارہ ٹول پلازے قائم کر کے عوام کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔کیا حکومت ان کو واپس لینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا ہے۔اس کا جواب دیتے ہوئے جب میں ان کے دور حکومت کی بات کروں گا تو حزب اختلاف کے بنچوں سے آوازیں آئیں گی۔جب کوئی سڑک repair نہ ہو تو وہاں سے ریونیو collect کرنا پڑتا ہے اور پھر وہی ریونیو اسی سڑک کی مرمت پر لگایا جاتا ہے۔ہم پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت صوبہ پنجاب میں سڑکیں بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں تو یہ کہوں گا، میں اگر اپنے ضلع کی بات کروں، اگر ڈیپارٹمنٹ مجھے اجازت دے تو میں وہاں پر چار ٹول پلازے لگا دوں۔

جناب سپیکر!میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ میرے ضلع لیّہ میں سڑکوں کی مرمت کے لئے تقریباً 2۔ارب روپیہ درکار ہے۔لیّہ چھوٹا سا ضلع ہے اور یہ پورے پنجاب کی بات کرتے ہیں۔انہوں نے دس سال میں سڑکوں کی مرمت کے لئے کچھ کیا نہیں ہے اور یہ پورے پنجاب کو بنانے کی بات کرتے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی بات سے agree کرتا ہوں۔ یہ گیارہ ٹول پلازے واپس لیں یا پھر ان دو سالوں میں پنجاب کی سڑکوں کا جو حال ہو گیا ہے اُن کی مرمت کے لئے کوئی 600،700 ٹول پلازے بنائیں۔

جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ جو سڑکیں کھڈے بن گئی ہیں اُن پر بھی یہ ٹول پلازے بنا دیں تا کہ ان کی theory پورے پنجاب میں implement ہو سکے۔ ان کی یہ theory غلط ہے اور یہ عوام دشمن قسم کی سوچ ہے۔ حکومت جب سڑکیں بناتی ہے تو پھر اُس کے اوپر ٹول پلازے بناتی ہے۔ میں نے تو ہمیشہ یہی دیکھا ہے ان کی اگر یہ سوچ ہے کہ جن سڑکوں پر کھڈے پڑ جائیں پہلے اُن کے اوپر ٹول پلازے لگاؤ، دس دس روپے اکٹھے کرو پھر وہ سڑک بنے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر بہت ساری حکومتیں رہی ہیں اُن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) بھی رہی ہے اور پچھلے دو اڑھائی سال سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے تو میں نے کبھی یہ theory نہیں دیکھی۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ خود theory create کی ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ ان گیارہ ٹول پلازوں کو فی الفور واپس لیا جائے اور حکومت اپنے فنڈز سے سڑکیں بنائے کیونکہ سڑکیں بنانے کے بعد تو ٹول پلازے justify ہیں لیکن کھڈوں کے اوپر ٹول پلازے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہی کر سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3707 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سڑک اڈا بوٹی پال تا 6-R/97 کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3707: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔199 کی حدود میں واقع سڑک اڈا بوٹی پال تا 6-R/97 کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ کھڈے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا سڑک کی لمبائی صرف تین کلومیٹر ہے جو کہ سینکڑوں دیہاتوں کو ساہیوال شہر سے ملاتی ہے اور ساہیوال سے فیصل آباد شہر کو ملانے کا بھی متبادل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت درج بالا سڑک کی ریپیئرنگ کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز اس پر کتنی لاگت آئے گی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ اڈا بوٹی پال اور چک نمبر 6-R/97 اولڈ ہڑپہ روڈ پر واقع ہے اور اولڈ ہڑپہ روڈ بہتر حالت میں موجود ہے۔ اس روڈ پر وقتاً فوقتاً بوقت ضرورت اس روڈ پر پیچ ورک بھی کیا جاتا ہے۔ ساہیوال سے ہڑپہ روڈ کی کل لمبائی 23 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جی ہاں! ہڑپہ روڈ پر واقع ان دونوں مذکورہ چکوک / دیہات کا فاصلہ تین کلومیٹر ہے یہ روڈ کافی دیہاتوں کو ساہیوال سے ملاتی ہے اور یہ سڑک بذریعہ زیر تعمیر ساہیوال بائی پاس مختلف چکوک کو فیصل آباد روڈ سے ملائے گی۔

(ج) چونکہ روڈ اس وقت بہتر حالت میں موجود ہے اور بوقت ضرورت پیچ ورک بھی ہوتا رہتا ہے لہٰذا فی الحال اس روڈ پر کسی بھی قسم کی خصوصی مرمت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی ہے کہ سوال کچھ کیا گیا ہے اور جواب کچھ آ گیا ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ پی پی۔199 ضلع ساہیوال کی حدود میں اڈا بوٹی پال سے لے کر سکنہ 6-R/92 تک ایک سڑک ہے لیکن جواب میں 6-R/97 لکھ دیا گیا ہے۔ 6-R/97 والی سڑک میرے حلقے میں ہی نہیں ہے۔ 6-R/92 والی روڈ ساہیوال

کو فیصل آباد کے ساتھ ملاتی ہے لیکن محکمہ نے 6-R/97 کا جواب دے دیا ہے جس کا پوچھا بھی نہیں گیا اُس کا جواب میں ذکر کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2880 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد ارشد کے ایماء پر سوال نمبر 2880 کا جواب دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: فورٹ عباس تاہارون آباد روڈ کی بحالی و کشادگی سے متعلقہ تفصیلات

***2880: جناب محمد ارشد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تاہارون آباد روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے جبکہ اس پر ٹریفک کا دباؤ بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے اس روڈ کو ڈبل روڈ بنانے یا اس کی widding and improvement درکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ ٹریفک حادثات ہورہے ہیں قیمتی جانیں ضائع ہورہی ہیں اور گاڑیاں تباہ ہورہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو کارپٹ کرنے اور اس کی widding and improvement کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) فورٹ عباس تاہارون آباد روڈ کی کل لمبائی 53.50 کلو میٹر ہے اور یہ درست ہے کہ اس کی چوڑائی کم ہے اور ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے اس کی کشادگی و اصلاح درکار ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) منصوبہ زیر غور ہے فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! محکمہ نے اس سوال کا جواب دیا ہے منصوبہ زیر غور ہے، فنڈز کی دستیابی پر شروع کر دیا جائے گا۔ مختلف اضلاع میں فنڈز کی دستیابی کا کیا معیار ہے؟ یہ وہ روڈ ہے جس کی خاطر جناب محمد ارشد، ایم پی اے نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ ایک کپ چائے بھی پی تھی جس پر اُنہیں پارٹی کی طرف سے Show Cause Notice بھی مل گیا اور وزیر اعلیٰ نے مہربانی کرتے ہوئے اس سڑک کے لئے directive issue کر دیا تو کیا فنڈز کی دستیابی کا یہی معیار ہے؟ اُس کے بعد جناب محمد ارشد back foot پر آ گئے کہ میری پارٹی رکنیت ہی معطل نہ ہو جائے جس طرح ہمارے تین چار ایم پی اے حضرات کی رکنیت معطل ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ حکومت عوام کے حقوق کو کیوں نظر انداز کر رہی ہے اور متعلقہ ممبران پارٹی تبدیل کر کے آئیں گے تو آپ انہیں فنڈز دیں گے یا اس کے علاوہ کوئی اور بھی معیار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! فاضل ممبر کا fresh question بنتا تھا لیکن اس کے باوجود میں جواب دے دیتا ہوں۔ فنڈز کم ہیں اور کام زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! فنڈز چونکہ کم ہوتے ہیں تو مختلف کاموں کی priority لگانا محکمہ کا کام ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے آہستہ آہستہ جن سڑکوں کے مسائل آ رہے ہیں ہم اُنہیں take up بھی کر رہے ہیں اور محکمہ اُن پر کام بھی کر رہا ہے۔ شکریہ

(اذان نماز مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس سڑک کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے announce بھی کر دیا ہے اور اس پر directive issue ہو چکا ہے لیکن اس سڑک پر کام شروع نہ ہونے کی سمجھ نہیں آ رہی؟ پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو یقین دہانی کرائیں کہ محکمہ اس مالی سال یا اگلے مالی سال میں اس سڑک پر کام شروع کرا دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان)**:** جناب سپیکر! میرے بھائی جس directive کی بات کر رہے ہیں وہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کر لیں تو ہم اس کو take up کر لیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان)**:** جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ کو موٹروے سے ملانے سے متعلقہ تفصیلات

*1268: **جناب منیب الحق:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ کو نئے موٹروے سے ملانے کے لئے لنک دیا گیا ہے یہ لنک روڈ کہاں سے کہاں تک ملایا گیا ہے اس کی کل لمبائی اور چوڑائی کیا تھی؟

(ب) کیا حکومت نے مذکورہ منصوبے پر کام روک دیا ہے مذکورہ منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے منصوبہ پر کام روکنے کی وجہ سے اوکاڑہ کے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ لنک روڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! درست ہے اوکاڑہ کو نئے لاہور کراچی موٹروے سے ملانے کے لئے منصوبہ "دورویہ کرنا دیپالپور اوکاڑہ سمندری جھنگ روڈ" زیر غور ہے جو کہ دیپالپور سے شروع ہو کر اوکاڑہ، ماڑی پتن، سمندری سے ہوتا ہوا جھنگ پر ختم ہو گا۔ اس کی لمبائی 159 کلومیٹر اور اس کی چوڑائی 72 فٹ ہو گی۔ یہ سڑک سمندری کے مقام پر موٹروے M-3 سے ملتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی جانب سے مذکورہ منصوبہ تا حال زیر غور ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی باقاعدہ منظوری جاری ہوئی اور نہ ہی حکومت پنجاب نے اس پر کوئی رقم خرچ کی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب پہلے ہی سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ موڈ کے تحت غور کر رہی ہے جس کی فزیبلٹی رپورٹ محکمہ ہائی وے حکومت پنجاب کو ارسال کر چکا ہے اور مذکورہ منصوبہ کی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت فزیبلٹی اور financial modeling کے لئے consultant کی تقرری کی جا چکی ہے۔

چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3332: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ ہزاروں چھوٹی بڑی گاڑیاں گزرتی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ سے حکومت ٹال ٹیکس کی مد میں روزانہ لاکھوں روپے وصول کر رہی ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت اس روڈ کو کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) چنیوٹ۔ پنڈی بھٹیاں کی لمبائی 34 کلومیٹر ہے جو کہ بارہ کلومیٹر ضلع حافظ آباد میں اور بقیہ بائیس کلومیٹر ضلع چنیوٹ میں فعال کرتی ہے ضلع حافظ آباد میں میسرز شیخ محمد اقبال اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر نے 2017 میں DST کی تھی اور سڑک کو ٹھیک کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد 2019 میں محکمہ ہائی وے سب ڈویژن ایم اینڈ آر حافظ آباد نے اپنی لیبر کے ذریعے مختلف جگہوں پر پیچ ورک کا کام کیا اور سڑک کو چلنے کے قابل بنا دیا تھا۔ اس دوران محکمہ نے ٹبہ شاہ بہلول پر پل کے دو pannel جو کہ گر گئے تھے دوبارہ تعمیر کئے۔

(ب) اس روڈ پر روزانہ 1000 سے 1200 چھوٹی بڑی گاڑیاں روانی سے گزرتی ہیں۔

(ج) مالی سال 17-2016 میں یہ ٹول پلازہ میسرز رانا اشتیاق اینڈ کو نے محکمانہ بڈ سے 20 فیصد زائد ریٹوں پر حاصل کیا محکمہ کی بڈ 67.721 ملین روپے تھی جبکہ ٹھیکدار کی ٹوٹل بڈ 81.727 ملین روپے تھی جبکہ مالی سال 18-2017 میں اسی بڈ کی بنیاد پر reserved پرائس طے کی گئی جو کہ 84.178 ملین روپے approve ہوئی بعد ازاں 19-2018 میں اس کی پرائس 87.124 ملین روپے reserve کی گئی بعد ازاں مالی سال 20-2019 میں بھی اس کی پرائس 87.362 ملین روپے reserve کی گئی۔ اس ٹول پلازہ کی نیلامی کے لئے بار ہا ٹینڈرز لگائے مگر زیادہ reserved پرائس ہونے کی

وجہ سے اب تک یہ ٹول پلازہ محکمہ کے زیر سایہ چل رہا ہے اور اس کی کولیکشن روزانہ کی بنیاد پر محکمہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اکاؤنٹ نمبر C-02712 میں جمع کروا رہا ہے۔ محکمہ نے ٹیکس کی مد میں سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اکاؤنٹ میں جولائی 2017 سے لے کر مئی 2020 تک -/158476010 روپے جمع کروائے ہیں ان سالوں کی collection detail ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ٹول پلازہ کی مین آمدن جو کہ پل گیارہ سگھاں والی سے پتھر کی ترسیل جو پنجاب بھر میں ہوتی ہے سے ہے۔ ایک سڑک جو کہ پل گیارہ سے پنڈی بھٹیاں کی طرف سیال موڑ سے آتی ہے۔ یہ محکمہ NHA کے کنٹرول میں ہے اور NHA نے سڑک کی بحالی کا کام کیا ہوا ہے

(د) سڑک کی موجودہ حالت کے پیش نظر اس سڑک کو annual repair کی سالانہ مرمت سے صحیح حالت میں نہیں لایا جا سکتا اس لئے حکومت نے اس سڑک کو PPP موڈ میں تعمیر کرنے کا انتخاب کیا ہے۔

گوجرانوالہ: کڑیال کلاں گرمولہ ورکاں
سڑک کی تعمیر و مرمت و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3015: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ سڑک کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس کا تخمینہ لاگت کتنا ہے؟

(ب) اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے اور کتنی مالیت میں دیا گیا ہے؟

(ج) اس پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے، ٹھیکدار کو کتنی payment کر دی گئی ہے اور بقایا کام کب تک مکمل ہو گا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک پر پتھر ڈال کر کام ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے سڑک ٹریفک کے ناقابل استعمال ہے حکومت کب تک اس سڑک کو جلد از جلد مکمل کر دے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں بحالی و کشادگی مرمت برائے سڑک چاچوکی تا عابدہ آباد 20.88کلومیٹر 21-2020 ADP میں سریل نمبر2211 کا منصوبہ ہے۔اس کا گروپ نمبر1 عابدہ آباد مندہ (7.58کلومیٹر) کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جبکہ گروپ نمبر2 زیر تعمیر ہے۔ اس گروپ کا تخمینہ لاگت 139.713 ملین روپے ہے جس پر کام 10-اکتوبر2017 میں شروع ہوا ہے مزید برآں سڑک کڑیال کلاں تا گرمولہ ورکاں اسی گروپ نمبر2 کا حصہ ہے جس کی لمبائی تین کلومیٹر ہے۔

(ب) گروپ نمبر2 کا ٹھیکہ چٹھہ اینڈ برادرز کو دیا گیا ہے جس کی ایگریمنٹ اماؤنٹ 139.713 ملین ہے۔

(ج) گروپ نمبر2 پر 70 فیصد مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیکشن کڑیال تا گرمولہ ورکاں پر 1.5 کلومیٹر کام مکمل ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ base course تک مکمل ہے اس گروپ سے 84.871 ملین روپے کی پے منٹ کر دی گئی ہے اور بقایا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس سڑک کے کچھ حصہ base course تک مکمل ہے جس پر ٹریفک گزر رہی ہے۔ TST کا کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے روکا ہوا تھا۔ اس مالی سال میں اس سڑک پر 6.000روپے ملین فنڈز ریلز ہوئے ہیں جن سے سیکشن کڑیال تا گرمولہ ورکاں پر کام مکمل ہو جائے گا البتہ اس مکمل پراجیکٹ کی تکمیل کے لئے مزید 50.000روپے ملین روپے فنڈز درکار ہوں گے۔ فنڈز کی دستیابی پر باقی کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں یکم اگست 2018 تا 2019 تک بنائے گئے نئے ٹول پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

*3016: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے نئے ٹول پلازے بنائے گئے ضلع وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) لاہور سے دیپالپور براستہ قصور روڈ(مصطفی آباد للیانی) سے پل راجووال سڑک کا فاصلہ کتنے کلو میٹر ہے مذکورہ راستے میں کب اور کتنے ٹول پلازے بنائے گئے کیا یہ درست ہے کہ ایک ہی ضلع میں تین جگہوں پر ٹول ٹیکس وصول کیا جارہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں نئے ٹول پلازے بنانے کا اشتہار (ٹینڈرز) کب اور کس اخبار میں دیا گیا ہے کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا مذکورہ ٹول پلازوں کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے عرصہ اور کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر قانونی ٹول پلازے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یکم اگست 2018 سے یکم اگست 2019 تک صوبہ بھر میں گیارہ ٹول پلازہ لگائے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور سے دیپالپور براستہ قصور مصطفی آباد سے راجوال کا فاصلہ 83 کلو میٹر ہے۔ مذکورہ راستے میں ضلعی حدود میں دو ٹول پلازہ بنائے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	لاہور قصور روڈ۔ بمقام مصطفی آباد	2011
2)	قصور کھڈیاں دیپالپور روڈ۔ بمقام کھڈیاں خاص	2019

یہ درست نہ ہے کہ ضلع قصور میں تین ٹول پلازے ہیں ضلعی حدود میں دو ٹول پلازے لگائے گئے ہیں۔ ٹول پلازہ Section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges آرڈیننس 1962 کے تحت گورنر آف پنجاب کے حکم کے مطابق ریونیو وصول / پیدا (generate) کرنے کے لئے لگائے گئے۔

(ج) مذکورہ بالا ٹول پلازہ جات کے ٹھیکہ جات بالترتیب 29.09.2020 اور 07.10.2020 کو الاٹ کئے جا چکے ہیں جن کے اشتہارات روزنامہ "ایکسپریس" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع کئے گئے۔

ٹول پلازہ کھڈیاں کے ٹینڈرز میں پانچ جبکہ ٹول پلازہ مصطفی آباد میں دو کمپنیوں نے حصہ لیا۔ ٹول پلازہ کھڈیاں کا ٹینڈر مبلغ-/178873 روپے روزانہ جبکہ ٹول پلازہ مصطفی آباد کا ٹینڈر مبلغ-/377289روپے روزانہ کی بنیاد پر رواں مالی سال کے لئے دیا گیا۔

(د) مذکورہ ٹول پلازے غیر قانونی نہ ہیں اور محکمہ تا حکم ثانی مذکورہ نئے لگائے گئے ٹول پلازہ ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ مذکورہ ٹول پلازہSection 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges آرڈیننس1962 کے تحت گورنر آف پنجاب کے حکم کے مطابق ریونیو وصول / پیدا(Generate) کرنے کے لئے لگائے گئے۔

لاہور:جوڈیشل کمپلیکس کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3279:**جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی بلڈنگ کی تعمیر سال 2012 میں شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کا کام کتنا مکمل ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کی تکمیل کب ہوئی تھی اوراس کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس کی تعمیر کا بقایا کام کب تک مکمل ہو گا اس کی تاخیر کے ذمہ داران کون کون ملازمین ہیں ان کے نام عہدہ، مع گریڈ اور ادارہ کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی تعمیر31.05.2012 کو شروع ہوئی۔

(ب) اس کی تعمیر کے لئے 757.552 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جوڈیشل کمپلیکس لاہور کی تعمیر کا کام سال 2015 میں مکمل ہو چکا ہے۔ تب سے بلڈنگ محکمہ ہذا جوڈیشری کے زیر استعمال ہے۔ جیسے جیسے گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز جاری ہوئے ٹھیکیدار کے بقایاجات کی ادائیگی کی گئی اور اس کی تاخیر نہ ہوئی ہے۔

(د) اس کی تعمیر کا کام ہر لحاظ سے مکمل ہے اور کوئی کام بقایا نہ ہے۔

رحیم یار خان: مرید شاخ تاماچھکہ نور شاہ روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3387: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مرید شاخ تاماچھکہ نور شاہ روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے سابقہ حکومت میں فنڈز رکھے گئے تھے لیکن ٹھیکیدار صرف پتھر ڈال کر غائب ہو گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک نامکمل ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مرید شاخ تاماچھکہ نور شاہ روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو 1970 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس سڑک کے کچھ حصہ کی تعمیر کے لئے سابقہ حکومت میں فنڈز رکھے گئے تھے۔ جون 2020 سے پہلے ٹھیکیدار نے پتھر ڈالا ہوا تھا اور سڑک زیر تعمیر تھی لیکن جون 2020 میں سڑک مکمل ہو گئی ہے۔

(ج) الاٹ شدہ 3.70 کلومیٹر حصہ مکمل کر دیا ہے لیکن سڑک کے بقیہ حصہ میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔

(د) سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر فنڈز کی دستیابی کی صورت میں کی جائے گی۔

رحیم یار خان: ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3388: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ حال ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ماچھی گوٹھ ولہار روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو تقریباً 30 سال قبل 1990 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ 14.22 کلو میٹر سڑک سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سلسلہ نمبر 2948 پر شامل ہے اور اس کا تین کلو میٹر حصہ از سر نو تعمیر کر دیا گیا ہے اور بقیہ حصہ فنڈز مہیا کرنے پر مکمل کر دیا جائے گا۔

رحیم یار خان: پل گری اڈا محمد پور نوناریاں کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3412: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پل گری اڈا تا محمد پور نوناریاں ضلع رحیم یار خان سڑک کی آخری بار کب مرمت کی گئی اس کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اہم رابطہ سڑک ہونے کے باوجود اس کو نظر انداز کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت روڈ مذکورہ کو کب تک از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پل گری اڈا تا محمد پور نوناریاں روڈ کی آخری بار کشادگی واصلاح جون 2020 میں مکمل کی گئی تھی اور اس سڑک کو بنے ہوئے تقریباً 35 سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔

(ب) نہیں، یہ درست نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کی کشادگی واصلاح جون 2020 میں مکمل کر لی گئی تھی۔

سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ، اجنالہ سرگودھا روڈ کو دو رویہ بنانے اور توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*3654: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ اجنالہ سرگودھا روڈ پر ٹریفک کا رش روز بروز بڑھ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر ٹریفک کو manage کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ج) اس روڈ کو آخری مرتبہ کب تعمیر کیا گیا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) مذکورہ روڈ پر پچھلے ایک سال میں کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں اور ان میں کتنی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس روڈ پر تیز رفتار، اوورلوڈنگ اور دیگر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو روکنے اور اس روڈ کو ون وے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے

(ج)

1. سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ لک موڑ سرگودھا روڈ مورخہ 24.08.2014 کو مکمل ہوئی اور اس پر 595.063 ملین روپے لاگت آئی۔
2. سالم انٹر چینج سے بھلوال براستہ اجنالہ سرگودھا روڈ مورخہ 28.09.2012 کو مکمل ہوئی اور اس پر 531.322 ملین روپے لاگت آئی محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن سرگودھا ان سڑکوں کی مرمت پیچ ورک کی صورت میں کر رہا ہے جس سے ٹریفک بآسانی چل رہی ہے۔

(د) مذکورہ سوال انتظامی امور کے متعلق ہے

(ہ) ٹریفک کو manage کرنے کے لئے اس روڈ پر پٹرولنگ پولیس کی دو چوکیاں بھلوال اور سکیسر قائم ہیں قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پٹرولنگ پولیس کے اہلکار حسب قانون کارروائی کرتے ہیں مذکورہ سڑک کو دو رویہ کیا جانا موجودہ ٹریفک کے لحاظ سے ضروری ہے تاہم یہ سڑکیں ابھی تک کسی ترقیاتی پروگرام کا حصہ نہ ہیں۔

اوکاڑہ: پل بی ایس لنک امیر تیجیکا تا چوک بھرپورہ سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3670: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں پل بی ایس لنک امیر تیجیکا تا چوک بھرپورہ سڑک کی تعمیر نو کے لئے فنڈز کا اجراء ہوا تھا اور ٹھیکہ بھی دے دیا گیا تھا اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا حصہ جو پل بی ایس لنک امیر تیجیکا سے سڑک بصیر پور تا نہال مہار سے نقطہ انتصال تک نہیں بنایا گیا اگر ہاں تو اس نامکمل سڑک اور فنڈز کی خُورد بُرد کا ذمہ دار کون ہے اور حکومت اس کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ نامکمل سڑک کے حصہ کی تعمیر نو کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مذکورہ منصوبہ "بحالی بی ایس لنک سڑک از ہیڈ گلشیر تا بھرپورہ چوک براستہ امیراتیجیکا حصہ کلومیٹر 10.90 تا 19.90 لمبائی 8.75 کلومیٹر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی باقاعدہ منظوری مورخہ 06.12.2017 کو ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 77.920 ملین روپے ہے۔ اس کا ٹھیکہ میسرز فالکن کنسٹرکشن کمپنی کو مورخہ 06.02.2018 کو الاٹ کیا گیا۔ منصوبہ کے لئے اب تک 57.273 ملین فنڈز جاری ہوئے جو کہ سڑک کی تعمیر پر خرچ کر دیئے گئے جبکہ سڑک کو مکمل کرنے کے لئے مزید 20.647 ملین فنڈز درکار ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک مذکورہ کا حصہ بصیر پور نہال مہار روڈ تا نقطہ انتصال تک (لمبائی 3.10 کلومیٹر) ابھی نامکمل ہے۔ سڑک کے اس حصہ پر کام جاری ہے لیکن اس کو مکمل کرنے کے لئے ابھی 20.647 ملین فنڈز درکار ہیں۔

(ج) سڑک مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 میں شامل ہے اور موجودہ مالی سال میں اس منصوبہ کے لئے 18.106 ملین رقم جاری کی گئی تھی جو کہ خرچ کر دی گئی۔ بقیہ درکار فنڈز کے اجرا پر منصوبہ کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

فیصل آباد: مڈھالی روڈ کو توسیع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3701: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں دریائے راوی پر قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) قطب شہانہ پل کب تعمیر کیا گیا اس پر کل کتنی لاگت آئی اور یہ کب سے فنکشنل ہے؟

(ج) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اور یہ پل کتنا عرصہ میں مکمل ہوگا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) قطب شہانہ پل کی تعمیر کی وجہ سے ساہیوال شہر سے دریائے راوی کی جانب مڈھالی روڈ/فیصل آباد روڈ پر سڑک تعمیر کی گئی ضلع ساہیوال اور فیصل آباد کو ملانے والی یہ سڑک ہیوی ٹریفک کے لئے تنگ اور چھوٹی ہے جس کی وجہ سے روزانہ روڈ پر حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں دریائے راوی پر قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے۔

(ب) قطب شہانہ پل سال 15-2013 میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت 1761.00 ملین روپے ہے اور یہ سال 2015 سے فنکشنل ہے۔

(ج) قطب شہانہ پل ضلع ساہیوال کا ٹھیکہ NLC کو دیا گیا اور یہ پل مقررہ مدت 18 ماہ میں مکمل ہوا۔

(د) قطب شہانہ پل کی تعمیر کی وجہ سے ساہیوال شہر(comprehensive chowk) سے دریائے راوی کی جانب مڈہالی روڈ/فیصل آباد پر سڑک تعمیر کی گئی جو کہ اس وقت کی ٹریفک کے لحاظ سے درست تھی اب موٹروے M-3 کے فنکشنل ہونے سے ٹریفک بڑھ گئی ہے۔

(ہ) جی نہیں ابھی تک یہ کسی پروگرام کا حصہ نہ ہے۔

ساہیوال: قطب شہانہ پل پر موجود
ٹول پلازہ سے ماہانہ/سالانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*3702: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی پر تعمیر شدہ پل قطب شہانہ پر ایک ٹول پلازہ موجود ہے؟

(ب) یہ ٹول پلازہ کب بنایا گیا اور یہ کب سے فنکشنل ہے؟

(ج) ٹول پلازہ قطب شہانہ پل کا ٹھیکہ / ٹینڈر کب ہوا کب سے مظوری کے بعد فنکشنل ہوا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) درج بالا ٹول پلازہ سے ماہانہ / سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے اور وہاں پر تعینات عملہ کی تعداد اور وصولی فیس وہیکلز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ٹول پلازہ ضلع ساہیوال میں واقع ہے اور وہاں جو سلپ / پرچی وصولی فیس دی جاتی ہے وہ ضلع اوکاڑہ کی ہوتی ہے، اس کی وجوہات تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دریائے راوی پر تعمیر شدہ پل قطب شہانہ پر ایک ٹول پلازہ موجود ہے۔

(ب) یہ ٹول پلازہ مع پل دریائے راوی جنوری 2015 میں مکمل ہوا اور اس کے فوراً بعد ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے اس پلازہ پر ٹول ٹیکس کے نفاذ کا نوٹیفکیشن مورخہ 10.12.2018 کو جاری کیا گیا نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ مورخہ 11.12.2018 سے فنکشنل ہے۔

(ج) ٹول پلازہ قطب شہانہ 10.12.2018 کو حکومت کے نوٹیفکیشن کے بعد 11.12.2018 کو فنکشنل ہوا۔ ٹول پلازہ قطب شہانہ پل کی ریزرو پرائس برائے مالی سال 20-2019 مبلغ -/3,66,23,000 روپے منظور ہوئی اور اس پل کا ٹھیکہ برائے مالی سال 20-2019 کے لئے مورخہ 14.06.2019 کو بعوض مالیت -/ 6,17,51,786 روپے میں ہوا اور 01.07.2019 سے بذریعہ کنٹریکٹر ٹال ٹیکس کی وصولی کی گئی۔

(د) درج بالا ٹول پلازہ سے ماہانہ / سالانہ ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	مالی سال	سالانہ آمدن	ماہانہ آمدن
1۔	2018-19	2,24,90,320/- روپے برائے 201 دن	33,56,764/- روپے
2۔	2019-20	6,17,51,786/- روپے برائے 366 دن	51,45,982/- روپے

چونکہ یہ ٹول پلازہ مالی سال 2019-20 میں بذریعہ ٹھیکیدار operate ہوتا رہا ہے لہٰذا وہاں پر تعینات عملہ کی تعداد ایگریمنٹ کے مطابق 23 افراد روزانہ (24 گھنٹے) تعینات رہے۔ وصولی فیس وہیکل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ چونکہ ٹول پلازہ ضلع ساہیوال میں واقع ہے لہٰذا جو سلپ / پرچی وصولی فیس دی جاتی ہے وہ ضلع ساہیوال کی ہی ہوتی ہے۔

ساہیوال: ویو ہوٹل تا ملگدا

چوک بُنگہ حیات روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3709: جناب خضر حیات:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔196 کی حدود میں ایک سڑک ویو ہوٹل تا ملگدا چوک بُنگہ حیات روڈ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ بُنگہ حیات روڈ جی ٹی روڈ کا متبادل ہے جس سے کئی چکوک و دیہات مستفید ہوتے ہیں لیکن اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) درج بالا سڑک کی آخری بار مرمت کب کی گئی اس پر کتنی لاگت آئی اگر نہیں کی گئی تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت درج بالا سڑک کی از سر نو مکمل مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔196 کی حدود میں ایک سڑک ویو ہوٹل تاملگدا چوک بُنگہ حیات روڈ موجود ہے؟

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ بُنگہ حیات روڈ جی ٹی روڈ کا متبادل ہے جس سے کئی چکوک و دیہات مستفید ہوتے ہیں، سڑک کی موجودہ حالت کافی خراب ہے اور یہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) محکمہ ہائی ویز ایم اینڈ آر کے قائم ہونے کے بعد (جو کہ 2017-01-01 کو قائم ہوا) سے لے کر اب تک بوجہ عدم دستیابی فنڈز اس سڑک کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی؟

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی مرحلہ وار مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا؟

سیالکوٹ پسرور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3717: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ پسرور روڈ دو اضلاع کو ملاتی ہے اور بہت مصروف سڑک ہے جو کہ انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں وزیر اعظم پاکستان نے اس سڑک کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کی منظوری دی تھی فنڈز بھی ریلیز کر دیئے تھے مگر کام شروع نہ ہو سکا؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں! سابقہ دور حکومت میں یہ منصوبہ NHA میں منظور کیا گیا اور ٹینڈر بھی وصول ہوئے لیکن فنڈز کی عدم موجودگی کی وجہ سے ورک آرڈر جاری نہ ہو سکا۔

(ج) سیالکوٹ پسرور روڈ کی کل لمبائی 27.35 کلومیٹر ہے۔ حکومتِ پنجاب نے اس سڑک کو دورویہ بنانے کئے لئے مالی سال20-2019 کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ چونکہ گورنمنٹ نے اس منصوبے کے لئے سال20-2019 میں 50.000 ملین روپے مختص کئے تھے۔ جس کی بابت فیصلہ کیا گیا کہ پہلے مرحلے میں 4.45 کلومیٹر سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا کام ٹھیکیدار کو مورخہ 17.01.2020 کو الاٹ کیا گیا ہے جس کا تخمینہ لاگت 661.104 ملین روپے اورالاٹ شدہ منصوبے کی مدتِ تکمیل اٹھارہ ماہ ہے۔ روڈ پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ بقایا منصوبہ مزید فنڈز آنے پر الاٹ کیا جائے گا۔ جس کی بقایا لمبائی 10.15 کلومیٹر اور لاگت 1263.069 ملین روپے بنتی ہے۔

شاہدرہ تانارنگ کالاخطائی روڈلاہور
نارووال سڑک کی تعمیرومرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3718: جناب منان خان:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شاہدرہ تانارنگ کالاخطائی روڈلاہور نارووال کب بنائی گئی اوراس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک دباؤ کی وجہ سے اس خستہ حال روڈ کی مرمت ہو رہی ہے اگرہاں تواس پر سالانہ کتنے اخراجات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کرتاپور corridor کھلنے کے بعد اس روڈ پر ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور ٹریفک کی روانی رکھنا بہت ضروری ہے اس خستہ حال روڈ کی مرمت کا کام حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) شاہدرہ ،کالا خطائی، نارنگ، نارووال روڈ (سیکشن نارووال تا گجر چوک، لمبائی=42 کلو میٹر) ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ضلع نارووال نے تعمیر کروائی اس کا تخمینہ لاگت 995.973 ملین ہے۔بقیہ حصہ گجر چوک تا شاہدرہ RC ڈویژن لاہور کے زیر انتظام تعمیر کیا گیا۔

مذکورہ سڑک کی بنیادی تعمیر کا کام سال2004 میں شروع ہوااور بعد ازاں کارپٹ روڈ کا کام سال2015 میں شروع ہوااور سال2016 میں مکمل ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹریفک دباؤ کی وجہ سے یہ سڑک خستہ حال ہے اور پنجاب ہائی وے (ایم اینڈ آر)ڈیپارٹمنٹ اس کی سالانہ مرمت کرتا ہے۔مالی سال 20-2019میں ضلع نارووال میں واقع 22 کلو میٹر سڑک(بدوملہی تا نارووال) کی مرمت(پیچ ورک) پر تقریباً0.350 ملین خرچہ ہوا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کرتار پور corridor کھلنے کے بعد اس روڈ پر ٹریفک بہاؤ بہت زیادہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی تعمیر اور ٹریفک کی روانی رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور وقتاً فوقتاً محکمہ پنجاب ہائی وے(ایم اینڈ آر)اس کی سالانہ مرمت کرتا رہتا ہے۔ تا کہ ٹریفک کی روانی بر قرار رہے۔

ضلع سرگودھا: بھیرہ اڈا تا چک
قاضی ٹھٹھی نور پور سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3723: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سڑک بھیرہ اڈا تا چک قاضی ٹھٹھی نور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ سڑک اب قابل استعمال اور گاڑیاں اس پر چل سکتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر اس سڑک کی جلد از جلد از سر نو تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سڑک بھیرہ اڈا تا چک قاضی ٹھٹھی نور تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی تعمیر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے کی ہے

(ب) یہ سڑک اب استعمال کے قابل نہ ہے اور گاڑیاں اس پر بہت مشکل سے چلتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے اس سڑک کی حالت انتہائی خستہ اور یہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(د) اس سڑک کا کوئی منصوبہ فی الحال زیر غور نہ ہے۔

جہلم: گاؤں منڈا ہڑ تا لنگر سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3728: **جناب ناصر محمود**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ داد نخان) گاؤں منڈا ہڑ تا لنگر سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19۔2018 اور 20۔2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ (تحصیل پنڈ داد نخان) گاؤں منڈا ہڑ تا لنگر سڑک شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ تاہم مذکورہ سڑک محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ملکیت نہ ہے بلکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی ملکیت ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر سال 98-1997 میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ضلع جہلم کی زیر نگرانی کی گئی۔ سڑک کی لمبائی 3.50 کلومیٹر اور چوڑائی دس فٹ ہے۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی مرمت کے لئے 16.268 ملین روپے درکار ہیں۔ مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جہلم: کندوال سے پنڈ داد نخان سڑک
کی تعمیر و مرمت اور مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*3729: **جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کندوال سے براستہ للہ، پنڈ داد نخان تک سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی مالی سال 19۔2018 اور 20۔2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ کہ ہے کندوال سے براستہ پنڈ دانخان سڑک مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ سڑک کی کل لمبائی 42 کلو میٹر ہے جس میں سے تقریباً 10 کلو میٹر خستہ حالی کا شکار ہیں جن کی سپیشل ریپئر کا تخمینہ 12 کروڑ روپے ہے۔ بقیہ 32 کلو میٹر کو resurfacing مع پیچ ورک کے ذریعے مرمت کیا جا سکتا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سڑک کی بحالی و کشادگی کا کام محکمہ پراونشل ہائی وے جہلم کی زیر نگرانی دو حصوں میں کیا گیا۔ پہلے حصے میں 22 کلو میٹر لمبائی 49.852 ملین روپے کی لاگت سے سال 03-2002 میں مکمل کی گئی جبکہ دوسرے حصے میں 20 کلو میٹر لمبائی 344.571 ملین روپے کی لاگت سے سال 12-2011 میں مکمل کی گئی۔ مالی سال 19-2018 میں مذکورہ سڑک کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی جبکہ سال 20-2019 میں

سڑک کے بائیس کلو میٹر کو resurfacing پروگرام میں شامل کیا گیا تھا جس پر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث resurfacing کا کام شروع نہ ہو سکا۔

(ج) جی ہاں! حکومت سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔ سڑک کے بائیس کلو میٹر کو مالی سال 2019-20 کے resurfacing پروگرام میں شامل کیا گیا تھا جس پر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث کام شروع نہ ہو سکا۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں resurfacing کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*3736: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 2019-20 میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی سکیم کو ADP میں شامل کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کے لئے زمین کی خرید اور سڑک کی تعمیر کے لئے سات ملین روپے درکار تھے اور بجٹ میں صرف 10 کروڑ روپے فزیبلٹی کے لئے رکھے ہیں کیا 2018 میں اس روڈ کی فزیبلٹی رپورٹ تیار نہیں ہوئی تھی؟

(ج) بجٹ پاس ہوئے پانچ ماہ گزر گئے ہیں اب تک اس روڈ کی تعمیر و ترقی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس روڈ کی تعمیر کب شروع ہو گی اور کب مکمل ہو گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ بجٹ 2019-20 میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو ون وے کرنے کی سکیم کو ADP میں Public Private Partnership(PPP) Mode کے تحت شامل کر دیا گیا تھا۔

(ب) چنیوٹ سے فیصل آباد تک اس سڑک کی کل لمبائی 21.95 کلو میٹر ہے اور سال 2017-18 میں حکومت پنجاب نے اس کا فیز 1 جو کہ 10 کلو میٹر کا تھا اس کو ون وے کرنے کی منظوری دی، جس کی کل منظور شدہ لاگت 3009.00 ملین روپے تھی۔ جس

میں سے حکومت پنجاب نے100 ملین روپے ریلیز کیا جس کی ادائیگی لینڈ ایکوزیشن کلکٹر فیصل آباد کو زمین کی خریداری کے لئے ٹرانسفر کر دی گئی۔ سال19-2018میں یہ سکیمunfundedہو گئی اور یہ کام شروع نہ ہو سکا۔

اب حکومت پنجاب اس سڑک کو، جو کہ فیصل آباد سے شروع ہو کر سرگودھا تک جاتی ہے، جس کی کل لمبائی تقریباً62.00 کلو میٹر ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کی منصوبہ بندی، چیف انجینئر ریسرچ اینڈ ڈیزائن، لاہور(PPP)Public Private Partnership Modeکے تحت کر رہا ہے۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر کی منصوبہ بندی، چیف انجینئر ریسرچ اینڈ ڈیزائن، لاہورPublic Private Partnership (PPP) Mode کے تحت کر رہا ہے جس کے لئے کنسلٹنٹس میسرز نیسپاک اورKPMG کا اشتراک کام کر رہا ہے۔ کنسلٹنٹس نے تجویز محکمے کو دے دی ہے جو جلدPPP-Cellکو ارسال کر دی جائے گی۔

رحیم یار خان: تار کول باغ و بہار روڈ
خان پور تا60 آر ڈی کی ناقص تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3752: **جناب محمد ارشد جاوید**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر تار کول باغ و بہار روڈ خان پور تاRD60 ضلع رحیم یار خان کی لمبائی کتنی ہے اور کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) بقایا سڑک کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو سڑک بن چکی ہے اس کا معیار ٹھیک نہ ہے تمام پلیوں پر جمپ بن چکے ہیں اور متعدد پلیاں کئی دفعہ مرمت ہو چکی ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا تدراک کیا گیا ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کی لمبائی 27 کلومیٹر ہے جس میں سے 24 کلومیٹر (89 فیصد) مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) بقیہ سڑک فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو گی۔

(ج) محکمہ ہائی وے نے سڑک کا کام specification کے مطابق مکمل کر دیا ہے سڑک کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔

ضلع اوکاڑہ: پی پی 185 میں فیض آباد کھولے مرید تاشہامد سڑک کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3775: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی۔185 کی سڑک راجووال پل تا ہیڈ گلشیر کب بنائی گئی تھی اوراس پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تاشہامد پل تک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مذکورہ سڑکیں کس سال اور کس کنسٹرکشن کمپنی نے بنائیں تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑکیں بنی ہیں ان کی دوبارہ مرمت نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے ان دونوں سڑکوں پر ٹریفک کا چلنا ناممکن ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اگلے مالی سال میں مذکورہ سڑکوں کے لئے فنڈز بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی۔185 کی سڑک راجووال تا ہیڈ گلشیر مالی سال 91-1990 اور 94-1993 میں دو گروپس میں بنائی گئی تھی اور اس پر اس وقت مبلغ 16.963 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تاشہامد پل تک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ سے لی گئی معلومات کے مطابق یہ سڑکیں مالی سال 91-1990 اور 94-1993 میں بنائی گئیں۔ سڑک از راجووال تا ہیڈ گلشیر میسرز حسین کنسٹرکشن کمپنی اور ہائی وے کنسٹرکشن کمپنی نے دو گروپس میں بنائی تھی تاہم سڑک کا دوسرا حصہ فیض آباد کھولے مرید تا شہامد جاپانی سیل نے بنایا تھا۔

(ج) سڑک از راجوال تا ہیڈ گلشیر کی مالی سال 16-2015 میں ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن اوکاڑہ کی زیر نگرانی مرمت کی گئی جس پر مبلغ 74.204 ملین روپے لاگت آئی تاہم سڑک از فیض آباد تا شہامد کی دوبارہ مرمت نہ کی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا دیپالپور روڈ کی تعمیر / مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3813: چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بصیر پور تا دیپالپور روڈ جو انتہائی خطرناک حالت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے ہیں اس کو آخری مرتبہ کب مرمت کروایا گیا؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو ون وے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیر پور تا دیپالپور روڈ انتہائی خطرناک حالت تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر جگہ جگہ گڑھے بنے ہوئے ہیں تاہم سڑک کے کچھ حصے حالیہ بارشوں کی وجہ سے معمولی خراب ہیں۔ سابقہ ریکارڈ کے مطابق مذکورہ سڑک کو مالی سال 16-2015 میں مرمت کروایا گیا جس پر مبلغ 150.612 ملین روپے کی لاگت آئی تھی۔

(ب) ٹریفک کے volume کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑکوں کو دو رویہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ مذکورہ سڑک پر فی الحال ٹریفک کا volume اتنا نہیں کہ اسے ون وے کیا جائے تاہم اگلے چند سالوں تک اگر ٹریفک volume بڑھتا ہے تو اسے حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر ون وے کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: علی پور چٹھہ بائی پاس روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3821: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علی پور چٹھہ (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت انتہائی مخدوش ہے اس پر گاڑیاں نہیں چل سکتیں؟

(ب) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر اور مرمت کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بائی پاس روڈ کی تعمیر یا مرمت حکومت موجودہ روڈز پروگرام کے تحت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر / مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی۔ اس پر سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے نیز موجودہ مالی سال 2019۔20 میں اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! علی پور چٹھہ بائی پاس کی حالت تسلی بخش نہ ہے اس سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) جی ہاں! اس بائی پاس کو مرمت کی ضرورت ہے جس کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(ج) اس بائی پاس کی مرمت کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر تقریباً دس سال پہلے ہوئی تھی۔ اس پر مرمت کی مد میں 18-2017اور19-2018میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔اس مالی سال میں اس بائی پاس کی مرمت و بحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ ہیں۔اس کی مرمت کے لئے چالیس ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

گوجرانوالہ:کلاسکے بائی پاس روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3822:**چودھری عادل بخش چٹھہ**:کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کلاسکے (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت انتہائی مخدوش ہے اس پر گاڑیاں نہیں چل سکتیں؟

(ب) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر اور مرمت کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بائی پاس روڈ کی تعمیر یا مرمت موجودہ پروگرام کے تحت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر/مرمت آخری مرتبہ کب کی گئی تھی اس پر سال 18-2017اور19-2018کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کے لئے مالی سال 20-2019میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ کلاسکے (ضلع گوجرانوالہ) بائی پاس روڈ کی حالت خستہ حالی کا شکار ہے اس پر گاڑیاں آسانی کے ساتھ نہیں چل سکتیں۔

(ب) جی ہاں!اس بائی پاس روڈ کی مرمت کی اشد ضرورت ہے۔

(ج) بائی پاس روڈ کی مرمت کے لئے ساٹھ ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

(د) اس بائی پاس روڈ کی تعمیر تقریباً دس سال پہلے ہوئی تھی۔ اس پر مرمت کی مد میں 18-2017اور19-2018میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔مالی سال20-2019میں اس بائی پاس روڈ کی مرمت و بحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ ہیں۔اس کی مرمت کے لئے ساٹھ ملین کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

شیخوپورہ تا گوجرانوالہ روڈ

براستہ تتلے عالی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*** 3861: چودھری اختر علی:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ تا گوجرانوالہ روڈ براستہ تتلے عالی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کو تعمیر کئے ہوئے عرصہ گزر چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسات کے دنوں میں اس سڑک سے گزرنا محال نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال20-2019میں اس سڑک کی از سر نو مرمت کے لئے رقم مختص کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی رقم رکھی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) حکومت کب تک اس سڑک کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں!درست ہے۔

(ب) جی ہاں!درست ہے۔

(ج) جی ہاں!درست ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) حکومت نے مذکورہ سڑک لمبائی 43 کلومیٹر کو PPP Mode کے تحت تعمیر کرنے کا ارادہ کیا اور تمام تر قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد موقع پر تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔

شاہدرہ سے کالا خطائی نارووال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3862: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ سے کالا خطائی نارووال روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس میں کئی کئی فٹ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ کو کب آخری مرتبہ تعمیر کیا گیا تھا اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنے میں دیا گیا تھا، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی نیز مذکورہ روڈ کی دوبارہ تعمیر و مرمت کی گئی یا نہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے تاہم پنجاب ہائی وے (ایم اینڈ آر) ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کردہ مالی وسائل کے مطابق اس سڑک کی سالانہ مرمت کا کام کرتا رہتا ہے۔

(ب) مذکورہ روڈ کے سیکشن نارووال تا گجر چوک کو آخری مرتبہ مالی سال 17-2016 میں کارپٹ روڈ تعمیر کیا گیا اس پر 320 ملین روپے اخراجات ہوئے اور شیخ نذر محمد اینڈ کو، پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کو 299.491 ملین روپے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔بقیہ حصہ گجر چوک تا شاہدرہ RCڈویژن لاہور کے زیر انتظام تعمیر کیا گیا۔

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے ضلع نارووال کی حدود میں واقع 22 کلو میٹر سڑک (از بدوملہی تا نارووال) کی مرمت پر تقریباً 0.300 ملین روپے خرچ کئے گئے اور مذکورہ روڈ کو دوبارہ تعمیر نہیں بلکہ صرف مرمت کیا گیا۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کر دی جائے گی۔

نارووال: نیو لاہور روڈ

بدوملہی کالا خطائی پر ٹول پلازہ ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3908: جناب منان خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال نیو لاہور روڈ بدوملہی کالا خطائی روڈ کے قریب ٹول ٹیکس (ٹال پلازہ) بنایا گیا ہے جس پر گاڑیوں و دیگر وہیکل سے ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کے باوجود اس روڈ پر سے ٹیکس وصول کرنا زیادتی ہے؟

(ج) کیا اس سے جو ٹیکس وصول کیا جارہا ہے وہ اسی سڑک پر خرچ ہو رہا ہے یا دیگر کسی جگہ منتقل ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک سے ٹول پلازہ ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نارووال نیو لاہور بدوملہی کالا خطائی روڈ کے قریب ٹول ٹیکس بنایا گیا ہے جس پر گاڑیوں و دیگر وہیکل سے حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن کے مطابق ٹیکس وصول کیا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سڑک مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک کی کل لمبائی 85 کلو میٹر ہے جس میں سے پہلے 63 کلو میٹر کا حصہ ضلع شیخوپورہ میں آتا ہے اور آخری بائیس کلو میٹر کا حصہ ضلع نارووال میں آتا ہے اور سڑک کا جو حصہ نارووال میں آتا ہے اس کی حالت تسلی بخش ہے مزید بر آں کہ ٹیکس کی وصولی حکومت پنجاب کے آرڈر کے مطابق کی جارہی ہے

(ج) مذکورہ ٹال پلازہ سے جو ٹیکس وصول کیا جارہا ہے ٹیکس کی تمام رقم حکومت پنجاب کے سرکاری خزانے میں جمع ہو رہی ہے۔

(د) ٹول پلازہ کی منظوری حکومت پنجاب کی مجاز اتھارٹی کے حکم سے ہوتی ہے ٹول پلازہ کو ختم کرنے کا اختیار بھی مجاز اتھارٹی کے پاس ہے لہٰذا محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر اس کو ختم نہیں کر سکتا۔

روڈ کے کناروں کی بحالی کے عملہ
سے پودوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3912: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ ممکن ہے کہ مواصلات و تعمیرات کا جو عملہ سڑکوں کے کناروں کی بحالی کا کام کرتا ہے وہ پودوں کی بھی دیکھ بھال کرے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

یہ ممکن نہ ہے چونکہ مذکورہ کام قانون کے مطابق محکمہ جنگلات کی ذمہ داری ہے۔

ضلع چنیوٹ: محکمہ مواصلات و تعمیرات
کے تحت سڑکوں کی تعمیر، ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3932: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ گریڈ بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(د) اس وقت ضلع ہذا میں کتنے دفاتر محکمہ کے کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ہ) اس وقت ضلع ہذا میں کون کون سی مشینری ہے اور کون کون ناکارہ / خراب پڑی ہوئی ہے مزید کون کون سی مشینری کی ضرورت ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف)

پرووانشل روڈز

سیریل نمبر	سڑک کا نام	لمبائی
1۔	گوجرانوالا حافظ آباد پنڈی بھٹیاں چنیوٹ جھنگ روڈ سے حافظ آباد بائی پاس	75.98
2۔	فیصل آباد سرگودھا روڈ	41.8
3۔	چھالیہ سید ابہرووال وریام سیال موڑ رتہ پور احمد نگر روڈ	27.56
4۔	بائی پاس چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ سے سرگودھا روڈ	7.53
5۔	بائی پاس چنیوٹ جھنگ روڈ سے سرگودھا روڈ	6.95
6۔	رنگ روڈ چنیوٹ سٹی	12.50
7۔	برج اوور دریا چناب	14.63
8۔	پیر کوٹ چنڈ لالیاں روڈ	35.84
	ٹوٹل لمبائی	222.27

ڈسٹرکٹ روڈز / دیہی روڈز

سیریل نمبر	نمبر آف روڈز	کل لمبائی	ریمارکس
1	95	KM 933.34	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہائی وے (ایم اینڈ آر) میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	عہدہ	گریڈ	تعداد ملازم
1۔	سب ڈویژنل آفیسر	17	1
2۔	سب ڈویژنل کلرک	14	1
3۔	سب انجینئر	14	3
4۔	جونیئر کلرک	11	0
5۔	ہائی وے انسپکٹر	6	2
6۔	مکینک	6	0
7۔	ٹرنر	6	0

8۔	آپریٹر	6	1
9۔	فٹر	5	0
10۔	روڈرولرڈرائیور	4	0
11۔	ڈرائیور	4	4
12۔	فٹرکلی	2	2
13۔	میٹ	2	8
14۔	گریسر	1	8
15۔	نائب قاصد	1	0
16۔	چوکیدار کم کک	1	1
17۔	چوکیدار	1	3
18۔	سویپر	1	1
19۔	بیلدار	1	75
	کل تعداد		110

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال 19-2018اور20-2019میں درجہ ذیل رقم مدوار فراہم کی گئی ہے۔

سیریل نمبر	پیکیج(Grant-25)	رقم (ملین)
1	مالی سال19-2018	27.915
2	مالی سال20-2019	44.926

(د) ضلع ہذا میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا ایک ہی دفتر، تحصیل چوک (کلمہ چوک) ، چنیوٹ شہر میں ہے اور تعینات ملازمین کی تفصیل جواب (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

سیریل نمبر	نام مشینری	ماڈل	حالت
1	بی ایم سی ٹرک	1960	ٹھیک
2	روڈرولرDRR-149 شاہ زور	1960	خراب
3	روڈرولرDRR-3200رومانیا	1972	ٹھیک

محکمہ ہذا کو درج ذیل مشینری کی ضرورت ہے۔

گریڈر ایک عدد ٹریکٹر ٹرالی جیپ

ساہیوال: فلائی اوور جھال روڈ
کی تعمیر کی تکمیل اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3943: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں تیسرا فلائی اوور جھال روڈ کی تعمیر کب شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اس کی منظوری کب ہوئی رواں مالی سال میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے کتنے فنڈز بقایا ہیں اس کا نقشہ کیا ہے اور کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گا، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پل کا ٹھیکہ کس کمپنی کو ایوارڈ کب کیا گیا؟

(ج) زیر تعمیر پل کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے مزید بر آں بقایا کام کب تک مکمل ہو جائے گا کب تک عوام الناس کے بہترین استعمال کے لئے کھول دیا جائے گا، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ساہیوال میں تیسرا فلائی اوور جھال روڈ کی تعمیر یکم اکتوبر 2019 کو شروع ہوئی اور اس کا تخمینہ لاگت 613.191 ملین روپے ہے اس کی منظوری AA مورخہ 02-09-2019 کو ہوئی اور رواں مالی سال 21-2020 میں اس کے لئے 80.00 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ جس پر تقریباً 186.000 ملین خرچ ہو گئے ہیں اور 380.00 ملین مزید درکار ہیں۔ اس کا نقشہ ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے اور یہ پل عرصہ تقریباً 18 ماہ میں مکمل ہو جائے گا اگر فنڈز مکمل طور پر جاری کئے گئے۔

(ب) مذکورہ پل کا ٹھیکہ M/s Techno Time Construction (Pvt) Ltd کو دیا گیا اور یہ مورخہ 01-10-2019 کو ایوارڈ کیا گیا۔

(ج) زیر تعمیر پل کا درج ذیل کام مکمل ہوا ہے۔

Pile Work	=	59
Grider	=	63
Girder Launching	=	40 No
Pile Cap	=	15 No
Pier Column	=	10 No
Retaining Wall	=	290rft
Pier Transom	=	10 No

مزید بر آں بقایا کام مقررہ مدت میں مکمل ہو جائے گا اگر فنڈز پورے جاری کئے گئے اور امید واثق ہے کہ یہ مقررہ میعاد میں عوام کے لئے کھول دیا جائے گا اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

راولپنڈی: پنجاڑ تانرڑ روڈ کی تعمیر / مرمت کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***3967: محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کی پنجاڑ تانرڑ روڈ کی از سر نو تعمیر کس مالی سال میں انتظامی منظوری کی گئی اور اس سڑک کی کل لاگت اور لمبائی کتنی منظور کی گئی؟

(ب) مالی سال 18-2017 میں کتنی رقم اس سڑک کی از سر نو تعمیر پر خرچ ہوئی نیز مالی سال 19-2018 اور مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) حکومت پنجاڑ تانرڑ سڑک کب تک مکمل کرلے گی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تعمیر مرمت سڑک پنجاڑ تانرڑ کی انتظامی منظوری مالی سال 18-2017 میں ہوئی اور اس کی تخمینہ لاگت 263.732 ملین روپے ہے اور اس کی لمبائی 18 کلو میٹر ہے۔ مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ نے پیسوں کی تاخیر کی وجہ سے اس سکیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا جن کا نام گروپ نمبر 1 اور گروپ نمبر 2 رکھا۔ گروپ نمبر 1 کی کل

لمبائی5.75کلومیٹر ہے جوکہ کلومیٹر12.25سے شروع ہوکر کلومیٹر اٹھارہ میں ختم ہوتی ہے اور اس پورشن کا کام ایوارڈ کر دیا گیا ہے جس کی لاگت 79.090ملین ہے۔اس مالی سال2020-21اس سکیم کاADP No. 2434 گروپ نمبر2کی کل لمبائی12.25کلومیٹر ہے جو کہ کلومیٹر0.00+0.00سے شروع ہوتا ہے اور 12.25کلومیٹر پر ختم ہوتا ہے اور اس کاکام پیسوں کی قلت کی وجہ سے ابھی الاٹ ناہوسکاہے۔گروپ۔2کی تکمیل کے لئے محکمے کو184.633ملین روپے درکار ہیں۔

(ب) مالی سال 2017-18میں گورنمنٹ کی طرف سے الاٹمنٹ30.00ملین کے تحت پیسے ملے جس میں سے 29.265ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں،مالی سال 2018-19میں گورنمنٹ کی طرف سے الاٹمنٹ9.811ملین کے تحت پیسے ملے جس میں سے 9.784ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں اور مالی سال2019-20میں الاٹمنٹ13.881ملین روپے حکومت کی طرف سے وصول ہوئے جس میں سے 13.881ملین خرچ ہوئے۔

(ج) گروپ نمبر1جس کی لمبائی5.75کلومیٹر ہے۔اس سال31۔دسمبر2020میں مکمل کر دی جائے گی اور گروپ نمبر2جس کی کل لمبائی12.25کلومیٹر ہے جس کو ختم کرنے کے لئے184.633ملین روپے درکار ہیں۔

لاہور رنگ روڈ پر روزانہ کی بنیاد پر گاڑیاں گزرنے کی تعداد اور ٹول ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3977: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ لاہور پر روزانہ کی بنیاد پر کتنی گاڑیاں سفر کرتی ہیں؟

(ب) مذکورہ روڈ پر سفر کرنے والی گاڑیوں بس، ٹرک، کاراور دوسری گاڑیوں سے کتنا ٹول ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ہر گاڑی کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم اگست2018سے اب تک ٹول ٹیکس کی فیس میں کتنی بار اضافہ کیا گیا مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی اور اس رقم کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کو ریلیف دینے کے لئے ٹول ٹیکس فیس کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) لاہور رنگ روڈ پر روزانہ تقریباً 80,000 ہزار سے 90,000 گاڑیاں سفر کرتی ہیں۔

(ب) مذکورہ روڈ پر سفر کرنے والی گاڑیوں کے ٹال ریٹ لسٹ درج ذیل ہیں۔

کار، جیپ	-/45روپے
ہائی ایس ویگن / منی ویگن	-/90 روپے
بس	-/230روپے
لوڈر پک اپ 2-3 ایکسل	-/270 روپے
ٹرک / ٹریلر 3 ایکسل سے زیادہ	-/450روپے

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک ٹال ٹیکس کی فیس میں صرف ایک بار اضافہ کیا گیا مذکورہ عرصہ کے دوران کم و بیش 2۔ ارب کی رقم ٹول ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی ہے اور جو رقم وصول ہوئی اسی سے FWO سے لاہور رنگ روڈ کا 22.4 کلومیٹر کا حصہ بنوایا گیا جبکہ سڑک کی ایم اینڈ آر بھی اسی وصول شدہ رقم سے کی جاتی ہے۔ ٹال ٹیکس کا ٹھیکہ FWO کے پاس ہے۔

(د) حکومت عوام کو ریلیف دینے کے لئے ٹال ٹیکس فیس کم نہیں کر سکتی کیونکہ لاہور رنگ روڈ کا سدرن لوپ حصہ (لمبائی 22.4 کلومیٹر) جس کی لاگت کم و بیش 25۔ ارب ہے جس کو حکومت پنجاب نے BOT کی بنیاد پر FWO سے تعمیر کروایا اس کی لاگت کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے رنگ روڈ کے ٹول کا ٹھیکہ FWO کو دیا ہے تاکہ وہ اپنی لاگت وصول کر سکے۔

میترانوالی تا بمبانوالہ تا گلاں چک روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4127: **رانا منور حسین**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میترانوالی تا بمبانوالہ روڑ اور میترانوالی تا گلاں چک روڈ ضلع سیالکوٹ دونوں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ میترانوالی تا بمبانوالہ روڈ اور میترانوالی تا گلاں چک روڈ ضلع سیالکوٹ دونوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) ان مذکورہ سڑکوں کی از سر نو تعمیر زیر غور نہ ہے۔

میترانوالی تا کنڈن سیان روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4128: **رانا منور حسین**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متیرانوالی تا کنڈن سیان روڈ ضلع سیالکوٹ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے یہ سڑک آخری مرتبہ کب مکمل طور پر تعمیر ہوئی؟

(ب) اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور حکومت اس سڑک کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔سڑکات کی مرمت کی ذمہ داری Highways M & R Departmet کے ذمہ ہے۔ جو اس کی مرمت وقتاً فوقتاً مہیا کردہ وسائل کے مطابق کرتے رہتے ہیں لیکن سڑک عرصہ 30 سال پہلے بنائی گئی تھی جو کہ out live ہو چکی ہے۔

(ب) اس سڑک کی لمبائی 2.80 کلو میٹر ہے۔ دفتر ہذا میں اس کی دوبارہ تعمیر کا کوئی منصوبہ زیرِ غور نہ ہے۔ البتہ اس کی دوبارہ تعمیر کے لئے 39.200 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: چوک چدھڑ تا سنجر پور روڈ صادق آباد کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

882: جناب ممتاز علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوک چدھڑ تا سنجر پور روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس سڑک کا کچھ حصہ تقریباً 35 سال پہلے بنا اور کچھ حصہ 15 سال پہلے بنا تھا۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ٹوٹل لمبائی 13.60 کلو میٹر ہے جس کی مرمت کے لئے 70.723 ملین فنڈز درکار ہیں۔

نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ کے تحت سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1002: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ پر کس حد تک عملدرآمد ہوا ہے، اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ کے تحت کتنی سڑکیں قائم کی گئی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) نیا پاکستان منزلیں آسان منصوبہ پر سو فیصد عملدرآمد ہوا ہے اور اس منصوبہ کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ضلع رحیم یار خان میں RAP Phase-1 میں 72.35 کلو میٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی کا کام مکمل ہوا ہے جس پر 743.903 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی تحصیل گوجر خان میں روڈ کنسٹرکشن ڈویژن راولپنڈی کے زیر نگرانی ایک سڑک تھاتھی موڑ تا کھینگر لمبائی 7.50 کلو میٹر تخمینہ لاگت 122.486 روپے تعمیر کی گئی ہے اور ضلع رحیم یار خان میں اس منصوبہ کے تحت 9 عدد سڑکوں کی تعمیر و بحالی کی گئی۔

ضلع و تحصیل ساہیوال پی پی۔198 میں محکمہ ہائی وے کے زیر انتظام شاہرات کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1016: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ساہیوال کے زیر انتظام پی پی۔198 میں کون کون سی شاہرات ہیں مزید تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود شاہرات کی موجودہ حالت کیسی ہے اور آخری مرتبہ ان کی کب ایم اینڈ آر کی گئیں؟

(ب) حکومت وقت نے 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ/بجٹ جاری کیا اور اس سے کن کن شاہرات کی ایم اینڈ آر ہو سکی کتنا بجٹ خرچ ہوا اور کتنا lapse ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ایکسیئن (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے زیر انتظام ساہیوال ڈویژن میں جو شاہرات خستہ حالت میں ہیں کے متعلق محکمانہ کی گئی کارروائیوں سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں اور کب تک خستہ حال شاہرات کو (ایم اینڈ آر) کر دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پی پی۔198 میں موجود سڑکات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان میں سے کچھ کی حالت خستہ ہے وقتاً فوقتاً کچھ سڑکات پر پیچ ورک کیا گیا ہے۔

(ب) فنڈ اور اخراجات کی تفصیل نیچے درج کی گئی ہے:

سال	کل جاری شدہ فنڈز	استعمال شدہ فنڈز	Lapse فنڈز	تفصیل سڑکات
2018-19	164.050	148.032	16.018	لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2019-20	76.286	76.286	--	لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں روڈ statistic کے مطابق 7281.02 ورچوائل کلومیٹر روڈز ہیں جن کی سالانہ مرمت کے لئے مبلغ 1281.45 ملین فنڈز درکار ہیں جبکہ مالی سال کی بنیاد پر ان روڈز کی سالانہ مرمت کی مد میں ملنے والے فنڈز ناکافی ہیں جس کی وجہ سے ہر سڑک کی مرمت کرنا ناممکن ہے وقتاً فوقتاً حکومت اور عوامی نمائندگان کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر مختلف روڈز کی مرمت کے تخمینہ جات تیار کئے جاتے رہے ہیں جو کہ حکومت کو بھجوا کر فنڈز ملنے کی صورت میں سڑکات کی مرمت کی جاتی ہے۔ایکسیئن ہائی وے (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے زیر انتظام خستہ حال شاہرات کو فنڈز ملنے کی صورت میں ریپئر کر دیا جائے گا۔

ساہیوال محکمہ ہائی وے ونگ میں
ملازمین کی تعداد و عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1017: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر میں کتنے ملازمین کب سے تعینات ہیں ان کے عہدہ وار تفصیل بتائیں مزید کتنی اسامیاں / پوسٹ کب سے خالی ہیں مزید کتنی گاڑیاں کن کے زیر استعمال ہیں، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ POL تنخواہ و دیگر مد میں جاری ہوا تمام اخراجات سے متعلق تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ایکسیئن (ایم اینڈ آر) کے تابع ضلع اوکاڑہ و پاکپتن بھی ہے اگر درست ہے تو افسر مجاز نے ان اضلاع کے دورے کب کب کئے سال 2018-19 اور سال 2019-20 میں آنے والے ان کے اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) لسٹ آف سٹاف محکمہ ہائی وے ایم اینڈ آر ڈویژن ساہیوال تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) POL کی مد میں مالی سال 2018-19 اور 2019-20 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور ضلع پاکپتن بھی ایکسیئن (ایم اینڈ آر) ساہیوال کے تابع ہے اور مالی سال 2018-19 اور سال 2019-20 میں ان اضلاع میں مجاز آفیسر کی طرف سے جو دورے کئے گئے ہیں ان پر محض POL کا خرچ آیا جس کی ہر مہینے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: کالج چوک تا ایم تین موٹروے سڑک اور فتح شیر روڈ کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

1061: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے ساہیوال کالج چوک سے M-3 موٹروے تک 42.50 کلومیٹر لمبی سڑک اور فتح شیر روڈ کی تعمیر کرنے کی منظوری دی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان دوشاہرات کی تعمیر کب تک شروع ہو جائے گی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) وزیراعلیٰ پنجاب نے اس منصوبے کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈ جاری کرنے کا اعلان کیا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) حکومت منصوبہ ہذا کو کب تک شروع اور کب تک مکمل کر دے گی، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے ساہیوال کالج چوک سے M-3 موٹر وے تک 42.50 کلومیٹر سڑک کی منظوری دی ہے۔ تاہم فتح شیر روڈ Punjab Intermediate City Improvement Invest Programme میں شامل کر لی گئی ہے۔

(ب) ابھی تک اس منصوبے کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری نہ ہوئے ہیں۔

(ج) ابھی اس منصوبے کی منظوری نہ ہوئی ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 20۔2019 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کردہ رقوم اور اس کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

1063: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر محکمہ مواصلات و تعمیرات کو کتنی رقم کس کس روڈز کی تعمیر اور مرمت کے لئے فراہم کی گئی اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ روڈ وار بتائیں؟

(ب) کیا جن روڈز کی تعمیر / مرمت کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے تھے انہی روڈز پر فنڈز خرچ ہوئے یا دیگر کسی منصوبہ پر رقم کی گئی؟

(ج) جن روڈز کی تعمیر / مرمت کی گئی ان کا ٹھیکہ کن کن فرموں / ٹھیکیداروں کو دیا گیا ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(د) کیا تمام روڈز پر مرمت / تعمیر کا کام شروع ہے یا مکمل ہو گیا ہے؟

(ہ) کتنے فنڈز lapse ہو گئے یا surrander کر دیئے گئے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع کی تمام روڈز کی تعمیر اور مرمت کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):

(الف) مالی سال20-2019 کے لئے محکمہ ہائی وے کو مبلغ 906.148 ملین روپے فنڈز دیے گئے جن میں سے 891.363 ملین روپے فنڈز سڑکات کی تعمیرات پر خرچ ہوئے اور 14.785 ملین روپے مرمت پر خرچ ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن روڈز کے لئے فنڈز جاری کئے گئے انہی روڈز پر فنڈز خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) متعلقہ ٹھیکداروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) مالی سال 20-2019 میں 36 سکیمیں تھیں جن میں سے 32 تعمیرات کی تھیں تعمیرات کی اٹھارہ مکمل ہو چکی ہیں اور چھ سکیموں کا پارٹ ون مکمل ہو چکا ہے اور مرمت کی چار سکیمیں تھیں جن میں سے تین مکمل ہو چکی ہیں۔ باقی پر کام جاری ہے۔

(ہ) مالی سال20-2019 میں فنڈز lapse یا surrender نہیں ہوئے۔

(و) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر ضلع کی ضروری سڑکات پر کام کیا جائے گا۔

مالی سال20۔2019 میں تحصیل بھلوال و بھیرہ میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1073: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال20-2019 میں کتنی رقم تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں محکمہ نے کن کن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنی رقم بلڈنگ کی مرمت پر خرچ کی گئ ہے اور کتنی رقم کس کس بلڈنگ کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) ان سڑکوں اور بلڈنگ کے کام کن کن ٹھیکیداروں سے کروائے گئے ہیں؟

(د) کون کون سی سڑک کی حالت انتہائی مخدوش ہے کون کون سی بلڈنگ کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ہ) ان بلڈنگ اور سڑکوں کے لئے کب تک فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں مالی سال 20-2019 میں جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر رقم خرچ کی گئی ان کے نام، تخمینہ لاگت اور جو کام ہوا ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بلڈنگ کے متعلقہ ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت جن ٹھیکیداروں سے کروائی گئی ان کے نام تفصیل میں شامل کئے گئے ہیں۔

(د) جن سڑکوں کی حالت انتہائی مخدوش ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) سڑکوں کی تعمیر کے لئے مالی سال 21-2020 فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں جبکہ جو سڑکیں انتہائی مخدوش ہیں ان کی مرمت فنڈز کی فراہمی پر کر دی جائے گی۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھوڑا ہٹ کر جنرل بات کرنا چاہ رہی تھی کہ جو اس وقت چیزیں ہو رہی ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں کبھی کبھی ایسی بات بھی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں اپنے press colleagues کی توجہ کی طلبگار ہوں۔ وزیر اعظم نے ٹائیگرز فورس کو ایک نئی ذمہ داری دی ہے، کرونا تو پاکستان میں جوش و خروش سے نہیں آیا جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں آیا ہے۔

جناب سپیکر! I suppose ہندوستان کا شمار اب ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے جہاں کرونا نے بہت ravage کیا ہے۔ یہاں بات سوچنے والی یہ ہے کہ ہمارا DNA ایک ہے۔ ہمارا gene pool ایک ہے لیکن وہاں جو کرونا کا اثر ہوا ہے وہ پاکستان میں نہیں ہوا۔ اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ

> It's a scientific answer, if I may give it to you; India is a globalized country with marked interaction with the international community, in trade in business, in labour exchange and in tourism. We on the other hand are isolated and cut off country. It therefore, stands to reason that Corona Virus infections in India have been on the much more pronounced scale.

جناب سپیکر! کرونا دی پاکستان وچ جیہڑی پسپائی اے اوہدے نال ٹائیگرز فورس دا کوئی خاص تعلق نہیں اے۔ اوہناں نوں ہُن اک نویں ذمہ داری ملی اے تے ہُن ٹائیگرز تھاں تھاں جا کے دکانداراں دی کچھ دُھرو کرن گے تے اشیائے ضرور یہ تے کھان پین دی اشیاء دی قیمت fix کرن گے۔ ایس طرح اشیاء سستیاں نہیں ہونیاں بالکل سستیاں نہیں ہونیاں بلکہ رشوت خوری ودھ جائے گی تے عوام وچ بے چینی وی ودھے گی۔

جناب سپیکر! اسیں اصل علاج ول کیوں نہیں آندے۔ What is the real solution to what we are facing today? ایتھے پنجاب اسمبلی وچ بہت سارے کاشتکار بیٹھے نیں۔ اج توں دو چار مہینے پہلے واڈیاں داموسم سی تے اساں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی توجہ دلاؤ نوٹس ہونے ہیں اور اس کے بعد لاء اینڈ آرڈر اور پرائسhike پر عام بحث ہے اس لئے میں محترمہ سے درخواست کروں گا کہ بجائے اس کے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ آپ باقاعدہ اس موضوع پر تقریر کریں اور اس وقت منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں گے جو آپ کے اعتراضات کا جواب بھی دیں گے۔ آپ کے جو اعتراضات ہوں گے وہ ان پر روشنی بھی ڈالیں گے اس لئے میری گزارش یہ تھی پرائسhike چونکہ ایجنڈے پر ہے اور اس پر بحث ہونی ہے۔ یہ اس پر بات کر لیں۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! وہ ضرور کریں گے

But I had asked you for permission to just make a brief comment and I would request the Honorable Minister to have a lot of tolerance and not to interrupt a member of the House in such a manner.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے کوئی غیر پارلیمانی بات کی ہے، اگر میں نے کسی کی شان میں گستاخی کی ہے یاintolerance کی میں نے بات کی ہے تو میں اس کا مجرم ہوں لیکن اگر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات آپ کے علم میں لایا ہوں اور وہ بھی قواعد وضوابط کے مطابق کہ جو چیزalready agenda پر موجود ہے اس وقت اس پر بات کر لیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی تو اس میںintolerance کی کیا بات ہے؟

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker! I had asked for your permission to make this point of order and therefore, I don't expect interruptions until I finish. It's a simple polite rule. It's not a written in stone thing. So I am just saying to you.

جناب سپیکر!ہم لوگوں نے کاشتکاروں نے-/1400روپے فی من گندم بیچی ہے۔ Because that was the support price. آج-/3000روپے فی من آٹا لینے کے لئے دنیادربدر پھر رہی ہے اور آٹا مل نہیں رہا۔So I want to ask this one question کہ ہوا کیا ہے۔

What is the issue here and I have to tell you that is the flawed structured policies that have led to this fiasco. The first culprit Mr Speaker and your agriculturalist yourself so I would beg your attention to this. It is the excessive money supply that has been in the system all over the last year. So that when the Government decides to print money then of course there is much more money and very few things to be had for that money. We have been on a printing bench Mr Speaker, and money supply is increased by 17.5 percent Mr Speaker that is the biggest increase in two decades.

جناب سپیکر!دودہائیوں میں اتنی کرنسی پرنٹ نہیں ہوئی جتنی پچھلے سال میں ہوئی ہے۔

So the currency in circulation is more than the goods are at available تو پھر مہنگائی تو ہوگی۔

جناب سپیکر!میں دوسری بات آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ:

> We are suffering from a breakdown of agriculture that is very important point to rise in the Punjab Assembly, Mr Speaker.

جناب سپیکر!اسیں بُھل گئے آں کہ اسیں حقیقتاً زرعی معیشت آں لیکن ساڈے زراعت دے شعبے تے بالکل توجہ نہیں اے

So I just want to 5-52 say this is something we should be thinking about the farmer are not given the price. They should get international landed price, the Government must withdraw subsidy on sugarcane. Sugarcane has destroyed agriculture in Pakistan ones you

withdraw the subsidy on sugarcane the farmer will grow cotton and that is my submission to you.

توجہ دلاؤنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ جی، سمیع اللہ خان!

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

(۔۔۔جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پچھلے اجلاس میں اسمبلی میں آ چکا ہے۔ اس حوالے سے ایک میٹنگ وزیر قانون نے متاثرہ خاندان کے ساتھ پولیس آفیشلز کی کروادی تھی۔ یہ بہت ظلم ہوا تھا اور ایک ہی خاندان کے تین معصوم بچے اور ایک سربراہ ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہوئے۔ وزیر قانون نے پندرہ دن کا وقت دیا تھا۔ میں نے پتا کیا تو معلوم ہوا کہ وزیر قانون کی جانب سے deadline تھی یا تنبیہہ تھی اس بات کو ایک ماہ ہو گیا ہے لیکن اس کیس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ وہ دوبارہ سے کوئی میٹنگ arrange کرائیں اور یہ پتا چلنا چاہئے کہ قاتل کون تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان درست فرما رہے ہیں کہ ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی مدعی فریق کو بلایا گیا تھا اور تسلی دی گئی تھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد ملزمان کو trace کر لیں گے۔ اس وقت تک جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ نمبر GEO fencing کے ذریعے حاصل کئے گئے تھے اب short list کر کے تقریباً آٹھ نمبروں پر ہم پہنچ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آج بھی متعلقہ تفتیشی اور متعلقہ ایس پی سے بات ہوئی تھی، میں نے ان سے با قاعدہ categorically ایک سوال کیا تھا کہ کیا آپ مدعی فریق سے رابطہ میں ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ کل شام تک ہم رابطہ میں رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک جو کارروائی ہوئی ہے مدعی فریق اس سے مطمئن ہے لیکن ہم اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کروا لیتے ہیں۔ ہم جس طرح آٹھ بندوں تک پہنچ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اصل ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو فی الحال pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ مدعی جن کے چار افراد اس واقعہ میں چلے گئے ہیں۔ اگر ان کی ایک میٹنگ پولیس آفیشلز سے ہو جائے تو ان کو سکون ملتا ہے اس لئے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ ان کی ایک میٹنگ arrange کروا دیں۔ آپ اس پر مہربانی فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا توجہ دلا نوٹس سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

سیالکوٹ موٹروے تھانہ گجرپورہ لاہور
کی حدود میں ڈاکوؤں کی خاتون سے زیادتی اور لوٹ مار

635: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 9۔ ستمبر 2020 کو سیالکوٹ موٹروے پر تھانہ گجرپورہ کی حدود میں ڈاکوؤں نے خاتون کے ساتھ زیادتی کی نیز جاتے ہوئے زیورات اور نقدی بھی لے گئے۔

(ب) حوا کی بیٹی سے ہونے والے اس ظلم و بربریت کی ایف آئی آر درج ہوئی کیا زیادتی کرنے والے درندے گرفتار ہوئے اگر ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا ہے۔ اس بابت مقدمہ نمبر 1369/20 مورخہ 09-09-2020 بجرم 392 ,376(2) ت پ 7ATA تھانہ گجرپورہ ضلع لاہور درج رجسٹر ہوا۔

(ب) جی ہاں!اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اور دو کس ملزمان عابد علی اور محمد شفقت trace ہو چکے ہیں۔ایک ملزم محمد شفقت کو گرفتار کر کے شناخت پریڈ کروائی گئی جسے حوالات جوڈیشل بھجوا دیا گیا ہے جبکہ ملزم عابد علی کی گرفتاری کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کیس کی انوسٹی گیشن خود آئی جی monitor کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد اصل ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ اس کا main ملزم عابد ہے اور کئی دفعہ یہ دعویٰ کیا جا چکا ہے کہ ہم اس کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں لیکن آج کل کے جدید دَور میں ایک rapist پکڑا نہیں جا رہا۔ بعض اوقات ملزمان نہیں پکڑے جاتے لیکن حکومت کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ضرور ہے کہ ایک rapist نہیں پکڑا جا رہا جبکہ دعوے کتنے بڑے بڑے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 644 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔جی،چودھری افتخار حسین چھچھر اسے پڑھیں۔

تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری اور خاتون کی عصمت دری

644: چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیوز چینل "اب تک" مورخہ 15۔ ستمبر 2020 کی خبر کے مطابق تھانہ رائیونڈ سٹی کی حدود میں چوری کی واردات ہوئی جس میں مسلح ڈاکوؤں نے گن پوائنٹ پر پوری فیملی کو یرغمال بنالیا، خاتون سے زیادتی کی اور گھر سے نقدی و موبائل وغیرہ لے کر فرار ہوگئے جس کا مقدمہ نمبر 20/1963 درج کیا گیا؟

(ب) مذکورہ مقدمہ کن افراد کے خلاف درج کیا گیا اور اس واقعہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا ہے اور اس بابت مقدمہ نمبر 20/1963 مورخہ 2020-09-04 بجرم 376, 392 ت پ تھانہ رائیونڈ ضلع لاہور درج رجسٹر ہوا۔

(ب) مقدمہ عنوان بالا میں مدعی نے دو کس ملزمان اکبر سجاد ولد محمد امیر، محمد قاسم ولد محمد صدیق کو نامزد کیا۔ ہر دو ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور چالان نامکمل مورخہ 2020-09-24 کو مرتب کر دیا گیا ہے۔ ملزمان کے DNA کی رپورٹ ابھی آنی ہے لہٰذا جیسے ہی DNA کی رپورٹ مل جائے گی تو اس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ دونوں ملزمان identify ہو کر گرفتار ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/529 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 9 ۔ستمبر 2020 کی خبر کے مطابق گزشتہ سات ماہ کے دوران شہر لاہور کے مختلف علاقوں میں سفاک ملزمان نے 62 لڑکیوں اور خواتین کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ مقدمات درج ہونے سے قبل اور بعد میں ایسے درندہ صفت ملزمان کو clean chit مل گئی یا پریشر ڈال کر خواتین اور متاثرہ لڑکیوں سے صلح کروا دی گئی جس بناء پر عدالتوں میں چالان بہت ہی کم جمع ہو سکے جبکہ پولیس کو چاہئے کہ ایسے جرائم میں ملوث ملزمان کے خلاف سخت ایکشن لے کیونکہ ایسی خواتین، ان کے والدین اور لواحقین کو ساری زندگی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اُن خواتین کو دوسرے معاشرتی مسائل بھی درپیش رہتے ہیں۔ خواتین کے خلاف ایسے واقعات کی وجہ سے عوام الناس میں بالجملہ خوف وہراس وعدم تحفظ پایا جارہا ہے۔ اُن کا حکومت اور پولیس سے پُرزور مطالبہ ہے کہ خواتین کے خلاف جنسی جرائم کا خاتمہ کرنے کے لئے سخت اور فوری اقدام کریں اور پہلے سے کئے گئے اقدامات کو مزید فول پروف بنائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 531/2020 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ اسے پڑھیں۔

جی او آر-III میں ایس ڈی او کی
سرپرستی میں ڈکیت گینگ وقبضہ مافیا کی وارداتیں

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی رہائشی کالونیوں اور خصوصاًGORs کے علاقے انتہائی پُرسکون اور محفوظ سمجھے جاتے ہیں اور یہاں کے رہائشی نا صرف لاہور بلکہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کل خصوصی طور پرGOR-III کے رہائشی انتہائی عدم تحفظ کا شکار ہیں ان کی گاڑیاں، گھر اور جان تک محفوظ نہیں۔ اس عدم تحفظ اور نقصانات کے ذمہ دار وہاں کے سرونٹس کوارٹر کے رہائشی اور ایس ڈی او آفس میں کام کرنے والے ملازمین کی یونین کے چیئرمین (امین) ہیں۔ اس (امین) کے بیٹوں نے ڈکیٹ گینگ بنایا ہوا ہے جن کے خلاف متعلقہ تھانے میں متعدد ایف آئی آرز درج ہیں لیکن چونکہ انہیں متعلقہ ایس ڈی او (امتیاز) کی سرپرستی حاصل ہے اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی حتٰی کہ اس ایس ڈی او کی ملی بھگت سے اس گینگ نےGOR-III میں سرکاری زمین پر قبضہ کر کے اپنے گھر بھی بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے شر کی وجہ سے وہاں کے رہائشی اپنی فیملیوں کے ساتھwalk تک نہیں کر سکتے اور ان کے بچے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ یہاں کے رہائشیوں نے ایس اینڈ جی اے ڈی کے متعلقہ حکام کو متعدد بار شکایات کی ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اگر یہاں کے رہائشی کچھ دیر کے لئے گھر سے باہر جائیں تو واپسی پر ان کے گھروں میں چوری / ڈکیتی ہو چکی ہوتی ہے چند دن پہلے بھیGA-3/4، GA-25/26 اورGA-35/36 میں اسی ڈکیٹ گینگ نے لوٹا جن کی ایف آئی آرز بھی انہی کے خلاف درج ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اب ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے کہ یہاں کے رہائشی اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی بجائے اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے بیٹھ جائیں چونکہ انہیں کہیں سے بھی تحفظ نہیں مل رہا۔ یہاں چوری کی غرض سے باہر سے تو کوئیenter ہی نہیں ہو سکتا چونکہ دونوں گیٹوں پر پولیس تعینات ہے اس کے باوجود تحفظ نہیں ہے۔ یہاں کے رہائشیوں کے جان و مال کے تحفظ کے ذمہ داران اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے جس سے رہائشیوں میں

انتہائی خوف و ہراس اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر کے اس معاملے کی in detail investigation کی جائے اور ان رہائشیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے دو components ہیں۔ ایک پولیس اور ایک ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلقہ ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں تاکہ پولیس سے متعلقہ میں جواب دے دوں گا اور دوسرا متعلقہ منسٹر صاحب جواب دے دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا میں بات کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس معاملے کی پولیس کے پاس already ایف آئی آر درج ہے تو میری آپ سے humble سی request ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں جو دیکھ لے کہ یہ معاملہ ہے تو پھر بے شک ہاؤس میں اس کا جواب آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا ہے وزیر قانون کو respond کرنے دیں پھر اس کے بعد کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! pending کرنے کا بھی آپ کو پتا ہو گا کہ بجٹ سیشن میں آپ نے بجٹ document کو pending کیا تھا لیکن آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں نے اس اسمبلی میں چھ ماہ پہلے ایک ترمیم دی جو کہ آج تک ایجنڈے پر آئی اور نہ ہی اس کا کوئی اتہ پتا ہے۔ یہاں پر کتنے ہی سوالات اور کتنی ہی تحاریک التوائے کار pending ہوئی ہیں لیکن وہ ہاؤس میں واپس ہی نہیں آتیں۔ آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پتا کر سکتے ہیں کہ پہلے جو میری تحاریک التوائے کار pending ہوئی ہیں آج تک ان کا کوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سید حسن مرتضیٰ !اس تحریک التوائے کار کا جواب آ لینے دیں پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !میری requestہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ !اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آ لینے دیں ناں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !جواب تو یہی ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ !اس تحریک التوائے کار کوpending کر دی ہے تو پھر۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !ٹھیک ہے آپ اس تحریک التوائے کار کوpending کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر ! جیسے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا ہے تو جو پولیس سے متعلقہ معاملہ ہے میں اس کی in writing report کل آپ کو پیش کر دوں گا لیکن آپ سے میری یہ استدعا ہے کہ یہ تحریک التوائے کار ہے جو کہ کمیٹی کو refer نہیں ہوتی بلکہ اس پر دو گھنٹے کے لئے general بحث ہوتی ہے۔ جواب آ جائے اس کے بعد آپ اس پر جو کرنا چاہیں وہ کر لیں۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب آنے کے بعد اسے دیکھ لیں گے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) (تدارک و کنٹرول) وبائی امراض پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Ordinance 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months. Minister for Law may lay the Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I lay the Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months.

مسودات قانون

(جو ایوان میں پیش ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی، پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No.12, for report within two months. Minister for Law may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) سٹامپ 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I introduce the Stamp (Amendment) Bill 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue & Consolidation, for report within two months.

بحث

پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم general discussion کی طرف آتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔ جو معزز ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ بحث کے لئے اپنے نام بھجوا دیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سے پہلے کہ میں ایجنڈے کے مطابق اپنی بات کروں میں نے وزیر قانون کی توجہ دلانے کے لئے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا لیکن میں نہیں چاہ رہا تھا کہ legislation کے مرحلے پر وزیر قانون کو disturb کروں۔ اب آپ نے مجھے floor دیا ہے تو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ 16۔اکتوبر کو گوجرانوالہ کے اندر پاکستان کی اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد پی ڈی ایم کی طرف سے جلسہ ہو رہا ہے۔ ماضی میں آج کی حکمران جماعت نے بہت سارے جلسے کئے، ریلیاں نکالیں اور مجھے یاد ہے کہ جب ان کے جلسے کسی سٹیڈیم میں ہوتے تھے تو ایک ایک ہفتہ پہلے وہاں پر face painting اور دوسری political activities یا سرگرمیاں شروع ہو جاتی تھیں لیکن آج 12 تاریخ ہے اور تین چار دن بعد جلسہ ہے جس کے لئے مسلم لیگ (ن) اور پی ڈی ایم کی قیادت نے ضلعی انتظامیہ کو جناح سٹیڈیم گوجرانوالہ میں جلسے کرنے کی اجازت کے لئے لکھ کر دیا تھا لیکن ابھی تک حکومت کی طرف سے خاموشی ہے اور صرف خاموشی نہیں ہے بلکہ گوجرانوالہ کے اندر اس جلسے کی موبلائزیشن کے حوالے سے جو corner meetings ہو رہی ہیں وہاں پر مقامی پولیس جا کر اگر کوئی چھوٹا موٹا سٹیج بنا ہے تو اسے اکھاڑ رہی ہے اور بینرز اتارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہو گی کہ پنجاب کے اندر پی ڈی ایم کی آئندہ آنے والی جو سرگرمیاں بھی ہیں، اس حوالے سے پی ڈی ایم ملک کے مختلف issues کے اوپر پُرامن احتجاجی تحریک کو شروع کرنے جا رہے ہیں جس میں سب سے پہلا مرحلہ یقیناً جلسوں کا ہوتا ہے اور مجھے یاد ہے کہ 2014 سے لے کر 2018 تک اگر میں صرف جلسوں کی بات کروں تو

پی ٹی آئی نے ہر ضلع میں اوسطاً دو تین جلسے کئے اور اس وقت کی حکومت نے انہیں پوری طرح سے ان جلسوں کے حوالے سے facilitate کیا۔ جیسے پہلے میں نے کہا کہ مختلف سرگرمیاں اس سٹیڈیم میں شروع ہو جاتی تھیں تو مجھے ایک پالیسی سٹیٹمنٹ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی چاہئے کہ پی ڈی ایم کے آئندہ پنجاب میں ہونے والے جلسوں کا انداز یہی ہو گا کہ کارکنوں کی لسٹیں بنیں، انہیں اٹھایا جائے اور جلسے کی جگہ کو آخر تک ابہام میں رکھا جائے کہ وہ جلسہ کہاں ہو گا اور کہاں نہیں ہو گا۔ اس کے بعد میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جناب سمیع اللہ خان نے جو فرمایا ہے اس میں مختلف حوالوں سے دو تین چیزیں ہیں۔ انتظامیہ کے پیش نظر بھی وہ دو تین چیزیں ہیں اور اس کے لئے کچھ عدالتی معاملات بھی ہیں جنہیں مدنظر رکھا جا رہا ہے۔ بہر حال انشاء اللہ تعالیٰ جلسے سے پہلے حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں باقاعدہ آپ کو مطلع کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ وزیر اعظم نے بھی فرمایا کہ اگر کوئی قانون اور ضابطے کے اندر رہ کر جلسہ کرنا چاہتا ہے تو حکومت اس میں مداخلت نہیں کرے گی لیکن اگر کسی نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو پھر قانون حرکت میں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہمارے زیر غور دو باتیں اور ہیں جن میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ وہاں پر corner meetings کی اجازت نہیں ہے اور وہاں پر بینرز اتارے جا رہے ہیں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ دو دن پہلے یا ایک دن پہلے گوجرانوالہ میں تیاری کے لئے آپ کے جلسے ہوئے اور حافظ آباد میں آپ کا جلسہ ہوا تو کسی جلسے کو حکومت نے disturb نہیں کیا بلکہ بالکل آزادی کے ساتھ آپ نے جلسے کئے لیکن میں انتہائی افسوسناک پہلو آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر جلسوں میں استعارے استعمال کئے جائیں اور یہ کہا جائے کہ ہم "بوٹ اور بندوق" کے خلاف جا رہے ہیں اور "بوٹ اور بندوق" کو استعارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ بات

انہیں بھی پتا ہے کہ کس کے متعلق کہہ رہے ہیں اور ہمیں بھی پتا ہے کہ کس کے متعلق کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اداروں کو اس طرح اگر ملوث کرنے کی کوشش کی جائے گی اور پھر ادارے بھی وہ جو ملکی سلامتی کے ضامن ہوں، جو ملکی ترقی کے ضامن ہوں اور ہماری سرحدوں کے محافظ ہوں تو پھر استعارے ان کے متعلق استعمال نہیں کئے جاسکتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں نے قانونی پہلو عرض کیا تھا جو یہ ہے کہ categorically ایک بات واضح کر دیں کہ ان کی قیادت کے کون کون سے لوگوں نے جلسوں سے خطاب کرنا ہے۔ اگر کسی ایسے شخص کے متعلق یہ کہیں کہ وہ جلسے سے خطاب کریں گے کہ جن کے متعلق عدالتوں میں معاملات چل رہے ہیں، مفروری کے معاملات چل رہے ہیں، اشتہاری قرار دینے کے معاملات چل رہے ہیں اور قانون کے مطابق انہیں سزا بھی ہو چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ as a matter of right وہ نہیں کہہ سکتے لیکن جہاں تک political activities کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت مناسب وقت پر فیصلہ کرے گی اور آپ کو اس سے مطلع بھی کر دیا جائے گا۔ آپ سے بھی استدعا صرف یہ ہے کہ آپ کی جو یہاں پر قیادت ہے وہ ضرور جلسوں سے خطاب کرے لیکن میں پھر معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور دوسرے الفاظ میں اس کو اس طرح لیا جاتا ہے کہ جو شخص باہر بیٹھا ہوا ہے وہ باہر سے بیٹھ کر ہماری قومی سلامتی کے اداروں کو گالیاں دینی شروع کر دے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب بات ہوتی ہے تو میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اور وقت آنے پر آپ کو پتا چل جائے گا اور اگر یہ بات کریں گے تو میں پھر مزید ذرا کھل کر بات کر دوں گا لیکن میں کھل کر بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جتنی بات انہوں نے دھیمے لہجے میں اور پیار محبت سے کی تو اسی لحاظ سے میں نے جواب دے دیا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی ہر بات کا جواب ہے اور آج ہی اسلام آباد ہائی کورٹ نے جس کو آپ اشتہاری کہہ رہے ہیں وہ پاکستان کا تین بار کا وزیراعظم رہا ہے اسلام آباد ہائی کورٹ نے آج ہی direction دی ہے کہ ان کی کسی تقریر کو اور ان کو بات کرنے سے نہیں روکا جاسکتا اور ساتھ یہ کہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف پاکستان میں تین بار

وزیراعظم کے عہدے پر رہے ہیں لیکن اب جولاء منسٹر نے اداروں کے حوالے سے بات کی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر آپ نے پندرہ اور سولہ کی رات کو بتانا ہے کہ ہم کون سے سٹیڈیم یا کون سی جگہ پر جلسہ کریں گے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بالکل کوئی issue نہیں ہے۔ آپ ہمیں پندرہ اور سولہ کی رات کو بتائیں۔ آپ جیسے مناسب وقت لیتے رہے ہیں آپ ہفتہ ہفتہ پہلے وہاں، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، ہفتہ ہفتہ پہلے وہاں پر دن رات political activities شروع ہو جاتی تھیں۔ ہم نے تو وہ سارا کچھ جلسوں کے حوالے سے دیکھا ہے لیکن آج 12 تاریخ ہے اور آپ سولہ کو کہہ رہے ہیں کہ مناسب وقت، تو بالکل آپ مناسب وقت پر کریں انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جلسہ ہر صورت ہو گا اور بھرپور ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اچھی بات ہے کہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ نے بات ہی یہاں شروع کی ہے، اب میں اپنی تقریر کو بھی یہیں سے شروع کروں گا اور میں پرائس hike پر بعد میں آؤں گا۔

جناب سپیکر! جس ملک میں قادیانیوں کو جو غیر مسلم قرار دے اس کو کافر قرار دیا جائے، جس ملک میں جو پاکستان کو ایٹمی قوت بنائے اس کو غدار قرار دیا جائے اور جس ملک میں جو حکومت پاکستان کو تعمیر و ترقی کے حوالے سے آگے لے کر جائے، چاہے وہ میاں محمد نواز شریف یا جناب پرویز الٰہی کی حکومت ہو اس کو چور اور ڈاکو کے الفاظ اور القاب سے نوازا جائے وہ قومیں آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہاں پر یہ بات رکھنا چاہوں گا کہ بالکل دو باتیں واضح ہیں ایک میری پارٹی کا نقطہ نظر وہ یہ ہے کہ جو جوان سرحد پر رات کو کھڑے ہو کر میری اس ماں دھرتی کی حفاظت کرتا ہے اس کے بوٹ کے اوپر جو گرد ہے اس پر میں اپنی آنکھیں بچھانے کو تیار ہوں لیکن اس جوان کی آڑ میں میں جنرل ایوب خان کو زندہ باد نہیں کہہ سکتا، اس جوان کی قربانی کی آڑ میں میں کسی ڈکٹیٹر کو سلام نہیں کر سکتا۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk please.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب آپ ذرا آرام سے سنیں۔ میں ایوب خان کو سلام کر سکتا ہوں، یحییٰ خان کو سلام کر سکتا ہوں، ضیاء الحق کو سلام کر سکتا ہوں اور نہ ہی پرویز مشرف کو سلام کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں نے آپ سے کہنی ہے کہ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں ہر ایک کے لئے آئین پر عمل داری کا بیانیہ لے کر آیا ہے اور وہ صرف ہمارے لئے نہیں ہے وہ ہر ادارے کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بات کرنا چاہوں گا کہ اداروں کے بارے میں ان 70 سالوں میں جو وہ اپنی crease سے باہر نکل کر کھیلتے رہے کس کس نے کیا کچھ ان اداروں کو کہا۔

جناب سپیکر! میں USB یہاں سپیکر کو پیش کروں گا کہ جس میں جناب عمران خان کی سولہ ٹی وی چینلز پر، اب میرا منہ نہ کھلوائیں انہوں نے جرنیلوں کے بارے میں کس طرح کی زبان استعمال کی انڈیا کے اندر بیٹھ کر کسی پاکستانی چینلز کے اوپر نہیں اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ جناب پرویز الٰہی نے 2020 میں جرگہ پروگرام میں سلیم صافی کے ساتھ بات کرتے ہوئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ House in order کریں گے تو بات ہو گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ان کو سمجھ نہیں ہے یہ حد سے بڑھ رہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ان کو سمجھ نہیں ہے یہ آج پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ ان کو سمجھائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .No cross talk آپ اپنی باری پر بات کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جن اداروں کے بارے میں ان 70 سالوں میں کس کس نے کیا کیا القاب اور الفاظ استعمال کئے وہ شاید یہاں میرے فون میں موجود ہیں وہ میں اس مائیک پر رکھ دیتا ہوں۔ جناب عمران خان نے جو انڈین ٹی وی پر بیٹھ کر اور جو پاکستانی سولہ چینلز ہیں جس کے اوپر، اب وہ الفاظ دہراؤں کہ جرنیلوں کے بارے میں جناب عمران خان نے کیا کہا، میں یہاں پر

نہیں دہرا رہا اور پھر ابھی 2020 میں جناب پرویز الٰہی سلیم صافی کے پروگرام جرگہ میں گئے اور انہوں نے کہا کہ 2010 میں اس وقت کے ڈی جی آئی ایس آئی جنرل احمد شجاع پاشا نے مسلم لیگ(ق) کے لوگوں کو توڑ کر پی ٹی آئی میں شامل کروایا۔ میں نے اس کی شکایت جنرل اشفاق پرویز کیانی سے کی۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں یہ جناب پرویز الٰہی کے کوئی 2005 کے الفاظ بھی نہیں بلکہ 2020 کے الفاظ ہیں۔ جنرل اشفاق پرویز کیانی سے چوہدری شجاعت حسین اور میں نے شکایت لگائی کہ آپ کا یہ ڈی جی آئی ایس آئی(ق)لیگ کے بندے توڑ کر پی ٹی آئی میں لے کر جارہا ہے، میٹنگ ہوئی تو چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے ڈی جی آئی ایس آئی جنرل احمد شجاع پاشا کو جنرل اشفاق پرویز کیانی کے سامنے کہا کہ یہ ہمارے بندے توڑ کر پی ٹی آئی میں لے کر جارہا ہے۔ اس وقت وہ جنرل شجاع پاشا کون تھا؟وہ کسی ادارے کا main pillar نہیں تھا، جنرل اشفاق پرویز کیانی کون تھا؟وہ کسی ادارے کا main pillar نہیں تھا؟ چوہدری صاحب اس کے پاس یہ تسلیم کرکے گئے کہ یہ سیاست میں مداخلت کرتے ہیں۔ یہ اپنا آئین اور جو حلف ہے جب یہ حلف اٹھاتے ہیں اس کو پیروں تلے روندتے ہیں اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے ان کو طالع آزما کہا تھا ان کے بارے میں میرے بزرگ لیڈر نے یہ کہا تھا کہ یہ پاکستان کے اندر طالع آزما ہیں۔

جناب سپیکر!اب اس سے آگے چلتے ہیں 2018 کا الیکشن آپ کہتے ہیں کہ صاف شفاف تھا لیکن آپ کی صفوں میں تین ایسے evidences ہیں پچھلے دو ماہ کے اندر کی وزیر داخلہ بریگیڈئر اعجاز شاہ کی سٹیٹمنٹ میں آپ کو سنانا چاہتا ہوں جو کہ ٹی وی پر دی کہ اگر میاں نواز شریف کے ارد گرد دو تین بندے نہ ہوتے تو 2018 میں بھی میاں محمد نواز شریف چوتھی بار وزیراعظم ہوتا۔ یہ کہا بریگیڈئر اعجاز شاہ نے، 2018 کے الیکشن کا اس نے منہ صاف کیا اور پھر دوسری evidences، ادارے اس ملک میں اور اداروں کے اندر بیٹھے چند افراد کیا کھیل کھیلتے ہیں۔ شہزاد اکبر مرزا سے پریس کانفرنس کے دوران سوال ہوتا ہے کہ آپ نے میاں محمد نواز شریف کو باہر کیوں جانے دیا۔ وہ کیا جواب دیتا ہے، وہ کہتا ہے کہ محکمہ زراعت سے پوچھیں۔ وہ اداروں کو ملوث نہیں کرتے، یہ اداروں کو سیاست میں دھکیلنے کی بات نہیں ہے اور تیسرا ابھی فواد چوہدری نے کہا کہ پی ایم ایل(ن) کا ایک ایم این اے ہارا ہوا تھا رات کو اس نے جنرل قمر جاوید باجوہ کو فون کیا اور صبح وہ جیتا ہوا تھا۔ اس سے بڑا الزام آپ اپنے آرمی چیف پر اور کیا لگا سکتے ہیں۔ اس کے بعد

میاں محمد نواز شریف کے الفاظ کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور آپ نے اس ملک کے چیف آف آرمی سٹاف کو ایک سیٹ پر ہارے ہوئے کو جتوانے کے لئے اس کا نام لیا اور اس سے آگے چلتے ہیں۔ مجھے پتا ہے مجھے علم ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House. تمام معزز ممبران اپنی باری میں بات کریں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے مسلم لیگ (ن) کو پتا ہے میاں محمد نواز شریف نے جس راستے پر قدم رکھا ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں مشکل بھی ہے اور کٹھن بھی ہے اس راستے پر پاکستان کے منتخب وزراء پھانسی بھی چڑھتے رہے ہیں اُن کو ہائی جیکر بھی قرار دیا جاتا رہا ہے اور لیاقت باغ میں اُن کو بم دھماکوں میں بھی اُڑیا جاتا رہا ہے۔ اس راستے کا انتخاب میاں نواز شریف نے کیا ہے اُنہیں معلوم ہے کہ اس راستے پر چلتے ہوئے اُنہیں اُن کے ماضی کے طعنے دیئے جائیں گے یہ سب پتا ہے، اُنہیں جنرل ضیاء الحق اور جنرل جیلانی کے طعنے دیئے جائیں گے لیکن میاں نواز شریف نے یہ سب کچھ سمجھتے ہوئے، سوچتے ہوئے اس راستے کے اوپر قدم رکھا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمیں یقین ہے کہ وہ اس راستے پر قدم رکھ کر پاکستان میں آئین کی پاسداری ہے کو سربلند کریں گے اور جہاں تک میاں محمد نواز شریف کی سزا کا تعلق ہے۔ وہ سزا کرپشن پر نہیں تھی، وہ سزا اقامے پر بھی نہیں تھی، وہ سزا اس شعر پر تھی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی
طرف سے "مودی کا جو یار ہے غدار ہے کی نعرے بازی")
(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، order in the House,

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں before Samiulah khan takes the floor اس ایوان میں general discussion کے دوران اس کا order maintain کرنا لازمی ہے اور جو نعرے یہاں لگائے جارہے ہیں یہ غداری کے نعرے لگائے جارہے ہیں یہ معاملات کو ہاؤس کے اندر بہت خراب کرتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ جنہوں نے یہ نعرے لگائے ہے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں اور اگر یہ نہیں کیا جاتا تو پھر جو ممبر ز rowdy attitude کرتا ہے پھر آپ اُن کو باہر نکالا کریں جو آپ کی رولنگ نہیں مانتا۔

جناب آصف مجید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ! جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف مجید: جناب سپیکر! پاکستان آرمی کے بارے میں بات کی جارہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پوائنٹس لکھ لیں آپ اپنی تقریر میں بات کیجئے گا۔ جناب سمیع اللہ خان کو اپنی speech ختم کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں no cross talk۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک شعر سنانا چاہتا ہوں وہ بڑا مشہور ہے کہ:

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ میرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے
وہی منصفوں کی روایتیں، وہی فیصلوں کی عبارتیں
میرا جرم تو کوئی اور تھا، پر میری سزا کوئی اور ہے

جناب سپیکر! پاکستان کی قوم سمجھتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے کیا جرم کیا، یہاں ابھی ملک محمد احمد خان نے کہا کہ غداری کے نعرے لگائے گئے۔ میری بات کو حوصلے سے سنیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کہا گیا کہ میاں محمد نواز شریف نے جو تقریر کی اُس پر انڈیا خوش ہوا۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان پر جنرل یحییٰ خان کی حکومت ہو اور سقوطِ ڈھاکہ ہو جائے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان پر موجودہ کمزور بندوبست کی ہائبرڈ حکومت ہو تو سقوطِ کشمیر ہو جائے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب سلامتی کونسل کے اندر پاکستان انڈیا کو ووٹ دے کر چیئرمین بناتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب واہگہ بارڈر کے راستے افغانستان کی تجارت کا راستہ کھولا جاتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کے لئے صدر پاکستان آرڈیننس جاری کرتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کو موجودہ حکومت تین بار قونصلر رسائی دیتی ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب 2014 میں سی پیک کو رکوانے کے لئے دھرنا دیا جاتا ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان کا جی ڈی پی گروتھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان wind up کریں اور بہت سے speaker ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں wind up کی طرف آرہا ہوں۔ آپ House in order کروائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو معزز ممبر ملک احمد خان نے بات کی وہ صحیح بات کی کہ جب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین! پہلے اُن کو بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر اور مہنگائی کے اوپر بحث ہونی تھی اور انہوں نے اُس کی بجائے بحث کو indirect کر کے فوج کو گالیاں دینا شروع کر دی ہیں اور یہ کوئی موقع نہیں جانے دیتے جب یہ فوج کو اور اداروں کو ریگیدنا شروع کر دیں ہر وقت یہی کام، ہر وقت یہی کام اور وہ فوج جو ہر وقت سرحدوں پر بھی کھڑی ہے اور یہاں پر بھی ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جناب سمیع اللہ خان!wind up کرلیں۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!اب یہ حوصلے سے سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،order in the House

جناب علی اختر:جناب سپیکر!ان کی یہ باتیں ہم نہیں سنیں گے، میں آپ کا ادب کرتا ہوں، احترام کرتا ہوں لیکن فوج کے متعلق ان کی باتیں نہیں سنیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!یہ ہے ان کا اَمرانہ روّیہ، یہ اَمرانہ روّیہ ہے، انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب سمیع اللہ خان!windup کریں.last one minute

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!انڈیا تب پریشان ہوتا ہے کیونکہ پہلے توخوش ہوتا تھا انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب پاکستان انڈیا کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں چھ ایٹمی دھماکے کرتا ہے، انڈیا تب پریشان ہوتا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،order in the House معزز ممبران،جناب سمیع اللہ خان کو بات کرنے دیں.جی،جناب سمیع اللہ خان!.last thirty seconds

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!میں اب ایسی بات کروں گا مجھے لگتا ہے اب ان کو سکون آجائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جناب سمیع اللہ خان!آپ صرف اپنے topic پر بات کریں۔order in the House

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!میں صرف یہ کہہ رہا ہوں جب پاکستان کی جی ڈی پی کا سائز 2018میں 315 بلین ڈالر تھا آج 2020میں 315 بلین ڈالر سے کم ہو کر 264 بلین ڈالر جب پاکستان کی economy کا سائز ہوتا ہے انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! حزب اقتدار کی طرف سے خواتین غیر اخلاقی بات کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk جی، پلیز! جناب سمیع اللہ خان آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں economy کی بات کرتا ہوں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔ جب مہنگائی کی شرح 4.7 فیصد سے بڑھ کر 11 فیصد ہو جاتی ہے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب پاکستان کی فی کس آمدنی 1652 ڈالر سے گر کر 1388 ڈالر ہوتی ہے۔ جب پاکستان کی عوام غربت کی چکی میں پستے ہیں تو انڈیا تب خوش ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں بتاتا ہوں کہ انڈیا پریشان کب ہوتا ہے۔ جب پاکستان ایٹی دھماکے کرتا تو انڈیا پریشان ہوتا ہے۔ جب پاکستان سی پیک پر کام کرتا ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تب انڈیا پریشان ہوتا ہے جب میاں محمد نواز شریف defense بجٹ کو 515۔ارب سے بڑھا کر 1041۔ارب کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے پہلے ہی 25 منٹ بات کر لی ہے۔ ابھی باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبہ پنجاب کا بنیادی مسئلہ لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول ہے۔ آج بہت مایوسی کے ساتھ 25th session of this august House ہے۔ ہم جو 371 ممبران اسمبلی موجود ہیں تو میری نظر میں وہ تمام ممبران جو کہ اس August House کا حصہ ہیں وہ قابل احترام ہیں کیونکہ وہ عوام کی اُمنگوں اور عوام کی توقعات کی ترجمانی کی خاطر اس ہاؤس میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ دو سال گزرنے کے بعد آج 25th session میں ہم موجود ہیں، کیا ہم نے اس ہاؤس کی عزت وو قار میں کوئی اضافہ کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر! ہم جب اسمبلی میں آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ سٹینڈنگ کمیٹیز اس ہاؤس کو چلانے اور قانون سازی کرنے کا ایک بہت اہم tool ہے۔ Woodrow Wilson کی ایک quote ہے کہ:

"Congress in session is Congress on public exhibition, whilst Congress in its committee rooms is Congress at work"

جناب سپیکر! آج دو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد 25th session میں ہم موجود ہیں اور اس ہاؤس میں آج بھی committees قائم نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ:

Have we checked up to the expectations of the peoples who had entrusted their faith and future in us and sent us to this august House?

جناب سپیکر! یہ august House بڑی بڑی عمارتوں کی وجہ سے نہیں ہوتا اس ہاؤس میں بیٹھ کر ہم لوگوں کی طرز زندگی کے لئے کیا اقدمات اور قانون سازی کرتے ہیں اس کی وجہ سے اس ہاؤس کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم اگر آگے چلیں تو 49 percent of Punjab is represented by the opposition.

جناب سپیکر! 12 کروڑ عوام کا یہ صوبہ ہے جس میں سے 49 percent are benches represented by the opposition ہم نے دو سالوں میں کیا روایات قائم کیں کہ اپوزیشن کو مسل دو اور کچل دو؟ Once again I reiterate میں کسی کی غلط چیز کو صحیح نہیں کہہ رہا مگر کیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ ہمارا Leader of the Opposition of this House is behind the bars more than a year and half without august any reference. اگر ان کے خلاف کوئی reference ہے تو اس کو فائل کریں تو اس میں کوئی issue نہیں ہے He should be sentenced مگر without reference کسی کو آپ نے ڈیڑھ سال سے کیوں قید بامشقت میں رکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر!دوسرا اگرhealth, education, sanitation and basic amenityکی بات کی جائے توopposition once againکو کارنر کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!میں ان تمام باتوں کو اس وجہ سے زیر گفتگو اور زیر بحث لارہا ہوں کہ because all of these are directly in correlated with law and order جب آپ اپنے صوبے کی اپنے ملک کی،40،55یا60فیصد آبادی کو بالکل ہیcorner کردیں گے اور ان کو آپ قومی دھارے میں شامل ہی نہیں کریں گے جہاں پر آدھےnon taxpayers of Pakistanاور آدھےnot equal citizens of Pakistanہوں تو وہاں کیسے نظام چلے گا؟ حکومت کاbasic principleجان و مال اور چادر چاردیواری کا تحفظ ہوتا ہے لیکن ہم نے unfortunately حکومت کو اسbasic principleمیں بھی پچھلے دوسالوں میں بُری طرح ناکام ہوتے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر!اس کی بہت بڑی مثال سانحہ ساہیوال اور ابھیrecentlyبہت ہی مایوس کنunfortunately ہمارےtaintedمعاشرے کی ترجمانی کرتا ہے وہ واقعہ جو کہ موٹروے پر پیش آیااور حکومت اس خاتون کی چادر اور چاردیواری کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑتے ہوئے دیکھیں۔ وزیراعظم پاکستان ایکfigure fatherہوتا ہے.He is the head of state ہم وزیراعظم سے یہ امید رکھتے ہیں کہcollective approachکے تحت وہ ایوان میں موجود تمامpartiesکوfor the greater good of the countryساتھ لے کر چلے لیکن ہمیں وزیراعظم کی طرف سے کیا دیکھنے کو ملتا ہے کہ وزیراعظم لوگوں کی بیماریوں کا مذاق اڑاتے اور پارلیمانی لیڈران کی نقلیں اتارتے ہیں۔A Prime Minister should be magnanimous

جناب چیئرمین:سید عثمان محمود!وقت کم ہے اور باقی ممبران نے بھی بات کرنی ہے لہٰذا آپ اپنی speech wind upکریں۔

سید عثمان محمود:جناب سپیکر!میں اپنی باری کا دو دن سے انتظار کررہا ہوں۔ مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، بات کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر پرائس کنٹرول کے حوالے سے بات کی جائے تو آج 8 کروڑ سے زائد لوگ soaring inflation کی وجہ سے below the poverty line جا چکے ہیں۔ گیس کی قیمت 220 فیصد سے زائد بڑھا دی گئی ہے۔ بجلی کی قیمتیں دو سال میں چوتھی مرتبہ بڑھائی جا رہی ہیں۔ اگر lifesaving drugs کے حوالے سے بات کی جائے تو 94 ادویات کی قیمتوں میں 262 فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس کو justify کیا جاتا ہے کہ ہم نے یہ اضافہ اس وجہ سے کیا ہے تاکہ ہم ensure کریں کہ ان ادویات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ Is this the writ of the state? اس کے ساتھ ساتھ ابھی میں آپ کے 50 لاکھ گھر، ایک کروڑ نوکریوں اور جنوبی پنجاب کا صوبہ جو کہ آپ نے ہمیں 100 روز میں دینا تھا ان وعدوں کی طرف نہیں جا رہا۔

جناب سپیکر! مجھے میرے بزرگوں نے بتایا تھا کہ good governance is good politics تو آپ کی governance کا پچھلے دو سالوں میں یہ حال ہے کہ آپ نے پانچ آئی جیز، چار چیف سیکرٹریز اور تین ایس ایم بی آرز چینج کر دیئے۔ کمشنر ڈی جی خان اور لاہور کو چار مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو سات مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ سیکرٹری سکولز اور سیکرٹری آبپاشی کو سات مرتبہ تبدیل کیا گیا۔ محکمہ فوڈ، لائیو سٹاک، کوآپریٹو، لوکل گورنمنٹ کون سا ایسا ادارہ ہے جس میں آپ دو سالوں میں کوئی پالیسی بنانے کی پوزیشن میں آئے ہیں۔ جیسے کیسے بھی لوکل گورنمنٹ نظام چل رہا تھا اس کو بھی آپ نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت تباہ و برباد کر کے یونین کونسلز کی ایک باڈی جو کہ پچھلے چالیس یا پچاس سالوں میں دیکھنے کو آ رہی تھی وہ بھی آپ نے abolish کر دی۔ اب گلی کوچوں کے مسائل حل کرنے کے لئے کوئی ادارہ موجود نہیں ہے تو How do we expect when there is no writ of the state, when there is no policy, when there is no direction. تو لاء اینڈ آرڈر کہاں ہو گا؟

جناب سپیکر! اب میں ڈسٹرکٹ انتظامیہ پر آتا ہوں کہ آپ نے سرعام پولیس آرڈر 2002 کی خلاف ورزی کی ہے۔ وہ ایسے کی ہے کہ جونیئر آفیسرز کو سینئر پوسٹوں پر تعینات کیا ہے، 19 ڈپٹی کمشنرز، تین ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں بی ایس۔18 کی پوسٹ والے ہیں جبکہ رولز یہ کہتے ہیں

کہ بی ایس۔19 rankکا آفیسر ہیڈ کوارٹر کی ڈی سی / ڈی پی او شپ کرے گا۔ آپ نے ساؤتھ پنجاب سیکرٹریٹ بنایا، ٹھیک ہے کہ آپ کی نظر میں وہ صوبے کا متبادل ہے لیکن ہماری نظر میں نہیں ہے۔ وہاں پر پندرہ ڈیپارٹمنٹ قائم کئے گئے جہاں پر آج بھی چار سیٹیں vacant ہیں اور بی ایس۔19 کے سات افسروں کو بی ایس۔ 20 کی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے اور انہیں ڈبل تنخواہ دی جارہی ہے۔آپ مجھے بتائیں کہ جب آپ out of turn and not on merit پوسٹنگ ٹرانسفر کریں گے تو how do you expect from government and its departments to perform? یہ قواعد انضباط کار میں نے نہیں بنائے۔

جناب چیئرمین: سید عثمان محمود! پلیز wind up کیجئے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں، یہ قواعد انضباط کار میں نے نہیں بلکہ آپ کی حکومتوں نے بنائے ہیں۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے آخری ایک منٹ لوں گا۔ان چیزوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے I whish کہ ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوتے روجھان میں غلام رسول راہواڑی کو ڈپٹی سپیکر کے ڈیرے پر آکر گولی مار دی جاتی ہے۔اس کی اب تک کیا انکوائری ہوئی ہے، کوئی گرفتار ہوا؟ کیا وہاں پر ایس ایچ او، ڈی ایس پی یا ڈی پی او کے خلاف کارروائی ہوئی that person was shot dead in broad daylight اس کے دو دن بعد میرے گاؤں جمال دین والی میں جو امن کا گہوارا کہلاتا تھا۔

That area we are proud to have governed it in exceptional manners under the leadership of Makhdoom Ahmed Mehmood

جمال الدین والی میں یوسف بنو نامی آدمی کو دن دہاڑے مار دیا جاتا ہے I don't blame the DPOs , I don't blame the SPs, I don't blame the SHOs. I blame the head of the governments and I blame the top tiers چونکہ آپ سے پالیسی بنتی ہے آپ پالیسی بنائیں گے جس کا downward multiplier effect آئے گا۔

Mr Speaker! Last 30 second I would like to conclude with quotation of JSK "Let us not seek the Republican answer or the Democratic answer but the right answer. Let us not seek to fix the blame for the past, let us accept our own responsibility for the future."

جناب سپیکر!ہمیں اکٹھے مل کر، سر جوڑ کے بیٹھ کر اس پانچ دریاؤں والے صوبے کے بارے میں سوچنا ہے، یہ بارہ کروڑ کی آبادی کا پانچ دریاؤں کا صوبہ ہے جس کا اس وقت کوئی پرسان حال نہیں ہے۔I would request you, Law Minister and the Cabinet members sitting here کہ میں نے جتنے بھی پالیسی فقدان بتائے ہیں یہ میں نے اپنے سے نہیں بتائے بلکہ یہ آپ کا قانون ہے آپ مہربانی کر کے ان پر توجہ دیں تاکہ ہمارے لاء اینڈ آرڈر اور price control restore ہو سکیں Thank you for your time

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ٹائم کم ہے اس لئے اب میاں محمد اسلم اقبال wind up کریں گے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!نہ ہی سمجھئے۔وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ کل رکھ لیں گے۔

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر!مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ آگے ایک official meeting ہے اس حوالے سے چند باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!اپوزیشن کی طرف سے سید عثمان محمود نے لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول پر بڑی to the point تقریر کی ہے جسے میں appreciate کرتا ہوں کہ ایک بندہ تیاری کے ساتھ آکر اپنی چیزیں بتا رہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف آپ دیکھ لیں کہ جتنے بندوں نے تقاریر کی ہیں ان کا حاصل حصول صرف ایک ہی ہے جو میں یہاں پر کہوں گا کہ:

"روندی پئی اے یاراں نوں لے لے ناں بھر انواں دا"

(قہقہے)

جناب سپیکر! اپوزیشن نے specially لاء اینڈ آرڈر اور پرائس کنٹرول پر اجلاس بلایا تھا ۔مجھے بتادیں کہ آج سوائے معزز ممبر سید عثمان محمود کے جو میرے چھوٹے بھائی ہیں باقی کسی ایک ممبر نے بھی پبلک کے حوالے سے، غریب آدمی کے حوالے سے کوئی ایسی تجاویز ہمیں دی ہوں جن کے مطابق حکومت ان تمام چیزوں کو دیکھ سکے؟ یہاں پر صرف ان کا ایک ہی رونا رہا ہے کہ اپنے سزا یافتہ لیڈروں کی کرپشن کو کس طرح سے بچانا ہے؟ انہیں جیل سے کس طرح سے لے کر آنا ہے؟ ان کی مفروری کو انہوں نے لفظوں کے اندر کس طرح cover دینا ہے تاکہ عوام کی آنکھوں میں مرچیں جھونک کر یہ بتا سکیں کہ ساڈا لیڈر پاک صاف اے۔ جناب عمران خان نے کسی کو سزا یافتہ convicted declare نہیں کیا بلکہ عدالت نے کیا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ ایک convicted آدمی جو ملک سے باہر بیٹھا ہوا ہے جو مفرور ہے لیکن پاکستانیوں سے خطاب کر رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری بات سن لیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): آپ نے افواج پاکستان کو گالیاں دی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں۔ Order in the House، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم نے آپ کی ساری باتیں بیٹھ کر حوصلے سے سنی ہیں اب آپ بھی سنیں کیونکہ ٹائم تھوڑا ہے اس لئے میں پہلے اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کو ایک تھیٹر بنایا ہوا ہے کوئی آتا ہے جگت کرتا ہے، کسی نے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگاتے رہے)

جناب چیئرمین: نہیں۔ Order in the House. جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج ایک معزز ممبر نے جو تقریر کی ہے میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ انڈیا کب خوش ہوتا ہے، میں انہیں بتاتا ہوں کہ انڈیا کب خوش ہوتا ہے۔ انڈیا تب خوش ہوا جب ویزے کے بغیر مہندی پر مودی ان کے گھر میں آیا۔ انڈیا بڑا خوش ہوتا ہے جب کلبھوشن کے پکڑے جانے پر میاں محمد نواز

شریف اپنی سٹیٹمنٹ دیتا ہے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب بمبئی حملے کے اندر دو دفعہ رہنے والا وزیراعظم اس وقت کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ یہ حملہ پاکستان سے کیا گیا ہے۔انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب دو دفعہ وزیراعظم رہنے والے کے بچے انڈیا میں رہنے والے تاجروں کے ساتھ کاروبار کریں۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب راجیو گاندھی پاکستان میں آئے اور اسلام آباد میں کشمیر کے لگے ہوئے بورڈ ہٹا دیئے جائیں۔انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب سکھوں کی لسٹیں اور ملک کے راز انڈیا کو دے دیئے جائیں۔انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب اس ملک کے عوام کے خون پسینے کی کمائی منی لانڈرنگ کے ذریعے باہر کے ملکوں میں بھیج دی جائے اور اپنے بیٹوں کو کاروبار کرایا جائے۔ انڈیا تب خوش ہوتا ہے جب 1985، 1988 اور 1990 کے اندر بے نظیر کی گندی تصویریں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پورے پنجاب میں پھینکی جائیں۔یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر!وہ بھی بتاتا ہوں کہ انڈیا پریشان کب ہوتا ہے۔انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب میاں محمد نواز شریف نا اہل ہو جائے۔انڈیا تب پریشان ہو گیا جب جناب عمران خان کی حکومت آگئی۔ انڈیا اس وقت پریشان ہوتا ہے جب 28۔فروری کو بہادر فوج کی ائر فورس نے انڈیا کا جہاز گرایا تھا اس وقت ان کے گھر میں صف ماتم تھا اور پوری قوم فخر کے ساتھ کہہ رہی تھی کہ دُنیا کی سات گنا بڑی آبادی والی فوج کے جہاز کو تن تنہا اور محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے نیچے گرایا تھا۔

جناب سپیکر!انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب عمران خان دلیرانہ مؤقف کے ساتھ UNO کے اندر تقریر کرتا ہے اور ان کی صفوں کے اندر صف ماتم بچھ جاتی ہے۔انڈیا تب پریشان ہوتا ہے جب ایک ایماندار لیڈر اس ملک کا وزیراعظم بنتا ہے۔ جب سابق حکمرانوں کی منی لانڈرنگ بند ہو گئی تو انڈیا پریشان ہو گیا۔انڈیا تب بھی پریشان ہوا جب عدالتوں نے انصاف کے ترازو کے ساتھ منی لانڈرنگ کرنے والوں کو سزا دی۔

جناب سپیکر!سابقا حکمران محکمہ خوراک کو ساڑھے چار سو ارب روپے کا مقروض کر گئے تھے۔سستی روٹی اور مکینیکل تنور کے ذریعے سابقا حکمرانوں نے اپنے سپورٹرز کی جیبیں بھریں ہیں۔انہوں نے اپنے ووٹروں کو نوازنے کے لئے یہ سکیمیں شروع کی تھیں۔

جناب سپیکر!میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آدھی شوگر ملیں پاکستان کے سابقہ حکمرانوں اور سندھ کے حکمرانوں کی ہیں۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھیں کہ کیا ان کی شوگر ملوں کی چینی -/50روپے فی کلو میں فروخت ہوتی ہے؟یہ غریب کسانوں کے اربوں روپے کھا گئے ہیں۔

جناب سپیکر!ان سے پوچھا جائے کہ ان کی شوگر ملوں کے اندر چینی کس ریٹ پر فروخت ہو رہی ہے؟جب ہم آٹا، چینی اور دوسری اشیاء کا موازنہ صوبہ سندھ سے کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ صوبہ سندھ کے اندر آٹے کا تھیلا -/1500 روپے میں مل رہا ہے جبکہ پنجاب کے اندر آٹے کا تھیلا -/860روپے کا ہے۔ادارہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب کے اندر آٹا اور دالوں کی قیمت دوسرے صوبوں کی نسبت کم ہے۔مہنگائی پر کنٹرول کے لئے تمام اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔سابقا حکمران مافیا اس ملک کا نقشہ بدل کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ پاکستان بدلے گا اور ان سب چوروں اور ڈاکوؤں کا ٹھکانہ جیل ہوگی۔بہت بہت شکریہ۔پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین:اب اجلاس مورخہ 13۔اکتوبر2020بروز منگل بوقت 2:00بجے دوپہر تک adjourn کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،13۔اکتوبر2020

(یوم الثلاثہ،25۔صفر المظفر1442ھ)

سترہویں اسمبلی: پچیسواں اجلاس

جلد 25 : شمارہ 3

231

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،13۔اکتوبر2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: چوبرجی چوک تا LOS نالہ تک ملتان روڈ میں یوٹرن نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے اور سرکاری ملازمین کو دفاتر آنے جانے اور ان کے بچوں کو سکول آنے جانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ تا LOS نالہ تک فی الفور یوٹرن بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام الناس کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔

232

2۔ سید حسن مرتضیٰ: پشاور سے کراچی تک ملک بھر میں موٹرویز موجود ہیں اور کروڑوں روپے روزانہ کی بنیاد پر ٹول ٹیکس کی مد میں حکومت کے خزانے میں جمع ہو رہے ہیں لیکن موٹرویز پر لائٹ اور CCTV کیمروں کی سہولت موجود نہیں ہے جس وجہ سے آئے روز رات کو موٹرویز پر ڈکیتیاں اور دیگر وارداتیں ہو رہی ہیں جس سے خصوصاً رات کو موٹرویز پر سفر کرنے والے لوگ انتہائی پریشان اور خوف زدہ ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت پاکستان سے اس امر کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں موجود موٹرویز پر سولر لائٹ اور CCTV کیمرے لگائے جائیں تاکہ مسافروں کو احساس تحفظ ہو اور وہ بے خوف خطر اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔

3۔ جناب محمد صفدر شاکر: حلقہ پی پی۔104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع دیہات چک نمبر 547، 549، 552، 553، 554، 555، 556، 501، 557 اور 558 عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان چکوک میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

4۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ: یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے 94 جان بچانے والی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے، حکومت پہلے ہی ادویات کی قیمتوں میں تقریباً 400 فیصد اضافہ کر چکی ہے اور اب زندگی بچانے والی 94 ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے غریبوں سے سستے علاج کی سہولت بھی چھین لی گئی ہے۔ حکومت نے کینسر، ہارٹ اٹیک اور دوسری جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے غریب عوام کے لئے بے پناہ مسائل کھڑے کر دیئے ہیں۔ ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات کی قیمتوں میں کئی سو گنا اضافہ سے عوام میں شدید تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ زندگی بچانے والی تمام ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

233

5۔ محترمہ مومنہ وحید: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ٹریکٹر ٹرالی پر رات کے وقت سریا اور لوہا لے جانے پر پابندی عائد کی جائے کیونکہ سریا اور لوہے ٹرالی سے باہر ہونے کی وجہ سے رات کے وقت نظر نہیں آتا جس وجہ سے موٹر سائیکل سوار اس سے ٹکرا کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں لہٰذا رات کو ٹریکٹر ٹرالی پر سریا لے جانے کے لئے SOP بنائے جائیں اور ان پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

235

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

منگل،13۔اکتوبر2020

(یوم الثلاثہ،25۔صفر المظفر1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر3بج کر44منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاٰیَۃٌ لَّہُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَیۡتَۃُ ۚۖ اَحۡیَیۡنٰہَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡہَا حَبًّا
فَمِنۡہُ یَاۡکُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِیۡہَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّ
فَجَّرۡنَا فِیۡہَا مِنَ الۡعُیُوۡنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاۡکُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِہٖ ۙ وَمَا عَمِلَتۡہُ اَیۡدِیۡہِمۡ ؕ
اَفَلَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا
تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

سُورَۃُ یٰسٓ آیات 33تا36

اور ایک نشانی ان کے لئے زمین مردہ ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا۔پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں(33)اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے(34) تاکہ یہ ان باغوں کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا تو پھر کیا یہ شکر نہیں کرتے ؟(35) وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے(36)

وماعلیناالا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گِرا کے خوش ہوئے
مصطفےٰ ﷺ اُٹھا کے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفےٰ ﷺ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ نبی ﷺ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفےٰ ﷺ حسینؑ کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

کراچی میں شہید ہونے والے

معتبر عالم دین مولانا عادل خان کے لئے دعائے مغفرت

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پچھلے ہفتے کے دن کراچی میں ایک نہایت معتبر عالم دین شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عادل خان جو نہایت ہی معتدل مزاج اور امن پسند انسان تھے، ان کا بڑا علمی مقام تھا، یہ ملیشیا کی یونیورسٹی میں لیکچرار بنے پھر پروفیسر بنے پھر وہیں پر ڈین بنے اور انہوں نے پچیس سال تک وہاں خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت ناموس رسالت وناموس صحابہ کی جو تحریک چل رہی تھی اس میں بھی ان کا بڑا مثبت اور مثالی کردار تھا۔ انہیں اور ان کے ڈرائیور کو شہید کر دیا گیا، ان کا بیٹا بھی شدید زخمی ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عادل خان اور ان کے ڈرائیور کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت نے صوبہ پنجاب کے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں درجہ چہارم کی ملازمتوں کے لئے اشتہار دیا ہے جس میں سوائے چنیوٹ کے تمام اضلاع کا ذکر ہوا ہے۔ اس وقت بھی صرف تحصیل چنیوٹ کے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں درجہ چہارم کی 105 سیٹیں خالی پڑی ہیں لیکن انہیں اشتہار میں شامل نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے وہاں کے عوام کے حقوق کی تلفی ہو گی لہٰذا مہربانی فرماتے ہوئے محکمہ تعلیم کو ہدایت کی جائے کہ اس فہرست پر نظر ثانی کرتے ہوئے چنیوٹ کا نام بھی شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عادل خان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1310 جناب محمد ارشد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1765 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1798 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2140 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2141 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2397 جناب محمد جمیل کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! On his behalf

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، not on his behalf چودھری مظہر اقبال! نہیں sorry, they should be present them selves ذرا بزنس کو serious لیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2690 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2736 جناب یاسر ظفر سندھو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا

ہے۔اگلا سوال نمبر3112 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3113 بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3302جناب محمد ارشد ملک کا ہے ان کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا ان کے سوال کوpending کیاجاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3307 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3342جناب علی اختر کا ہے لیکن ان کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں چند سیکنڈ لیٹ ہوا ہوں اور میرے سوالdispose of کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آگے آپ کا سوال آیا تو دیکھ لیتے ہیں۔اگلا سوال نمبر3369جناب ممتاز علی کا ہے لیکن ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3428 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3697 محترمہ طٰحیا نون کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3784 چودھری اختر علی کا ہے لیکن ان کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3880 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3881 بھی محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3905جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3910 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر4038چودھری اختر علی کا ہے لیکن ان کی طرف سےrequest آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا اس سوال

کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4086 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4104 جناب ممتاز علی کا ہے لیکن ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کوpending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں آج سارا pending day ہی لگ رہا ہے۔ اگلا سوال نمبر4115 محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4193 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4290 جناب امان اللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4294 جناب لیاقت علی خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4338 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔thanks God she is present جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر4386 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ضلع وار صحت کارڈ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

4386*: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 تا30۔دسمبر2019 کن کن اضلاع میں صحت کارڈ تقسیم کئے گئے ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) حکومت کے جاری کردہ صحت کارڈ کی افادیت کیا ہے اور اس کارڈ کو حاصل کرنے کے لئے کیا کیا شرائط رکھی گئی ہیں یہ صوبہ کے کن کن ہسپتالوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

(ج) تحصیل دیپالپور کے کس کس قصبہ / دیہات کے لوگوں کو کتنے کارڈ جاری کئے گئے اور ان سے کتنے لوگ اپنا علاج مفت کروا سکے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کارڈ کوئی غریب کسی بھی پرائیویٹ یا سرکاری ہسپتال میں لے کر جاتا ہے تو اس سے -/1500 روپے ایڈوانس فیس وصول کی جاتی ہے اور اس کے بعد اس کو چیک کیا جاتا ہے تمام قسم کی ادویات بازار سے خریدنا پڑتی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت صوبہ کے تمام مستحق لوگوں میں صحت کارڈ تقسیم کرنے، صحت کارڈ ہولڈر سے ایڈوانس فیس وصول نہ کرنے اور ادویات مفت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صحت سہولت پروگرام کے تحت اب تک 5,165,121 خاندانوں میں صحت انصاف کارڈز تقسیم کئے گئے، ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	خاندان کی تعداد
1	رحیم یار خان	297172
2	خانیوال	156487
3	نارووال	79993
4	سرگودھا	198658
5	لیہ	109476
6	بھکر	109026
7	خوشاب	64381
8	وہاڑی	111655
9	حافظ آباد	50043
10	بہاولپور	197169
11	میانوالی	73059
12	بہاولنگر	130562

13	لودھراں	97434
14	راجن پور	187295
15	ڈیرہ غازی خان	210627
16	مظفر گڑھ	375996
17	ملتان	252685
18	ننکانہ صاحب	66338
19	اٹک	87799
20	راولپنڈی	155825
21	جھنگ	126555
22	چنیوٹ	68287
23	فیصل آباد	292148
24	قصور	193733
25	ٹوبہ ٹیک سنگھ	83378
26	اوکاڑہ	164227
27	پاکپتن	91913
28	ساہیوال	119323
29	شیخوپورہ	117772
30	سیالکوٹ	118832
31	منڈی بہاؤالدین	60911
32	گجرات	100948
33	گوجرانوالہ	182414
34	جہلم	54154
35	چکوال	71279
36	لاہور	307567

(ب) صحت سہولت پروگرام معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات کو علاج معالجے کے تباہ کن اخراجات کی وجہ سے ہونے والے معاشی صدمے سے محفوظ رکھنے کے لئے ہسپتال میں داخلے کی صورت میں مفت علاج مہیا کرتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اہل

خاندانوں کو معاشی رکاوٹ کے بغیر نہ صرف ثانوی بلکہ ترجیحی علاج کی سہولت (ہسپتال میں داخلے کی صورت میں علاج، ادویات اور تشخیصی ٹیسٹ) بھی مہیا کی جاتی ہے۔

اہلیت کا معیار

صوبے کی مستحق آبادی کو حکومت کے طے کردہ اہلیت کے معیار کے مطابق صحت انصاف کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت، صرف وہی آبادی جن کا غربت سکور سروے (نیشنل سوشیو اکنامک رجسٹری / NSER) میں دستیاب معلومات کے مطابق پی ایم ٹی سکور 32.5 یا اس سے کم ہے ان کو صحت کارڈ مہیا کیا جارہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، سال 20-2019 میں، ہیلتھ کارڈ کی تقسیم میں توسیع کرتے ہوئے حکومت نے، غربت سکور کی شرط کے بغیر، نادرا کے ساتھ رجسٹرڈ معذور افراد اور ٹرانس جینڈر افراد کو پروگرام میں شامل کیا ہے۔

منتخب شدہ ہسپتال

صحت انصاف کارڈ رکھنے والے خاندانوں کو ہسپتال داخلے کی صورت میں علاج کی مفت سہولت مہیا کرنے کے لئے پنجاب بھر میں سرکاری و غیر سرکاری منتخب شدہ ہسپتالوں کی تعداد 235 ہے۔ ہسپتالوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اب تک 78,905 خاندان اپنا صحت کارڈ وصول کر چکے ہیں۔ خاندان کے تمام افراد جو نادرا کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں (جس میں خاندان کا سربراہ، شریکِ حیات اور غیر شادی شدہ بچے شامل ہیں) صحت سہولت پروگرام کی خدمات بِلا معاوضہ استعمال کر سکتے ہیں۔ 1110 افراد مفت علاج کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی مریض سے کوئی ایڈوانس فیس وصول نہیں کی جاتی ہے۔ مزید بر آں مستحق مریضوں کو ہسپتال سے آنے جانے کے لئے کرایہ بھی ادا کیا جاتا ہے۔

(ہ) صحت کارڈ کے تحت علاج کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔ دورانِ علاج ہسپتال میں ادویات بھی مفت فراہمی کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! I am satisfied with the answer

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جواب سے satisfied ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 4406 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4422 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4425 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ میں غیر قانونی اور نان کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*1765: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں غیر قانونی اور نان کوالیفائیڈ ڈاکٹروں کے کلینک کی ایک اندازے کے مطابق تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ان غیر قانونی کلینکس مالکان کے خلاف کارروائی میں ناکام ہو چکا ہے اور یہ عطائی زندگیوں سے کھیلنے لگے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیشتر عطائی ہومیوپیتھک سرٹیفکیٹ حاصل کر کے ماہرین کے بورڈ آویزاں کر کے سادہ لوح شہریوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے عطائیت کے خاتمہ کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان اقدامات کی بدولت عطائیت پر کس حد تک قابو پا لیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق گوجرانوالہ میں عطائیوں کی کل تعداد 2167ہے جن میں سے اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی گوجرانوالہ نے 910عطائیوں کے اڈے سربمہر کئے ہیں مزید بر آں 291عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں اور مزید کے خلاف کاروائی جاری ہے۔910عطائیوں کے اڈوں میں سے836ایلوپیتھک پریکٹس کرتے ہوئے پکڑے گئے 44غیر قانونی دواخانے اور30بغیر رجسٹریشن ہومیوپیتھک کے اڈوں کو سیل کر دیا۔ ضلع گوجرانوالہ

میں اب تک 2 کروڑ سے زائد جرمانے کئے گئے ہیں اور 63 کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے پنجاب بھر میں 57,149 عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے 22,980 عطائی کلینکس بند کئے گئے ہیں مزید برآں 12,503 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ جن کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے اب تک عطائیوں کو 46 کروڑ روپے سے زائد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ معزز ممبر اسمبلی کو کمیشن یقین دلاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن دستیاب وسائل میں اپنے مقصد کے حصول تک یہ مہم جاری رکھے گا تاہم عوام الناس کی عملی شمولیت اس مہم کی کامیابی میں مزید معاون ہو سکتی ہے۔ کمیشن کے اس مقصد کے حصول میں کامیابی کے لئے حکومت کے دیگر اداروں کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے علاوہ ازیں مستند ڈاکٹر حضرات و دیگر طبی ماہرین کی جانب سے عطائیت کی حوصلہ شکنی نہایت ضروری ہے تاکہ آئندہ کوئی غیر مستند شخص کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کا نام اپنے مذموم کاروبار کو تحفظ دینے کے لئے استعمال نہ کر سکے۔

(ج) یہ درست نہ ہے چونکہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن قانون کے مطابق صرف ان ہومیوپیتھک کو رجسٹرڈ کرتا ہے جو وفاقی ادارہ نیشنل کونسل فار ہومیوپیتھک سے رجسٹرڈ ہوتا ہے۔ وہ اسی کے مطابق پریکٹس کرتا ہے اگر کوئی ہومیوپیتھک اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے allopathy پریکٹس کرتا ہوا پکڑا جائے تو ایسے کلینک کو PHC ایکٹ کے تحت سربمہر کر دیا جاتا ہے، اب تک 30 بغیر رجسٹریشن ہومیوپیتھک کے اڈوں کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اب تک 291 عطائیوں نے اپنے کاروبار مستقل طور پر بند کر دیئے ہیں۔ 910 عطائیوں کے اڈوں میں سے 836 ایلوپیتھک پریکٹس کرتے ہوئے پکڑے گئے 44 غیر قانونی دواخانے اور 30 بغیر رجسٹریشن ہومیوپیتھک کے اڈوں کو سیل کر دیا۔ ضلع گوجرانوالہ میں اب تک 2 کروڑ سے زائد جرمانے کئے گئے ہیں اور 63 کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

(د) اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسرکٹ گورنمنٹ / ضلعی ہیلتھ اتھارٹیز نے پنجاب بھر میں57,149عطائیوں کے اڈوں کو چیک کیا جن میں سے22,980عطائی کلینکس بند کئے گئے ہیں مزید برآں 12,503 عطائیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے ہیں۔ جن کے خلاف قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی جانب سے اب تک عطائیوں کو 46 کروڑروپے سے زائد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ معزز ممبر اسمبلی کو کمیشن یقین دلاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن دستیاب وسائل میں اپنے مقصد کے حصول تک یہ مہم جاری رکھے گا تاہم عوام الناس کی عملی شمولیت اس مہم کی کامیابی میں مزید معاون ہوسکتی ہے۔ کمیشن کے اس مقصد کے حصول میں کامیابی کے لئے حکومت کے دیگر اداروں کے مکمل تعاون کی ضرورت ہے علاوہ ازیں مستند ڈاکٹر حضرات و دیگر طبی ماہرین کی جانب سے عطائیت کی حوصلہ شکنی نہایت ضروری ہے تاکہ آئندہ کوئی غیر مستند شخص کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کا نام اپنے مذموم کاروبار کو تحفظ دینے کے لئے استعمال نہ کر سکے۔ مزید برآں حکومت پنجاب اور فلاحی اداروں کی جانب سے سماجی و معاشی طور پر پسماندہ آبادیوں میں صحت کی معیاری سہولیات کی ارزاں اور معیاری طبی سہولیات کی فراہمی، عطائیت کے حتمی خاتمے کے لئے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔

صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی تعداد و الاؤنسز سے متعلقہ تفصیلات

*1798: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کل کتنی تعداد ہے ان کی پروموشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) 1997 میں جو نرسنگ سٹاف بھرتی ہوئی تھیں ان میں سے کتنوں کی پروموشن ہو چکی ہے اور کتنوں کی پروموشن نہیں ہوئی جن کی پروموشن نہیں ہوئی ان کی وجوہات کیا ہیں نیز اس بیچ کی سنیارٹی لسٹ فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نرسنگ سٹاف سے رات 8:00 سے صبح 8:00 بجے تک ڈیوٹی لی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کے اضافی چارجز دیئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے جو 50 فیصد الاؤنس ایمرجنسی میں کام کرنے والی نرسنگ سٹاف کو دیا تھا وہ بند کر دیا گیا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نرسنگ سٹاف کو پروموشن دینے اور ایمرجنسی میں کام کرنے والی سٹاف کو 50 فیصد الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں نرسنگ سٹاف کی کل تعداد 24467 (بشمول گریڈ 16 سے گریڈ 20) ہے نرسنگ سٹاف سکیل نمبر 16 سے 17 اور سکیل نمبر 18 میں ترقی محکمانہ کمیٹی کے ذریعے اور سکیل نمبر 18 سے 19 اور 20 میں صوبائی سیلیکشن بورڈ کے ذریعے بحوالہ پنجاب نرسنگ سروس رولز 2014 کے تحت سنیارٹی، اہلیت کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔

(ب) 1997 میں بھرتی ہونے والی چارج نرسز کی کُل تعداد 326 ہے جن میں سے بارہ چارج نرسز جو کہ مورخہ 26.02.1997 تک بھرتی ہوئی تھیں بطور ہیڈ نرس ترقی پاچکی ہیں اور ہیڈ نرسز کی 200 خالی اسامیوں پر بقیہ 314 میں سے 200 چارج نرسز کی DPC مورخہ 26.08.2020 کو ہو چکی ہے۔

(ج) ڈاکٹر، پیرامیڈکس کی طرح نرسنگ سٹاف کی معمول کی ڈیوٹی بھی تین شفٹوں میں ہوتی ہے جو صبح 8:00 سے دوپہر 2:00 بجے تک دوپہر 2:00 سے رات 8:00 بجے اور رات 8:00 سے صبح 8:00 بجے تک ہے۔ معمول کی ڈیوٹی ہونے کی بناء پر انہیں کوئی اضافی الاؤنس نہیں دیا جاتا۔

(د) ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں خدمات سرانجام دینے والے نرسنگ سٹاف کو پچاس فیصد الاؤنس بند نہیں کیا گیا۔

(ہ) وضاحت (ب) اور (د) میں موجود ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال میں ڈاکٹرز
کی خالی اسامیوں پر بھرتی اوراخباری اشتہار سے متعلقہ تفصیلات

*2140: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور جناح ہسپتال میں اس وقت ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) جناح ہسپتال میں آخری دفعہ ڈاکٹرز کی بھرتی کب ہوئی تھی؟

(د) حکومت نے خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے آخری دفعہ اخبار میں اشتہار کب دیا؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال، لاہور میں میڈیکل آفیسرز (بی ایس-17) کی 273اسامیاں موجود ہیں جن میں سے 165اسامیوں پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور حال ہی میں چالیس میڈیکل آفیسرز(بی ایس-17) کی اسامیوں پر ایڈہاک بھرتی کی گئی ہے۔68اسامیاں میڈیکل آفیسرز (بی ایس-17)تا حال خالی ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹرز کی251اسامیاں بی ایس-18، بی ایس-19اور بی ایس-20کی خالی ہیں جن پر پروموشن کئے ہوئے ڈاکٹرز تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں تاہم ان اسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی ہوتی رہتی ہے۔

(ج) جناح ہسپتال، لاہور میں اکتوبر2019میں آخری دفعہ ایڈہاک پر بھرتی ہوئی تھی۔

(د) جناح ہسپتال، لاہور نے 26-جولائی 2019میں میڈیکل آفیسرز(بی ایس-17)کی خالی اسامیوں کی بھرتی کا آخری اشتہار دیا تھا۔اس کے علاوہ وومن میڈیکل آفیسر کی 1000اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مشتہر کی گئیں جن کی تعیناتی کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے بہت جلد متوقع ہے۔مزید برآں آٹھ سو سے زائد مختلف specialitiesکی خالی اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کا عمل جاری ہے۔

لاہور میں کمیونٹی بیسڈ مینٹل سروسز کی سہولت فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2141: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت کمیونٹی بیسڈ ہیلتھ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے لاہور کے اندر کمیونٹی بیسڈ مینٹل سروسز کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر ہاں تو منصوبہ کا آغاز کب تک شروع کر دیا جائے گا اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! حکومت کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے لاہور کے اندر کمیونٹی بیسڈ مینٹل سروسز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاہم حکومت کے پاس تربیت یافتہ سکائٹرسٹ کی کمی کی وجہ سے فی الحال کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ سروسز فراہم نہیں کی جاسکتی۔ اس سلسلے میں ماہرین کی مدد سے کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ سروسز کے متعلق منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ اس منصوبے کو مینٹل ہیلتھ اتھارٹی کی میٹنگ میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(ب) کورونا کی وجہ سے مینٹل ہیلتھ اتھارٹی کا اجلاس منعقد نہیں ہو سکا۔ اب پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی کی میٹنگ مورخہ 13۔اکتوبر 2020 کو منعقد کی جا رہی ہے۔ اس میٹنگ میں کمیونٹی بیسڈ مینٹل ہیلتھ کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

بہاولنگر: میڈیکل کالج میں کلاسز کے اجراء
اور ایس این ای کے تحت اسامیوں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*2397: **جناب محمد جمیل:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں بہاولنگر میڈیکل کالج بہاولنگر کی منظوری ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کی بلڈنگ کا90 فیصد سے زیادہ حصہ مکمل ہو چکا ہے اور رہائشی عمارات بھی مکمل ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں کلاسز کا اجراء نہیں کیا جارہا ہے جس کی وجہ یہاں پر ٹیچنگ کیڈر اور دیگر اسامیاں کا منظور نہ ہونا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالج میں کلاسز کا اجراء / داخلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس طرح ساہیوال میڈیکل کالج اور رحیم یار خان میڈیکل کالج کی کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا ان کی عارضی کلاسز ملتان اور بہاولپور میں ہوتی رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج میں داخلہ کرنے کے لئے اس کالج کی SNE کے تحت اسامیاں منظور کرنے اور اس کی بقایا بلڈنگ کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہ بیک ورڈ ایریا ہے یہاں پر جدید طبی سہولیات ناکافی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) میڈیکل کالج سکیم کی منظوری مورخہ 16.10.2014 کو ہوئی

کل تخمینہ لاگت:1726.798 ملین روپے

بلڈنگ پورشن:1404.00 ملین روپے

ریونیو / میڈیکل آلات پورشن: 322.798 ملین روپے۔

(ب) کالج کی مین بلڈنگ کا تعمیراتی کام ابھی تک شروع نہ ہوا ہے۔ تاہم رہائشوں پر کام تکمیل کے قریب ہے جس میں کیفیٹریا، ہاسٹلز، رہائشی عمارات، بوائز ہاسٹلز، ڈاکٹر ہاسٹلز، گریڈ 1 سے گریڈ 20 تک کی رہائشی عمارات وغیرہ شامل ہیں۔ اس سکیم کے revised PC-I کا کل تخمینہ لاگت 2345.768 ملین روپے ہے ۔ revised PC-I، محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھیج دیا گیا تھا۔ جس کی PDWP مورخہ 01.09.2020 کو ہوئی ہے۔ جس میں محکمہ سے سکیم کی priority کے بارے میں پوچھا گیا۔

پی اینڈ ڈی کو مورخہ 08.10.2020 کو تحریری طور پر مطلع کر دیا گیا ہے کہ یہ سکیم محکمہ کی priority پر ہے لہٰذا اس کی منظوری دی جائے۔

(ج) چونکہ میڈیکل کالج کا منصوبہ زیرِ تعمیر ہے لہٰذا کلاسز کا اجراء ابھی تک نہ ہوا ہے اور نہ ہی ٹیچنگ کیڈر اور دیگر اسامیوں کی منظوری ہوئی ہے۔

(د) کالج کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد PMDC ریگولیشنز اور مروجہ طریق کار SOPs کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

(ہ) حکومت میڈیکل کالج کے منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنا چاہتی ہے اور رواں مالی سال کے ADP میں اس منصوبہ کے لئے 50.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ جاری بھی کر دیئے گئے ہیں۔ کالج کی بلڈنگ کے تعمیراتی کام شروع ہونے کے بعد SNE کی منظوری کا کام بھی ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے گا۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال اور شہر کے ہسپتالوں
میں مریضوں کے لئے لیب ٹیسٹ اور ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2690: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور فیصل آباد شہر کے کس کس ہسپتال میں HIV Aids کے کتنے مریضوں کا یکم جنوری 2019 سے آج تک علاج کیا گیا؟

(ب) ان مریضوں کے لئے اس شہر کے کس کس ہسپتال میں خصوصی وارڈ بنائے گئے ہیں، سٹاف اور ڈاکٹرز تعینات کئے گئے ہیں؟

(ج) ان مریضوں کے مرض کی تشخیص اور لیب ٹیسٹ کے لئے اس شہر کے کس کس ہسپتال میں خصوصی کاؤنٹر اور لیب بنائی گئی ہیں؟

(د) اس مرض کے مریضوں کے لئے کیا حکومت کے ہسپتالوں میں ادویات میسر ہیں تو ان مریضوں کو کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) فیصل آباد شہر کے ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کا روزانہ علاج اس مرض کا کیا جارہا ہے؟

(و) کیا حکومت اس مرض کے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار کے پیش نظر اس بابت خصوصی مہم اس شہر میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ڈویژن کے دیگر ہسپتالوں سے ایچ آئی وی کی سکریننگ کے بعد جو مریض رپورٹ ہوتے ہیں ان کو سپیشل کلینک جو کہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت کام کر رہا ہے کے سپرد کر دیا جاتا ہے، یہ سنٹر ایچ آئی وی کے علاج کے حوالہ سے تمام سہولیات مفت مہیا کر رہا ہے، یکم جنوری سے لے کر اب تک فیصل آباد ڈویژن اور گردونواح کے اضلاع سے 498 مریض رپورٹ ہوئے ہیں جن کے ڈبلیو ایچ او پروٹوکول کے تحت تصدیقی ٹیسٹ کئے گئے اور مثبت ٹیسٹ آنے والوں کو مفت ادویات مہیا کر دی گئی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال:

اس ہسپتال میں یکم جنوری 2019 سے آج تک ایچ آئی وی / ایڈز کے 31 مریض رپورٹ ہو چکے ہیں اور ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد:

اس ہسپتال میں ایچ آئی وی ایڈز کے علاج کی سہولت موجود نہیں ہے۔ تاہم اس مرض کے مریضوں کو الائیڈ ہسپتال منتقل / ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ب) الائیڈ ہسپتال:

ایچ آئی وی کے مریضوں کے لئے خصوصی وارڈ (آئسولیشن وارڈ) کی ضرورت نہیں ہوتی اور ان کا بیشتر علاج OPD میں کر دیا جاتا ہے۔ تاہم ضرورت پڑنے پر ان مریضوں کی بیماری کی نوعیت جانتے ہوئے متعلقہ وارڈ (میڈیکل یا سرجیکل) میں داخل کرا دیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال:

متذکرہ مریضوں کو الائیڈ ہسپتال میں ریفر کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہاں ایچ آئی وی سنٹر بنایا گیا ہے اور وہاں تمام سہولیات موجود ہیں۔

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد:

اس مرض کے تمام مریضوں کو الائیڈ ہسپتال منتقل / ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال:

یہ ہسپتال ایک تدریسی ادارہ ہے جو کہ فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہے۔ یہاں پتھالوجی لیب میں یہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد:

اس ہسپتال میں ایچ آئی وی ایڈز کے مرض کی سکریننگ کی سہولت موجود ہے اور خصوصی کاؤنٹر بھی موجود ہے۔

(د) الائیڈ ہسپتال:

ایچ آئی وی ایڈز کے مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں میں درج ذیل ادویات فراہم کی جاتی ہیں:

Tab. Lamivudine (150 mg), Tab. Kalerta (200/50), Tab. Didanosine (200 mg,) Tab Nevirapine (200 mg), Tab. Dolutegravir (400 mg), Tab. Efavirenz (600 mg). Tab.Tenefovir (300 mg), Tab. Zidovudine (300 mg) Tab. Abacavir (600 mg)

ڈی ایچ کیو ہسپتال:

ان مریضوں کے علاج کے لئے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ایک سنٹر بنایا گیا ہے اِس لئے مریضوں کو وہاں ریفر کر دیا جاتا ہے۔

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد:

اس مرض میں مبتلا مریضوں کو الائیڈ ہسپتال ریفر کر دیا جاتا ہے۔

(ہ) الائیڈ ہسپتال:

اس ہسپتال میں روزانہ 10 سے 15 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(و) الائیڈ ہسپتال:

- پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، حکومتِ پنجاب کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں اکتوبر 2019 میں سرنج سے نشہ کرنے والے افراد کے لئے فیصل آباد اور 4 دیگر متاثرہ اضلاع میں خصوصی کیمپ منعقد کرنے جا رہا ہے۔
- خواجہ سرا کمیونٹی کے لئے بھی فاؤنٹین ہاوس فیصل آباد اور فاروق آباد میں خصوصی سکریننگ کیمپ منعقد کیا جا رہا ہے۔

- فیصل آباد کی جیلوں میں قیدیوں کی سکریننگ کا عمل جاری ہے۔اس کے علاوہ پنجاب بھر کی 28 جیلوں میں سکریننگ کی جاچکی ہے۔
- عوام الناس بالخصوص طلباء کی آگاہی کے لئے فیصل آباد کی جامعات میں ایچ آئی وی /ایڈز سے متعلق آگاہی اور شعور بیدار کرنے کے لئے خصوصی پروگرام اور مہم چلائی جائے گی۔
- اس کے علاوہ ایچ آئی وی /ایڈز کے پھیلاؤ کے تدارک کے لئے سرکاری ہسپتالوں میں انتقال خون کے لئے، دانتوں کی جراحی کے لئے،عام جراحی کے لئے اور ڈائیلسز سے پہلے خون کا ٹیسٹ لازمی ایس او پی بنایا جارہا ہے جو بہت جلد لاگو ہو جائے گا۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال:

حکومتِ پنجاب محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں تمام مریضوں کی ایچ آئی وی کی سکریننگ کی جاتی ہے، اور اس کے سدِباب کے لئے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو کہ دارالامان اور دوسرے اداروں کا وزٹ کرتی ہیں اور لوگوں کو اس مرض کے متعلق آگاہی فراہم کرتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی ایڈز کنٹرول سنٹر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ان مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

جنرل ہسپتال غلام محمد آباد:

اس مرض میں مبتلا مریضوں کو الائیڈ ہسپتال ریفر کر دیا جاتا ہے۔

فیصل آباد:الائیڈ ہسپتال میں Hiv Aids مریضوں کے لئے سپیشلسٹ ڈاکٹر کی تعیناتی اور خصوصی کاؤنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2692: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں Hiv Aids کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر دو وارڈ اس مرض کے مریضوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جہاں پر صرف ان کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مرض کے مریضوں کے لئے یہاں پر اس مرض کے سپشلسٹ ڈاکٹر تعینات نہیں کئے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی خصوصی کاؤنٹر بنایا گیا ہے اور تربیت یافتہ عملہ بھی تعینات نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مریضوں کے لئے کوئی خصوصی لیب یا ٹیسٹوں کے لئے کاؤنٹر بنایا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت خصوصی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے؟

(ہ) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد میں ایچ آئی وی ایڈز سے متعلقہ ایک سنٹر کام کر رہا ہے جو کہ مندرجہ ذیل خدمات سرانجام دے رہا ہے:

1۔ مفت علاج

2۔ مفت مشاورت اور تشخیص

3۔ بچوں میں ایچ آئی وی ایڈز سے منتقلی سے بچاؤ

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ایچ آئی وی ایڈز کے لئے خصوصی وارڈ (آئسولیشن وارڈ) کی ضرورت نہیں ہوتی، ان مریضوں کو نہ صرف ایچ آئی وی ایڈز کی مفت ادویات (اے آر وی) مہیا کی جاتی ہیں بلکہ کسی پیچیدگی کی صورت میں یا ضرورت پڑنے پر ہسپتال کے متعلقہ وارڈ میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں بلکہ اس کے برعکس ہمارے تمام سنٹرز بشمول الائیڈ ہسپتال میں سپیشلِسٹ ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ ماہر عملہ تعینات ہے جن کی ماضی میں کئی دفعہ ڈبلیو ایچ او کے قواعد کے مطابق ٹریننگ کروائی گئی اور یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ اس کے علاوہ الائیڈ ہسپتال کی طرف سے بھی ماہر ڈاکٹرز تعینات ہیں تاکہ سکریننگ اور علاج معالجہ میں کسی قسم کی کمی نہ رہے۔

(ج) جی ہاں! مریضوں کے لئے ہمارے تمام سنٹر بشمول الائیڈ ہسپتال میں مریضوں کے لئے خصوصی لیب اور کاؤنٹر موجود ہیں جن پر تربیت یافتہ عملہ ان کی خدمت وراہنمائی کے لئے موجود رہتا ہے۔

(د) ایچ آئی وی ایڈز کے مرض کی روک تھام اور آگاہی کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے ماضی میں سیمینار، میڈیکل کیمپ اور آگاہی سیشن کا انعقاد کرواتا رہا ہے اور مستقبل میں بھی مزید جذبہ کے ساتھ ایسے پروگرام کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ عوام الناس کو ایچ آئی سی ایڈز سے متعلق مکمل آگاہی فراہم ہوتی رہے اور اس مرض سے جڑے منفی توہمات کا خاتمہ ہو۔

(ہ)

- جنوری 2019 میں سرنج سے نشہ کرنے والے افراد کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مفت ایچ آئی وی ایڈز، ہیپاٹائٹس بی سی، اور سفلس سے متعلق مفت تشخیص علاج اور ادویات کی سہولت فراہم کی گئیں۔
- دسمبر 2018 میں ورلڈ ایڈز ڈے کی مناسبت سے ایک خصوصی واک کا اہتمام کیا گیا جس میں ہسپتال عملہ اور سِول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔
- ستمبر 2018 میں خواجہ سراؤں کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں خواجہ سرا کمیونٹی کو مفت ایچ آئی وی ایڈز، ہیپاٹائٹس بی سی اور سفلس سے متعلق مفت تشخیص، علاج اور ادویات کی سہولیات فراہم کی گیئں۔
- مارچ 2018 میں پنجاب کی 38 جیلوں کی طرح فیصل آباد میں بھی 4551 قیدیوں کو مفت سکریننگ علاج اور ادویات کی سہولیات فراہم کی گئیں۔
- مارچ 2017 میں فیصل آباد ٹرک اڈا پر ٹرک ڈرائیور حضرات کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 300 بس ڈرائیورز کو تشخیص، علاج اور ادویات کی مفت سہولت فراہم کی گئی۔
- اگست 2017 میں فیصل آباد بس سٹینڈ پر بس ڈرائیور حضرات کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 2300 بس ڈرائیورز کو تشخیص، علاج اور ادویات کی مفت سہولت فراہم کی گئی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اقوام متحدہ کے ایس ڈی جیز کے مطابق ایچ آئی وی کی شرح پنجاب میں 0.1 فیصد سے کم ہونی چاہئے جبکہ پنجاب میں یہ شرح 0.1 فیصد سے کم ہے اور یہ کہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے اہداف کو کامیابی سے حاصل کر رہا ہے۔

سرگودھا: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2736: **جناب یاسر ظفر سندھو:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں حکومت نے چلڈرن ہسپتال بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) کیا اس ہسپتال کو بنانے کے لئے حکومت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس ہسپتال کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کو جلد از جلد ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لیول پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ چلڈرن ہسپتال سرگودھا کی کوئی سکیم ابھی تک نہیں بنی۔ تاہم حکومت تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹر چلڈرن ہسپتال بنانے کا مرحلہ وار منصوبہ رکھتی ہے۔ اس وقت چلڈرن ہسپتال لاہور، ملتان اور فیصل آباد میں قائم ہو چکے ہیں۔ بقایا ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر وسائل کی دستیابی کے بعد چلڈرن ہسپتال بنائے جائیں گے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ہر ڈویژنل لیول پر مرحلہ وار چلڈرن ہسپتال بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ تاہم اس وقت وسائل کی کم دستیابی کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہے۔

(ج) یہ منصوبہ ابھی ADP 2020-21 میں شامل نہ ہے۔

(د) اس کا جواب جُز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ڈیرہ غازی خان:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈینٹسٹ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3112: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں کتنے ڈینٹسٹ ہیں اور کتنی ڈینٹل ٹیبلز ہیں ؟

(ب) کیاڈینٹل آلات کو مکمل اسٹر لائزیشن کی جاتی ہے ؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذاء میں ڈینٹسٹ کی تعداد تین ہے اور دو ڈینٹل چیئر ہیں۔

(ب) جی ہاں!ڈینٹل آلات کی روزانہ کی بنیاد پر اسٹر لائزیشن کی جاتی ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں

ڈاکٹرز اور نرسز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3113: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں کتنے ڈاکٹرز اور نرسز کی سیٹیں خالی ہیں؟

(ب) حکومت ان کو کب تک پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) اس وقت ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی 93اور نرسز کی 189 سیٹیں خالی ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں اخبار میں اشتہار کے ذریعے ڈاکٹرز اور نرسز کی بھرتی کا عمل جاری ہے، وومن میڈیکل آفیسر کی1000 اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مشتہر کی گئیں جن کی تعیناتی کی سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن سے بہت جلد متوقع ہے۔

لاہور: پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3307: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور میں پانی صاف کرنے کا فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا ہے مینٹل ہسپتال کے مریضوں کے علاوہ تمام ملازمین بھی یہ صاف پانی استعمال کرتے ہیں؟

(ب) یہ پلانٹ کافی عرصہ سے خراب حالت میں ہے کیا حکومت اس فلٹریشن پلانٹ کو چلانے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذا میں پانی صاف کرنے کے لئے چار فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں جو کہ فعال ہیں، ان کے علاوہ ہر یونٹ میں مریضوں کے لئے الیکٹرک واٹر کولر بھی موجود ہیں جن سے مریض باقاعدگی سے صاف پانی استعمال کر رہے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں ایک عدد فلٹریشن پلانٹ جو کہ ناکارہ ہو چکا تھا اس کے بالکل ساتھ نیا فلٹریشن پلانٹ نصب ہے۔

پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے قیام، اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3428: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور کب سے قائم ہے اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں کس کس شعبہ میں داخلہ لیا جاتا ہے اور اس کے امتحان کا کیا طریق کار ہے؟

(د) پچھلے دو سالوں کے دوران ایڈمشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی 1916 میں میڈیکل اینڈ ڈینٹل ڈگری آرڈیننس کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بیسویں صدی کے آغاز میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی نے ایک تین سالہ ڈپلومہ متعارف کروایا جس کا نام LSMF تھا جس کو بعد میں PMDC نے رجسٹرڈ کیا۔ 1947 کے بعد اس کو ویسٹ پاکستان سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کا نام دیا گیا۔ یہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔"موجودہ" پنجاب میڈیکل فیکلٹی محکمہ صحت کے نوٹیفکیشن نمبر SO(TIBB)9-40/85 بتاریخ 03.07.1986 کے تحت معرضِ وجود میں آئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 45 ہے۔ اس وقت 15 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب میڈیکل فیکلٹی درج ذیل ٹیکنیکل شعبہ جات میں ڈپلومہ کورسز کے اپنے سے الحاق شدہ اداروں میں امتحانات لیتی ہے:

.1	ڈسپنسر	ایک سالہ
.2	ڈینٹل ٹیکنیشین	دوسالہ
.3	میڈیکل لیب ٹیکنیشین	دوسالہ
.4	آپریشن تھیٹر ٹیکنیشین	دوسالہ
.5	ریڈیوگرافی اینڈ امیجنگ ٹیکنیشین	دوسالہ
.6	آفتھالمک ٹیکنیشین	دوسالہ
.7	فزیوتھراپی ٹیکنیشین	دوسالہ
.8	ڈائیلسز ٹیکنیشین	دوسالہ
.9	نیوکلیئر میڈیسن ٹیکنیشین	دوسالہ
.10	پبلک ہیلتھ ٹیکنیشین	دوسالہ

.11 سی ڈی سی سپر وائزر	چار ماہ
.12 ویکسینیٹر	چار ماہ

پنجاب میڈیکل فیکلٹی ایک امتحانی ادارہ ہے۔ جو اُن اُمیدواران کا امتحان لیتا ہے جو پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے الحاق شدہ گورنمنٹ / پرائیویٹ اداروں میں مندرجہ بالا پیرا میڈیکس کورسز مکمل کرتے ہیں۔

(د) پچھلے دو مالی سالوں میں امتحانی فیس کی مد میں وصول ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	مالی سال
2017-18	2018-19
34,372,055/-	38,859,606/-

سموگ سے متاثرہ شخص کی بحالی صحت پر خرچ سے متعلقہ تفصیلات

***3697: محترمہ طحیٰا نون:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں سموگ سے متاثرہ فی شخص کی بحالی صحت پر آنے والے خرچ کی تفصیل اور یہ سموگ کن بیماریوں کا موجب بن رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

سموگ سے جو جو بیماریاں جنم لیتی ہیں ان میں سے چند کی تفصیل درج ذیل ہے:

Asthma(دمہ)،Stroke(فالج)،IHD(دل کے پٹھوں کی بیماریاں)،ARI (سانس کی مختلف بیماریاں)،Acute Conjunctivitis(آشوبِ چشم)۔ مختلف بیماریوں کا علاج مختلف ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے اور مختلف اقسام کی بیماریوں کی وجہ سے اخراجات کا تعین کرنا مشکل ہے۔

گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ
میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3880: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں ایم بی بی ایس کے علاوہ اور کس کس ڈگری / ڈپلومہ کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر میں کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار ہیں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی عہدہ وار خالی ہیں؟

(د) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کے تعینات ڈاکٹرز کا عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) اس کالج کا سال 2018-19 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) اس کالج میں طالب علموں کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے:

1۔	پہلا سال	101
2۔	دوسرا سال	104
3۔	تیسرا سال	102
4۔	چوتھا سال	99
5۔	پانچواں سال	107
ٹوٹل	تعداد	513

(ب) اس کالج میں ایم بی بی ایس کے علاوہ مختلف مضامین میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور ڈپلومہ بھی کروایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ایم ایس سرجری، گائنی اینڈ اوبس، آرتھو، نیورو سرجری، پیڈز، میڈیسن وغیرہ۔

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی تمام اسامیاں پُر اور خالی عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کے تعینات ڈاکٹرز کا عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس کالج کو سال 2019-2018 میں -/585,664,000 روپے مہیا کئے گئے۔

سیالکوٹ میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی تعداد اور الحاق سے متعلقہ تفصیلات

*3881: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے پرائیویٹ میڈیکل کالجز کس کس نام سے کام کر رہے ہیں اور یہ کس کس یونیورسٹی اور ہسپتال سے الحاق شدہ ہیں؟

(ب) کتنے کالجز پی ایم ڈی سی سے منظور شدہ اور الحاق شدہ ہیں؟

(ج) کون کون سے کالجز یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور سے الحاق شدہ ہیں؟

(د) ان کالجز کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ہ) ان کالجز میں ٹیچنگ کیڈر کی بھرتی کون کرتا ہے؟

(و) ان کالجز میں داخلہ لینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ز) کیا ان کالجز میں داخلہ کی مانیٹرنگ کا اختیار حکومت کے پاس ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سیالکوٹ میں دو پرائیویٹ میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں۔

1. **سیالکوٹ میڈیکل کالج، سیالکوٹ (ادریس ہسپتال، سیالکوٹ)**
2. **اسلام میڈیکل کالج، سیالکوٹ (اسلام ٹیچنگ ہسپتال، سیالکوٹ)**

ان تمام کالجز کا الحاق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے ہے۔

(ب) مندرجہ بالا تمام کالج پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے منظور شُدہ ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا تمام کالج یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے الحاق شُدہ ہیں۔

(د)

1. سیالکوٹ میڈیکل کالج، سیالکوٹ (سیشن16-2015)
2. اسلام میڈیکل کالج، سیالکوٹ (سیشن 11-2010)

(ہ) ان کالجز میں بھرتیاں کالجز خود کرتے ہیں۔ تاہم تمام فیکلٹی ممبرز کی پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے رجسٹریشن لازمی ہے۔ جو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مرتب کردہ فیکلٹی اپائنٹمنٹس ریگولیشنز میں دیئے گئے تعلیمی معیار اور تجربے کے تابع ہے۔

(و) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سنٹرالائزڈ ہیں۔ داخلے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے ضوابط کے مطابق ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور داخلہ ٹیسٹ لیتی ہے اور پھر میرٹ پر داخلے کرتی ہے۔

(ز) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سنٹرالائزڈ ہیں اور یہ کام یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قوانین کے تحت قائم شُدہ پراونشل ایڈمیشن کمیٹی کے زیرِ نگرانی کرتی ہے، جس میں سیکرٹری ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی نمائندگی بھی شامل ہے۔

بہاولپور: سول ہسپتال جھنگی والا روڈ میں ایم ایس کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***3905: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال جھنگی والا روڈ بہاولپور جو کہ 450 بیڈز کا ہسپتال ہے مگر اس کا ایم ایس نہیں ہے؟

(ب) بغیر ایم ایس کی تعیناتی کے یہاں کی ایڈمنسٹریشن کون چلا رہا ہے؟

(ج) اس کے انتظامی اور مالی اخراجات کی کون نگرانی کرتا ہے؟

(د) کیا حکومت جلد از جلد اس ہسپتال کا ایم ایس تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن NO.SO(GC-I)4-1/2018 مورخہ 17۔اپریل 2019 کے تحت ڈاکٹر محمد یوسف رانا کو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ب) تعینات کردہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہسپتال کے انتظامی امور چلا رہا ہے۔

(ج) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ انتظامی امور کی نگرانی کرتا ہے اور مالی اخراجات کی نگرانی کے لئے قائدِاعظم میڈیکل کالج میں تعینات کردہ ڈائریکٹر فنانس کرتا ہے۔

(د) اس جُز کا جواب جُز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

مینٹل ہسپتال لاہور کے لئے مختص اراضی پر نرسز ہاسٹل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3910: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مینٹل ہسپتال لاہور کی سرکاری اراضی پر 100 بیڈز پر مشتمل lunatic ward کے لئے اراضی مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی کو سروسز ہسپتال کی نرسز کے ہاسٹل کے لئے مختص کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مینٹل ہسپتال کی مذکورہ اراضی کس قاعدے، قانون اور پالیسی کے تحت سروسز ہاسپٹل کی نرسز کے ہاسٹل کے لئے مختص کر دی ہے جبکہ مذکورہ اراضی معذروں کے وارڈ کے لئے مختص کی گئی تھی تفصیلاً وضاحت فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے اور اس اراضی پر 100 بیڈز پر مشتمل lunatic ward بنایا گیا تھا۔

(ب) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے بلکہ lunatic ward عرصہ دراز سے قابلِ استعمال نہ تھا اور اس میں کوئی مریض داخل نہ تھا اس لئے lunatic ward کی عمارت کو ضروری مرمت کے بعد SIMS کی طالبات کے لئے عارضی طور پر ہاسٹل بنایا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے مینٹل ہسپتال کی اراضی سروسز ہسپتال کو نہیں دی گئی بلکہ عارضی طور پر تعمیر شدہ lunatic ward کی عمارت ہاسٹل کے طور پر استعمال کی جارہی ہے، تاہم اس کی ملکیت Punajb Institute of Mental Health کے پاس ہے۔

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں

بریسٹ کینسر کے مریضوں کے معائنہ اور آگاہی سے متعلقہ تفصیلات

*4086: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ کتنے بریسٹ کے مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے نیز بریسٹ کینسر کی آگاہی کے لئے محکمہ کی جانب سے ضلع رحیم یار خان میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور حکومت کون کون سے مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

1. شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں شعبہ کینسر (Oncology Department) کام کر رہا ہے، جس میں ماہر ڈاکٹر روزانہ کی بنیاد پر کینسر کے مریضوں کا بالخصوص بریسٹ کینسر کے مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔
2. ہر سال مورخہ 4۔فروری بریسٹ کینسر ڈے (Breast Cancer Day) پر حکومتی ہدایات کی روشنی میں تقاریب منعقد کی جاتی ہے۔
3. (Oncology Department) شعبہ کینسر شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سال 2009 تا 2019 کینسر کے 32,226 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔
4. جن میں سے 13255 بریسٹ کینسر (Breast Cancer) کے مریض تھے۔

5. شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 15بریسٹ کینسر (Breast Cancer)کے مریضوں کامعائنہ کیاجاتاہے۔

6. کینسر (Cancer)کے مریضوں کی آگاہی کے لئے لیکچرز، تقاریب اور واک کا انتظام کیا جاتا ہے، نیز شعبہ کینسر کے ماہر ڈاکٹر مختلف گورنمنٹ کالجز برائے خواتین میں جاکر سکریننگ بھی کرتے ہیں۔

صوبہ بھر کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4115: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں مریضوں کو فراہم کئے جانے والے معیاری علاج اور متعلقہ سہولیات کی یقینی فراہمی کا طریق کار کیاہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی مریض کے علاج میں احتیاطی تدابیر اورادویات کی بجائے انجکشن کے استعمال کو ترجیح دی جاتی ہے؟

(ج) کیا ہسپتالوں اور فارمیسی میں ادویات کا ریکارڈر کھا جاتاہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں سرکاری اور نجی ہسپتالوں میں مریضوں کے علاج اور متعلقہ سہولیات کی معیاری فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 2010 میں پنجاب میں ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صوبہ بھر کے سرکاری اور نجی ہسپتالوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں اور لائسنس حاصل کریں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اب تک 60ہزار سے زائد علاج گاہوں کو رجسٹرڈ کر چکاہے جن میں سے 3ہزار سے زائد بڑے سرکاری اور نجی ہسپتال ہیں۔ ان ہسپتالوں میں فراہم کی جانے والی سہولیات کے معیار کو بہتر اور یقینی بنانے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے Minimum Service Delivery Standard (MSDS)وضع کئے اور

حکومتِ پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد ان کا اطلاق تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں کیا جارہا ہے۔

(ب) معالجین کو واضح ہدایات ہیں کہ مریض کے علاج میں بہترین پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ادویات / انجکشن تجویز کریں۔ معالج کی تجویز کردہ ادویات اور انجکشن مریض کے علاج میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ درست نہ ہے کہ علاج میں انجکشن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! تمام سرکاری ہسپتالوں میں فارماسسٹ تعینات ہیں جو کہ ادویات کا مکمل ریکارڈ رکھتے ہیں۔

لاہور کے بڑے ہسپتالوں کے فضلہ کو جلانے کے پلانٹ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

***4193: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری :** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے چار بڑے ہسپتالوں کو رقم کی عدم ادائیگی کے باعث فضلہ جلانے والا پلانٹ بند ہو گیا ہے کیونکہ نجی کمپنی کو ایک کروڑ20 لاکھ کی ادائیگی نہیں کی گئی؟

(ب) حکومت کب تک اس کمپنی کو ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ لاہور کے مندرجہ ذیل چار بڑے ہسپتالوں کا خطرناک فضلہ باقاعدگی سے تلف کیا جارہا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1. جناح ہسپتال، لاہور بذریعہ پرائیویٹ کمپنی (AT WASTE)
2. سر گنگارام ہسپتال، لاہور بذریعہ پرائیویٹ کمپنی (AT WASTE)
3. لیڈی ایچی سن ہسپتال، لاہور بذریعہ پرائیویٹ کمپنی (AT WASTE)
4. چلڈرن ہسپتال، لاہور بذریعہ ہسپتال کا اپنا انسنریٹر

جہاں تک نجی کمپنی کے بقایاجات کی ادائیگی کا مسئلہ ہے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ذمہ اس نجی کمپنی کی کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے۔

(ب) نجی کمپنی کا محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ ہے لہٰذا محکمہ ہذا کے ذمہ اس کی کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے۔

گوجرانوالہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سہولیات کے فقدان اور مشینری کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*4290: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں صحت کی بنیادی سہولتیں میسر نہ ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں کون کون سی مشینری موجود ہے اور کون سی نہ ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت کافی ماہ سے نہ ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کل کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ہسپتال ہذا میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت فراہم کرنے اور مسنگ فسلیٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں تقریباً 35 شعبہ جات فعال ہیں جو عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں جن میں ICU، ڈائیلسز جیسی جدید سہولت بھی شامل ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں تمام ضروری مشینری موجود ہے۔ جس میں Ultrasound, X- Ray CT Scan, MRIاور مریضوں کے مختلف ٹیسٹوں کے لئےPCRٹیسٹ اور Hormonal Assay جیسی جدید سہولت سے آراستہ جدید پتھالوجی لیب شامل ہے۔ البتہ یہ اور دیگر ضروری مشینیںProvision of Missing Specialities for upgradation of DHQ/Teaching Hospital Gujranwala منصوبے میں شامل ہیں اور اس منصوبے کے تحت خریدی جائیں گی۔ ہسپتال میں موجود مشینری کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ ہسپتال میں بارہ الٹراساؤنڈ مشینیں موجود اور مکمل طور پر فنکشنل ہیں۔ یہ مشینیں ریڈیالوجی، گائنی اور ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹس میں 24/7کام کر رہی ہیں۔ پچھلے ماہ ہسپتال میں 7,167الٹراساؤنڈ کئے گئے ہیں۔

(د) ہسپتال میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل اور سپورٹ سٹاف کی کل 1342 اسامیاں ہیں جس میں سے 1019اسامیاں پُر ہیں جبکہ 323 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	کل اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
نان گزٹیڈ اسامیاں	885	765	120
گزٹیڈ اسامیاں	457	254	203

(ہ) ہسپتال ہذا میں الٹراساؤنڈ کی سہولت پہلے سے موجود ہے۔ جہاں تک Provision of Missing Specialities for Upgradation DHQ/Teaching Hospital Gujranwalaمنصوبے کا تعلق ہے، تو یہ منصوبہ جاری و ساری ہے۔ جس پر اب تک 1912.012 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں، اس منصوبے کے تحت بننے والی OPDنے پچھلے سال جون سے کام شروع کر دیا ہے۔ جس میں تقریباً400 مریضوں کا روزانہ علاج کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کو 2022تک مکمل کرنے کا پلان ہے۔

سرگودھا: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں
ہیڈ انجری کے مریضوں کی تعداد اوران کے آپریشن سے متعلقہ تفصیلات

*4294: **جناب لیاقت علی خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال سرگودھا میں سال 2019 میں ہیڈ انجری کے کتنے مریض داخل ہوئے ان میں سے کتنے مریضوں کے آپریشن کئے گئے اور کتنے مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں ریفر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں نیوروسرجن موجود ہونے کے باوجود ہیڈ انجری کے مریضوں کو لاہور کے ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) سال 2019 میں مذکورہ ہسپتال سے کتنے ڈاکٹرز کو دوسرے ہسپتالوں میں تبادلہ کیا گیا ان کے نام عہدہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں تعینات ملازمین کے نام مع عہدہ گریڈ وارالگ الگ فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سال2019 میں ہیڈانجری کے 3146 مریض ہسپتال میں آئے ہیں جن میں سے 2126مریض نیوروسرجری کے وارڈ میں داخل کئے گئے ان میں سے 1020مریض ریفر کئے گئے کیونکہ ان کو سرجری کی ضرورت تھی اور یہاں نیوروسرجری کا آپریشن تھیٹر آئی سی یو نہ ہے۔

(ب) ہسپتال ہذامیں صرف ایک نیورو سرجن موجود ہے ۔ تاہم نیوروسرجری کا آپریشن تھیٹر اور آئی سی یو موجود نہ ہے لہٰذا ہیڈ انجری کے جن مریضوں کو سرجری کی ضرورت ہوتی ہے صرف ان کو لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) سال2019 میں ڈاکٹر منیر احمد جو کہ اے پی ایم او(BS-19) میں کام کر رہے تھے ان کو پروموٹ کر کے گورنمنٹ نے پی ایم او جناح ہسپتال، لاہور ٹرانسفر کر دیا۔

(د) ہسپتال ہذا میں 75 میڈیکل آفیسر ز / وومن میڈیکل آفیسر ز / کنسلٹنٹس، اسی طرح 270 نرسز / ہیڈ نرسز اور 352 الائیڈ سٹاف تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخ زید ہسپتال، رحیم یار خان میں ڈائیلسز مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4338: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

شیخ زید ہسپتال، رحیم یار خان میں ڈائیلسز مشین کتنی ہیں اور روزانہ کتنے مریض ان سے مستفید ہوتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

شیخ زید ہسپتال، رحیم یار خان میں کُل 28 ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں جو کہ 24/7 دکھی انسانیت کی خدمت میں معاون ہیں۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ اوسطاً 85 مریضوں کو ڈائیلسز کی سہولیات میسر کی جاتی ہیں۔

لاہور میو، سروسز اور گنگارام ہسپتالوں میں آنکھوں کے معائنہ کی مشینوں کی تعداد اوران کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

*4406: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال، سروسز ہسپتال اور سر گنگارام ہسپتال لاہور میں آنکھوں کے معائنے کے لئے کتنی مشینیں موجود ہیں کتنی درست حالت میں ہیں اور کتنی مشینیں کب سے خراب پڑی ہوئی ہیں، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) یکم اگست 2018 سے 12۔ فروری 2020 تک مذکورہ ہسپتالوں میں آنکھوں کے چیک اپ / معائنے کے لئے کتنی مشینیں خرید کی گئی ہیں۔ ان مشینوں پر کتنی لاگت آئی ہے اوران سے آنکھوں کے کون سے ٹیسٹ کئے جارہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشینوں میں اکثر مشینیں خراب پڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو مجبوراًبازار سے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں جس کی غریب آدمی سکت نہیں رکھتا؟

(د) یکم اگست 2018 تا یکم اگست 2020 تک مذکورہ ہسپتالوں میں آنکھوں کے کتنے مریضوں کا چیک اپ کیا گیااوران سے ٹیسٹوں کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی ہر ہسپتال کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

گنگارام ہسپتال،لاہور:

سر گنگارام ہسپتال، لاہور میں آنکھوں کے معائنے کے لئے 70 مشینیں درست حالت میں موجود ہیں اور کوئی بھی مشین خراب حالت میں نہ ہے۔

میو ہسپتال،لاہور:

اس ہسپتال میں آنکھوں کے معائنے کے لئے کُل مشینوں کی تعداد 72 ہے۔ یہ تمام مشینیں درست حال میں ہیں۔

سروسز ہسپتال،لاہور:

اس ہسپتال میں آنکھوں کے معائنے کے لئے 12 مشینیں موجود ہیں۔ ان میں سے 10 مشینیں ٹھیک کام کر رہی ہیں اور دو خراب ہیں ان کی مرمت کا کام جاری ہے جو جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔

(ب) **گنگارام ہسپتال،لاہور:**

یکم اگست 2018 سے 12 فروری 2020 تک سر گنگارام ہسپتال، لاہور میں آنکھوں کے چیک اپ / معائنے کے لئے کوئی بھی مشین نہیں خریدی گئی۔

میو ہسپتال،لاہور:

یکم اگست 2018 سے 12 فروری 2020 تک 3 عدد مشینیں خریدی گئی ہیں جن کی لاگت -/3,245,000 روپے ہے۔ ان مشینوں کی مدد سے Eye Ultrasound , VF Test, اور Lensometry Test کئے جاتے ہیں۔

سروسز ہسپتال،لاہور:

یکم اگست 2018سے 12۔فروری 2020تک آنکھوں کے معائنے کے لئے کوئی نئی مشین نہیں خریدی گئی۔

(ج) سر گنگا رام ہسپتال، لاہور اور میو ہسپتال، لاہور میں کوئی مشین خراب نہیں ہے، جبکہ سروسز ہسپتال،لاہور کی دو خراب مشینیں(Hess Screen)اور(Visual Field) ریپئر کروائی جارہی ہیں۔

(د) سر گنگارام ہسپتال،لاہور:

اس ہسپتال میں یکم اگست 2018 تا یکم جون 2020تک آنکھوں کے 82,789مریضوں کا چیک اپ کیا گیا۔ تمام مریضوں کے ٹیسٹ فری کئے جاتے ہیں۔

میو ہسپتال،لاہور:

یکم اگست 2018 تا 4جولائی 2020میو ہسپتال میں آنکھوں کے 259,780مریضوں کا چیک اپ کیا گیا۔ میو ہسپتال لاہور میں تمام آنکھوں کے ٹیسٹ مفت کئے جاتے ہیں۔

سروسز ہسپتال،لاہور:

یکم اگست 2018سے جون 2020تک آنکھوں کے 936,66مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور ان سے ٹیسٹوں کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی گئی۔ سروسز ہسپتال میں آنکھوں کے مریضوں کے تمام ٹیسٹ مفت کئے جاتے ہیں۔

صوبہ میں ذہنی امراض کے ہسپتالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4422: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں ذہنی بیمار / امراض ذہنی مریضوں کے کل کتنے ہسپتال کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا ہسپتالوں میں کل کتنے مریض ایڈمیٹ کرنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ج) مینٹل ہسپتالوں میں کتنے ایسے مریض ہیں جو کہ لاوارثی کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ مزید مینٹل ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ بھر میں ذہنی امراض کے لئے مخصوص سرکاری ہسپتال پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور کے نام سے موجود ہے۔ صوبہ بھر میں پرائیویٹ ہسپتال جو کہ ذہنی امراض کے علاج کے لئے مخصوص ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. لاہور مینٹل ہیلتھ ایسوسی ایشن (فاؤنٹین ہاؤس) لاہور
2. لاہور مینٹل ہیلتھ ایسوسی ایشن (فاؤنٹین ہاؤس) شیخوپورہ
3. لاہور مینٹل ہیلتھ ایسوسی ایشن (فاؤنٹین ہاؤس) سرگودھا

مزید بر آں صوبہ بھر کے تمام سرکاری ٹیچنگ ہسپتالوں میں ذہنی مریضوں کے علاج کی سہولیات سائیکاٹری ڈیپارٹمنٹس میں فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا ہسپتالوں میں 2201 مریضوں کو داخل کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

(ج) پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں 59 لاوارث مریض زیر علاج ہیں۔

(د) رواں مالی سال 21-2020 میں مزید مینٹل ہسپتال کا قیام محکمہ کے منصوبہ میں شامل نہیں ہے۔

صوبہ میں بریسٹ کینسر کے علاج
کی سہولت سے آراستہ ہسپتالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4425: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ نے بریسٹ کینسر کی بیماری سے متعلق صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں یونٹ قائم کر رکھے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے کتنے ہسپتالوں میں بریسٹ کینسر سے متعلق علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے؟

(ج) بریسٹ کینسر سے متعلق مریضوں کے سرکاری سطح پر کتنے آپریشن روزانہ کئے جاتے ہیں ویکسینیشن کتنے مریضوں کی فری کی جارہی ہے حکومت اور متعلقہ محکمہ مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پنجاب میں درج ذیل ٹیچنگ ہسپتالوں میں بریسٹ کینسر سے متعلق علاج معالجہ کی سہولیات موجود ہیں۔اور کینسر کے مخصوص یونٹ oncology unit قائم ہیں:

1۔ میو ہسپتال،لاہور
2۔ سرگنگارام ہسپتال،لاہور
3۔ جناح ہسپتال،لاہور
4۔ نشتر ہسپتال،ملتان
5۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال،راولپنڈی
6۔ الائیڈ ہسپتال،فیصل آباد
7۔ بہاول وکٹوریہ ہسپتال، بہاولپور

مزید برآں جہاں جہاں جنرل سرجری یونٹ قائم ہیں وہاں بریسٹ کینسرز کی سرجری کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں مختلف اقسام کے کینسر (بشمول بریسٹ کینسر) کی سرجری کی سہولیات میسر ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر کی تشخیص کے لئے ریڈیالوجی اور لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولیات بھی مکمل طور پر فری مہیا کی جاتی ہیں۔ تاہم کینسر کے لئے مخصوس یونٹ / وارڈ صرف درج بالا ہسپتالوں میں قائم ہیں۔ مزید برآں میو ہسپتال، لاہور جناح ہسپتال، لاہور نشتر ہسپتال، ملتان الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد میں ریڈیو تھراپی کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

(ج) صوبہ بھر کے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں جہاں جہاں انکالوجی یونٹس اور جنرل سرجری کے وارڈز قائم ہیں ان میں روزانہ اوسطاً27 اور ماہانہ اوسطاً820 بریسٹ کینسر کے آپریشن کئے جاتے ہیں، اس ضمن میں مزید یہ بھی عرض ہے کہ بریسٹ کینسر کی کوئی ویکسین موجود نہ ہے۔حکومتِ پنجاب کینسر کے مریضوں کے علاج کے بارے میں عملی اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلہ میں Early Breast Detection Clinics سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہسپتالوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں
آپریشن تھیٹرز کی تعداد اور مشینوں سے متعلقہ تفصیلات۔

845: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں کتنے آپریشن تھیٹرز ہیں؟

(ب) ان آپریشن تھیٹرز میں کتنے laryngosocope ٹھیک اور کتنے خراب ہیں۔ کتنے sucker مشینز ٹھیک اور کتنی خراب ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذا میں دس آپریشن تھیٹر ہیں۔ مزید چھ نئے modular آپریشن تھیٹر چھ ماہ تک مکمل ہو جائیں گے؟

(ب) ان آپریشن تھیٹرز میں بائیس laryngosocope موجود ہیں، تمام فنکشنل ہیں اور sucker مشین کی تعداد 18 ہے جو کہ تمام فنکشنل ہیں؟

ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان
میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی سے متعلقہ تفصیلات

846: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی موجود ہیں تو کس حال میں ہیں اور ماہانہ کتنے مریض ان سے استفادہ کرتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان میں پرانی سی ٹی سکین مشین خراب ہے اور اس کی مرمت کا کام جاری ہے۔ نئی سی ٹی سکین مشین اور ایم آر آئی مشین آچکی ہیں اور installation کے مراحل میں ہیں۔

صوبہ میں بائیو میڈیکل انجینئرز کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات۔

939: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے سرکاری سطح پر بائیو میڈیکل انجینئرز موجود ہیں؟

(ب) بائیو میڈیکل انجینئرز کی بھرتی کس طرح کی جاتی ہے اور بائیو میڈیکل انجینئرز کی بھرتی کے لئے کم از کم تعلیم کتنی درکار ہوتی ہے؟

(ج) بائیو میڈیکل انجینئرز کے بنیادی فرائض کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ انتظام صوبہ بھر میں 76 بائیو میڈیکل انجینئرز کام کر رہے ہیں۔ تفصیلات پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بائیو میڈیکل انجینئر کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن مستقل بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس کی تعلیم پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بائیو میڈیکل انجینئرز کے بنیادی فرائض کی تفصیلات پرچم (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ تقریر کرنا چاہیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! تقریر نہیں بلکہ آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔I am very grateful to you. Thanks

(اذان عصر)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تھانہ شاہدرہ لاہور میں درج بغاوت کے مقدمہ کے حوالے سے وزیر قانون سے وضاحت کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم معاملے کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ لاہور کے سی سی پی او جناب عمر شیخ نے پرسوں ایک بڑےseasoned and senior journalistرؤف کلاسرا کو انٹرویو دیا ہے۔ ان کا یہ انٹرویو میرے موبائل میں موجود ہے۔ I will give this interview to the respected Law Minister.

جناب سپیکر! چند دن پہلے فواد چودھری نے کہا تھا کہ تھانہ شاہدرہ میں بغاوت کا جو پرچہ درج ہوا ہے اس بارے میں وزیراعظم کو پتا نہیں جبکہ جناب عمر شیخ سی سی پی او لاہور نے اپنے اس انٹرویو میں کہا ہے کہ بغاوت کا مقدمہ درج کرنے کے حوالے سے پہلے درخواست ڈی آئی جی (آپریشن) کے پاس آئی، انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا، میں نے آئی جی صاحب سے رابطہ کیا اور آئی جی صاحب نے وزیراعظم سے پوچھ کر کہا کہ پرچہ درج کیا جائے۔ یہadmitted fact ہے۔ اس انٹرویو کی ویڈیو میرے پاس موجود ہے۔ قانون شہادت کے تحت یہ admissible

evidence ہے۔ سپریم کورٹ کی اس حوالے سے بہت سی judgments موجود ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ لاہور کا سارا میڈیا میرا دشمن بن چکا ہے۔ مجھ سے سوتیلا سلوک کیا جا رہا ہے اور میں صرف اپنی وسیب کے بندے کو انٹرویو دینا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے انٹرویو میں واضح طور پر کہا کہ وزیراعظم کے کہنے پر بغاوت کا مقدمہ درج ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور اگر وہ کہتے ہیں تو میں ابھی اپنے موبائل فون سے انہیں WhatsApp بھیج دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے وزیر قانون کی طرف سے تھوڑی وضاحت چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! کیا آپ پہلے یہ ویڈیو دیکھنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے یہ ویڈیو دیکھی ہوئی ہے۔ اس حوالے سے میری گزارش یہ ہے کہ جس شخص نے یہ بیان دیا ہے پتا نہیں وہ اسے own بھی کرتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ میڈیا کی رپورٹ ہے لیکن اس مقدمہ کے حوالے سے حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کی طرف سے categorically یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرے معزز دوست مجھ سے بہتر اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ایف آئی آر ایک First Information Report ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص تھانے میں جا کر درخواست دے تو اس کی ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور اس کے بعد قانون کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس مقدمہ کے حوالے سے ایک سپیشل انوسٹی گیشن ٹیم بنائی گئی ہے اور اس ٹیم نے most probably ایک دو دن پہلے اپنی recommendations دی ہیں کہ تقریر کرنے والے کے علاوہ باقی لوگوں کا کوئی اہم role نہیں ہے لہٰذا ان کے نام اس مقدمہ سے delete کر دیئے جائیں۔ اس پر کارروائی ہو رہی ہے۔ آگے تفتیش ہوگی اور اس کا کوئی مناسب حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر! اس سٹیج پر یہ کہنا مناسب نہیں کہ فلاں کے کہنے پر یہ ایف آئی آر درج کی گئی کیونکہ ابھی تک تفتیش زیرِ عمل ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں انتہائی احترام کے ساتھ وزیر قانون سے عرض کروں گا۔وہ کہہ رہے ہیں کہ پتا نہیں سی سی پی او اپنے اس بیان کو own کرتا ہے یا نہیں۔ یہاں ایوان میں موبائل سے ریکارڈنگ سُنانے کی اجازت نہیں ورنہ میں ابھی ان کو یہ سُنوا دیتا۔ میرے پاس اس کی ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے۔ وہ خود بول رہا ہے تو پھر وہ اسے disown کیسے کر سکتا ہے؟ بات یہ نہیں ہے کہ مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ ایسے مقدمات درج ہوتے رہتے ہیں اور فتوے آتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! مولوی فضل حق جس نے قرارداد پاکستان پیش کی تھی اس کو بھی بعد میں غدار قرار دیا گیا تھا۔ نواب اکبر بگٹی جس نے پاکستان کی حمایت کی تھی اس کو جنرل مشرف نے پہاڑوں پر قتل کروا دیا تھا۔ ایسے مقدمات درج ہوتے رہتے ہیں اور فتوے تو یہاں پر بانٹے جاتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو(شہید)، ذوالفقار علی بھٹو(شہید)اور محترمہ فاطمہ جناح پر غداری کے مقدمات درج کئے گئے تھے۔ اسی طرح اب میاں محمد نواز شریف کے خلاف بھی غداری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ تاریخ ایسے مقدمات درج کروانے اور فتوے دینے والوں کے منہ پر سیاہی ملتی ہے اور ایسے لوگ کبھی سرخرو نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! بات صرف اتنی ہے کہ فواد چودھری کہہ رہا ہے کہ وزیراعظم کو ٹیلیویژن سے پتا چلا کہ مسلم لیگ(ن) کے لوگوں کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان کو ٹیلیویژن یا کسی اور ذریعے سے ہی پتا چلتا ہے کہ وہ وزیراعظم ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کے بارے میں کوئی بات کر سکتا ہوں اور نہ ہی میں نے پہلے کبھی کی ہے کیونکہ میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن ان کا سی سی پی او اپنے انٹرویو میں کہہ رہا کہ ہم نے جناب عمران خان کے کہنے پر بغاوت کا پرچہ درج کیا ہے۔ وہ اس اپنی ویڈیو کو کس طرح سے negate کر سکتا ہے؟ اس بارے میں وزیر قانون ذرا وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون، جناب محمد بشارت راجہ نے اپنا point of view بتا دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انہوں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ اس بارے میں کیا تفتیش ہونی ہے؟ غداری کے اس مقدمہ میں وزیر اعظم آزاد کشمیر کا نام بھی شامل ہے جبکہ ان پر پاکستان کا PPC applicable ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ان کے دونوں بیان contradictory ہیں۔ فواد چودھری کہتا ہے کہ وزیر اعظم کو اس غداری کے مقدمے کا پتا نہیں ہے جبکہ سی سی پی او جو کہ متعلقہ پولیس آفیسر ہے اور اسی کی یہ ڈیوٹی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آئی جی نے وزیر اعظم سے پوچھ کر پرچہ درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ سی سی پی او کا اپنا انٹرویو میرے پاس موجود ہے۔ وہ اس انٹرویو میں تین دفعہ رویا بھی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ)**:** جناب سپیکر! Irrespective of the fact کہ پرچہ درج کیسے ہوا میں اس بحث میں نہیں پڑتا۔ میں نے اس مقدمہ کی latest position کے بارے میں آپ کو آگاہ کیا ہے کہ باقی سارے نام اس مقدمہ سے delete کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں دو دن کے لئے جنوبی پنجاب گیا تھا اور وہاں کے ایک بہت ہی اہم issue کے حوالے سے بات کرنی چاہتا ہوں۔ ہمارے علاقے جنوبی پنجاب میں آج کل چاول کی فصل harvest ہو رہی ہے۔ پورے جنوبی پنجاب، ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور مظفر گڑھ میں چاول کی فصل harvest ہو رہی ہے اور اس کی جو hay یا پرالی ہوتی ہے اسے جلایا جا رہا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے، کسی اجازت کے بغیر ہر ایکڑ کے اندر اس hay یا پرالی کے بڑے بڑے ڈھیروں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ اس سے بہت زیادہ دھواں اُٹھ رہا ہے اور سموگ کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کے بعد North Punjab میں rice کی فصل کی harvest ہو گی اور یہاں بھی rice کی پرالی کو آگ لگائی جائے گی اور یہ دھوئیں کے پہاڑ لاہور تک آتے جائیں گے۔ اس دھوئیں کی وجہ سے آج کل جنوبی پنجاب میں سانس لینا دُشوار ہو رہا ہے۔ یہ دھواں آہستہ آہستہ تخت لاہور کی طرف بھی آ جائے گا۔

جناب سپیکر! آج کی so-called حکومت کے لوگ پہلے اس حوالے سے الزام لگاتے تھے لیکن آج ان کو بھی اس معاملے کی سمجھ نہیں آ رہی اور وہ اس جانب کوئی توجہ نہیں دے رہے۔اس کی وجہ سے ایک بہت بڑا environmental issue پیدا ہو جائے گا۔ حکومت اس کو فوری طور پر روکے ورنہ ہم اگلے دو تین مہینے میں پھر کہیں گے کہ ہمارا قصور نہیں ہے بلکہ ہندوستان سے آنے والی آلودہ ہواؤں کی وجہ سے یہ سموگ پیدا ہوئی ہے۔یہ ہندوستان کا قصور نہیں بلکہ اس موجودہ حکومت کا قصور ہو گا لہٰذا اس کو ابھی سے روکنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر!میری دوسری humble request یہ ہے کہ جب تک دوبارہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس منعقد ہو گا تو most probably شوگر کین سیزن شروع ہو چکا ہو گا۔ ہم نے پچھلے سالوں میں شوگر ملز مالکان اور چینی کے issue پر بہت زیادہ شور سُنا ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی -/100 روپے فی کلو چینی فروخت ہو رہی ہے۔غریب مارا جا چکا ہے۔شوگر ملز مالکان آج تک protected ہیں۔جناب عمران خان کی حکومت میں بھی شوگر ملز مالکان completely protected ہیں۔شوگر ملز مالکان جس طرح سے پچھلے 72 سالوں میں protected تھے آج بھی ہیں۔

جناب سپیکر!ہم نے پچھلے سال سے باتیں سُنیں کہ کماد کے کاشتکار کو کم از کم اتنی آزادی ضرور ملے گی کہ وہ جس کو مرضی گنا بیچ سکے لیکن آج تک اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کے احکامات کے مطابق گڑ بنانے والی چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں کو گُڑ بنانے اور دکانوں کو گُڑ بیچنے کی اجازت نہیں ہے تو ان لوگوں کے جو claims ہوتے تھے کہ ہم کیا کچھ کر لیں گے تو براہ مہربانی شوگر کین کے اس issue کو ضرور address کریں تاکہ کاشتکار اپنی مرضی کے process سے گنا بیچ سکیں۔شوگر ملز مالکان کب سے ان کاشتکاروں کا خُون چُوستے آ رہے ہیں تو اس چیز کو بیٹھ کر address کر کے manage کیا جائے۔شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 26/2020 محترمہ اُم البنین علی کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

دربار بی بی پاکدامن لاہور پر انتظامیہ کا معزز ممبران اسمبلی سے توہین آمیز روّیہ

محترمہ اُم البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ یکم محرم الحرام جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو میں اپنی مہمان دوستوں عاصمہ ممدوٹ سابق ایم این اے، سیدہ فوزیہ بتول سابق ایم پی اے خیبر پختونخوا، تبسم انوار چیئرمین وومن ونگ چیمبر آف کامرس کے ہمراہ دربار بی بی پاکدامن لاہور میں غسل کی تقریب میں شرکت کے لئے گئی۔ اس سلسلہ میں، میں نے وزیراعلیٰ آفس سے وہاں کے چوکی انچارج کو فون کرایا۔ جب ہم نے وہاں پہنچ کر چوکی انچارج سے رابطہ کیا تو اس نے خود آنے کی بجائے چند اہلکاروں کی ڈیوٹی لگادی۔ اس دوران وہاں پر بہت زیادہ مردوں کا رش ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں نے پولیس والوں سے کہا کہ ان مردوں کو باہر نکالیں تاکہ غسل کی رسم شروع کی جائے، ہمارے بار بار اصرار کرنے پر مینجر اوقاف اور پولیس والوں نے وہاں کی امن کمیٹی کے لوگوں کو اشارہ کیا، جس پر ایک شخص ہم سے بدتمیزی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ تمام ایم پی ایز چور ہیں ہم ان کو غسل میں شامل نہیں ہونے دیں گے، میں نے پولیس والوں سے اور انتظامیہ سے کہا کہ میں نے آپ کو وزیراعلیٰ آفس سے فون اس لئے نہیں کروایا تھا کہ آپ میرے مہمانوں کے سامنے میری توہین کروائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ یہ امن کمیٹی ہے ہم ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے، میں نے کہا کہ آپ نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک ممبر اسمبلی ہوں اور میرے ساتھ سابق معزز ممبران اسمبلی بھی تھیں۔ وہاں پر انتظامیہ کی جانب سے ہمارے ساتھ نہایت توہین آمیز روّیہ اختیار کیا گیا ہے۔ یہ سب دربار انتظامیہ کی ایماء پر کیا گیا ہے۔ جس سے نا صرف میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں کسی بھی تحریک استحقاق کو normally oppose نہیں کرتا، میں اس تحریک استحقاق کو بھی oppose نہیں کرتا لیکن میں آپ کے ساتھ ایک تھوڑی سی انفارمیشن share کرنا چاہتا ہوں کہ دربار پر جو کمیٹی ہوتی ہے وہ گورنمنٹ کی کمیٹی نہیں ہوتی وہ دربار کے عقیدت مندوں کی طرف سے کمیٹی بنائی گئی ہوتی ہے اور اس کمیٹی کو محکمہ اوقاف نے notify کیا ہوتا ہے لیکن یہ حکومت کے ملازم نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! محترمہ کی تحریک استحقاق آئی ہے اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کر دیں اس کی جو بھی fate ہوگی وہ ہم اس ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور within two months اس کی رپورٹ آنی چاہئے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 532/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! اسے پڑھیں۔

حلقہ پی پی۔185 بصیر پور تحصیل دیپالپور میں پانی کی عدم دستیابی اور ناقص سیوریج سسٹم

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔185 بصیر پور میں گنجان آباد محلوں میں دو ماہ سے سرکاری پانی کی فراہمی بند ہے۔ اس وجہ سے مکین سراپا احتجاج ہیں۔ متعلقہ حکام کو بار بار شکایات کے باوجود پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات نہیں کئے جا رہے۔ عوام کو پینے کے لئے اور روزمرہ استعمال کے لئے پانی دور دراز سے لانا پڑ رہا ہے جبکہ پانی کے بلز کی ہر ماہ وصولی جاری ہے۔ شہر کی صفائی اور سیوریج کی صورتحال بھی انتہائی ابتر ہو چکی اور تمام مشینری کی حالت ناکارہ ہو چکی ہے۔

جس کو فنڈز ہونے کے باوجود مرمت نہیں کرایا جارہا ہے۔ عوام شدید اذیت میں مبتلا ہیں۔ اس حوالے سے چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی کا مؤقف ہے کہ واٹر سپلائی ٹربائن کا بور بند ہو چکا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو درخواست بھجوادی گئی ہے اور متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے بورنگ کرائی جائے گی جبکہ عوام کا مطالبہ ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں اور محرم الحرام کے مہینے میں اُن کو فوری طور پر پانی کی سپلائی یقینی بنائی جائے۔ شہر کی تمام سماجی تنظیمیں اس حوالے سے سراپا احتجاج ہیں اور ان کا حکومت پنجاب سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر اس کا نوٹس لیا جائے اور سُستی، غفلت کے مرتکب افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک کے حوالے سے ایک منٹ بات کروں گا۔ میں نے پچھلے پانچ ماہ میں یہ تحریک تقریباً دومرتبہ جمع کرائی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر نہیں ہیں تو استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/533 جناب نورالامین وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/535 شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/536 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/537 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/544 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کا نمبر 2020/549 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 2020/554 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔۔۔

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 558 شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/566 ملک محمد احمد خان، سید حسن مرتضیٰ اور چودھری اختر علی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/567 محترمہ سُنبل ملک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/574 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/578 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/581 جناب ناصر محمود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/586 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/587 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/588 محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

ساہیوال پوسٹ آفس میں سیکرٹری اطلاعات پی ٹی آئی کا خاتون آفیسر پر تشدد

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "جیو نیوز چینل" مورخہ 27۔ ستمبر 2020 کی خبر کے مطابق جنرل پوسٹ آفس ساہیوال میں ایک خاتون پوسٹ ماسٹر کے ساتھ انتہائی گھٹیا بد سلوکی کا واقعہ پیش آیا، نوید اسلم نامی شخص جو کہ پی ٹی آئی ساہیوال کا سیکرٹری اطلاعات ہے، صوفیہ قاسم خاتون آفیسر کے دفتر میں زبردستی گھس کر بغیر کسی وجہ کے اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اس کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا اور تشدد کرتا رہا۔ مذکورہ ملزم کے پاس اسلحہ بھی موجود تھا، اسلحہ دکھا کر جان سے مار دینے کی دھمکیاں

دیتا رہا، دفتر کے عملہ نے منت سماجت کر کے خاتون آفیسر کی جان چھڑائی۔ مذکورہ خاتون آفیسر نے اپنی طرف سے پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر درج کروائی مگر پولیس نے واقعہ کے مطابق وہ دفعات جو لگانی چاہئے تھیں وہ نہیں لگائیں، نئے پاکستان میں عورتیں باہر تو کیا اپنے گھر اور دفاتر میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اس واقعہ کی وجہ سے صوبہ پنجاب سمیت پورے پاکستان کی عوام میں شدید غم وغصہ تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا۔ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ PTI کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک شخص کا انفرادی فعل ہے۔ ساہیوال سے ہماری پارٹی نے باقاعدہ اس کو disown کیا ہے اور ہر سطح پر اس کی مذمت بھی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ اب یہ معاملہ عدالت میں ہے، ملزم کے خلاف ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ اس نے ضمانت قبل از گرفتاری کروا رکھی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سٹیج پر کسی دفعہ کا ایزاد یا کمی نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس نے ضمانت قبل از گرفتاری کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جس شخص نے زیادتی کی ہے اس کے خلاف پرچہ بھی دیا گیا ہے اور ہم باقاعدہ اس کی پیروی بھی کریں گے اور قرار واقعی سزا دلوانے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کسی نے اس وقت تک کارروائی نہیں کی جب تک ملک ندیم کامران نے خود اس معاملہ میں intervene نہیں کیا۔ وہ خود اس عورت کے ساتھ گئے تو پھر پولیس نے اس کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتی ہوں کہ ایسے معاملات میں پولیس کو خود بخود مدد کے لئے آگے آنا چاہئے اور کسی کو کہنے کی نوبت نہیں آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

چوبرجی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ پر یوٹرن بنانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"چوبرجی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ میں یوٹرن نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے اور سرکاری ملازمین کو دفاتر آنے جانے اور ان کے بچوں کو سکول آنے جانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ تا ایل او ایس نالہ تک فی الفور یوٹرن بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تا کہ عوام الناس کو ٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"چوبرجی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ میں یوٹرن نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے اور سرکاری ملازمین کو دفاتر آنے جانے اور ان کے بچوں کو سکول آنے جانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ تا ایل او ایس

نالہ تک فی الفور یوٹرن بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تا کہ عوام الناس کوٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"چوبر جی چوک تا ایل او ایس نالہ تک ملتان روڈ میں یوٹرن نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے اور سرکاری ملازمین کو دفاتر آنے جانے اور ان کے بچوں کو سکول آنے جانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ چوبر جی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ تا ایل او ایس نالہ تک فی الفور یوٹرن بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تا کہ عوام الناس کوٹریفک جام کی اذیت سے نجات مل سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد سید حسن مرتضٰی کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔جی،جناب محمد صفدر شاکر! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

حلقہ پی پی۔104 کے چکوک کو راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد سے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"حلقہ پی پی۔104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع دیہات چک نمبر 501،549،،552،553،554،555،556،557اور 558 عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں، لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان چکوک میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"حلقہ پی پی۔104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع دیہات چک نمبر501، 549،، 552، 553، 554، 555، 556، 557اور 558 عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں، لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان چکوک میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose نہیں کر رہا لیکن فاضل ممبر اور ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال ہمارے ورک پلان میں یہ شامل ہے اور 3.4 ملین روپے اس کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"حلقہ پی پی۔104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع دیہات چک نمبر501، 549،، 552، 553، 554، 555، 556، 557اور 558 عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں، لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان چکوک میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پڑھیں۔

جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے 94 جان بچانے والی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے، حکومت پہلے ہی ادویات کی قیمتوں میں تقریباً400 فیصد اضافہ کر چکی ہے اور اب زندگی بچانے والی 94

ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے غریبوں سے سستے علاج کی سہولت بھی چھین لی گئی ہے۔ حکومت نے کینسر، ہارٹ اٹیک اور دوسری جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے غریب عوام کے لئے بے پناہ مسائل کھڑے کر دیئے ہیں۔ ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات کی قیمتوں میں کئی سو گنا اضافہ سے عوام میں شدید تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ زندگی بچانے والی تمام ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے 94 جان بچانے والی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے، حکومت پہلے ہی ادویات کی قیمتوں میں تقریباً400 فیصد اضافہ کر چکی ہے اور اب زندگی بچانے والی 94 ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے غریبوں سے سستے علاج کی سہولت بھی چھین لی گئی ہے۔ حکومت نے کینسر، ہارٹ اٹیک اور دوسری جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے غریب عوام کے لئے بے پناہ مسائل کھڑے کر دیئے ہیں۔ ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی ادویات کی قیمتوں میں کئی سو گنا اضافہ سے عوام میں شدید تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ زندگی بچانے والی تمام ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس کو oppose کرتی ہوں۔ میں اس میں آپ کو بتاتی ہوں کہ قیمتوں کی کمی اور اضافہ کرنا that is the purview of the Federal Government یہ قیمتیں DRAP کی طرف سے آئی ہیں۔

جناب سپیکر!میں ایوان کی معلومات کے لئے یہ وضاحت کرتی جاؤں کہ مئی اور جون 2018کے دو مہینے جس میں (ن) لیگ کی حکومت تھی اس وقت یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کیونکہ عدالت نے کہا تھا کہ قیمتیں بڑھائی جائیں ورنہ life-saving drugs available نہیں ہوں گی۔

جناب سپیکر!دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غریب مریض کو دوائی نہیں مل رہی تو میں clear کرنا چاہتی ہوں کہ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے تو ہمارے بجٹ کے 32۔ارب روپے صرف دوائیوں پر لگائے جاتے ہیں۔اس وقت ہمارے پاس cardiac کے جتنے غریب مریض ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں ان کو COVID کے دورانیہ میں نہ صرف دوائی دی بلکہ ان کے گھروں تک پہنچائی۔Tuberculosis patients اور HIV Aids patients non-communicable diseases ہسپتالوں میں free medicine available ہے، ایمرجنسی میں free medicine available ہے۔جہاں تک price increase کا تعلق ہے تو this is the purview of the Federal Government اس لئے غریب مریض کے بارے میں آپ بالکل فکر نہ کریں ان کے لئے ہر قسم کی دوائی موجود ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے ابھی تک 52لاکھ ہیلتھ کارڈز تقسیم کئے ہیں۔ان کارڈز پر اگر ایک مریض ہسپتال میں داخل ہو گا تو نا صرف اس کو دوران علاج دوائی ملے گی بلکہ پانچ دن بعد کی بھی اس کو باقاعدہ دوائی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں تک دوائیوں کا تعلق ہے تو پنجاب حکومت 32۔ارب روپے اپنے بجٹ میں سے صرف دوائیوں کے لئے استعمال کر رہی ہے اور ہر مریض کو دوائی مل رہی ہے چاہے ہیپاٹائٹس یا tuberculosis کا مریض ہو اس لئے اللہ تعالیٰ خیر رکھے ادویات کے issue میں کوئی problem نہیں ہو گا۔جہاں تک قیمتیں بڑھنے کا تعلق ہے تو پنجاب حکومت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے کیونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا subject ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!میری گزارش سُن لیں۔رولز کے مطابق منسٹر صاحبہ نے قرارداد کو oppose کیا ہے لیکن آپ نے اس پر مزید oppose کرنے کی option نہیں دی۔ چونکہ انہوں نے کھڑے ہو کر oppose کیا اور ساتھ ہی تقریر شروع کر دی تھی۔

جناب سپیکر !اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں بھی اس کو oppose کر رہا ہوں کیونکہ میں نے اس میں کچھ ترامیم پیش کرنی ہیں چونکہ منسٹر صاحبہ نے موقع نہیں دیا کہ ہاؤس میں کوئی اور ممبر بھی oppose کر سکے لہٰذا میں بھی ترمیم کے حوالے سے اس کو oppose کرتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بھی oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، محترمہ کو بات کرنے دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر !میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب ہم کوئی معاملہ ایوان میں لے کر آتے ہیں تو اِن کی طرح ہم for the sake of politics نہیں لے کر آتے بلکہ معاملات اس لئے لاتے ہیں کیونکہ عوام ان مشکلات سے دوچار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر !منسٹر صاحبہ کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہے جن کا ایک ہی وتیرہ ہے کہ جھوٹ بولو اور نواز لیگ کے اوپر بات ڈال دو۔ عامر کیانی اور ظفر مرزا اِن کے دَور میں بھاگ گئے ہیں۔ انہوں نے ادویات کی جتنی بھی قیمتیں بڑھائی ہیں اس کا فائدہ ادویات کے مالکان کو پہنچایا ہے۔

جناب سپیکر !اس کی مثال یہ ہے کہ عامر کیانی کو بھاگنا پڑا اور ظفر مرزا غائب ہو گئے جبکہ بات یہ (ن) لیگ کی کرتے ہیں حالانکہ (ن) لیگ کے دَور میں پرچی مفت ملتی تھی، دوائی بھی آٹھ دس دن مفت ملتی تھی اور ڈائیلسز بھی مفت ہوتا تھا۔ پچھلے کچھ دن سے مجھے سرکاری طور پر ہسپتال کا چکر لگانا پڑتا ہے اس لئے میں نے اپنی آنکھوں سے لوگوں کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر !میں private capacity میں اپنا علاج کروا سکتی ہوں لیکن غریب لوگ جو علاج نہیں کروا سکتے انہیں میں نے روتے ہوئے دیکھا ہے بلکہ میں نے خود پیسے دے کر کئی لوگوں کی پرچی بنوائی ہے کیونکہ مجھے پتا ہے کہ جب کسی کے بچے کو دوائی نہیں ملتی تو اسے کتنی تکلیف ہوتی ہے اور کس طرح بچے کو تکلیف ہو گی جب اُس کے ماں باپ کو دوائی نہیں ملتی۔

جناب سپیکر !میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ سب کچھ برداشت ہو گا لیکن عوام کے ساتھ ظلم و زیادتی برداشت نہیں ہو گی کیونکہ میں ایک ماں اور بیٹی بھی ہوں۔ میرے جو جذبات اپنے گھر میں سب کے لئے ہیں وہی اس ایوان کے لئے بھی ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہاں پر بھیجا ہے

اس لئے عوام کے لئے لڑنا میری ذمہ داری ہے۔ اگر میں عوام کا مقدمہ یہاں پر نہیں لڑوں گی تو میں اللہ کو جوابدہ ہوں بلکہ آپ اور منسٹر صاحبہ بھی جوابدہ ہوں گی۔ صرف جھوٹ بولنے سے کام نہیں چلتا۔ ہم سب گواہ ہیں کہ پچھلے دنوں ادویات کا جو scandal بنا تھا اِس دَور کے لوگوں کا بنا ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ غلط بات کہہ رہی ہیں۔ اس میں جھوٹ بولنے کی کون سی بات ہے؟ انہوں نے غلط کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اس قرارداد کو اس لئے oppose کیا ہے کیونکہ اس قرارداد میں جان بچانے والی 94 ادویات کی قیمتوں میں اضافے کے باعث شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ میں اس میں اضافہ یہ چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! میں آپ کو بتادوں کہ اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی لیکن آپ اس پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جب سے پی ٹی آئی کی حکومت مرکز اور اس صوبے میں آئی ہے تب سے ادویات کی قیمتیں دیکھ لیں۔ اس قرارداد میں جان بچانے والی ادویات کا ذکر ہے لیکن عام ادویات کے rates میں بھی تین تین گنا یعنی 300 فیصد اضافہ ہوا ہے جو بغیر کسی جواز کے ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ جب پہلی بار اضافہ ہوا تو وزیراعظم نے اس پر نوٹس لیتے ہوئے عامر کیانی کو صحت کی وزارت سے فارغ کیا لیکن اس حکومت میں نیا دستور یہ ہے کہ جس کو کرپشن کے الزامات پر فارغ کیا اس کو پارٹی کا جنرل سیکرٹری بنا دیا گیا۔

جناب سپیکر! سب ٹی وی چینلز بتا رہے ہیں کہ ادویات کی قیمتوں میں اضافے سمیت مہنگائی کے حوالے سے تقریباً گیارہ نوٹس ان دو سالوں میں وزیر اعظم نے لئے ہیں لیکن جب بھی وہ کسی چیز کا نوٹس لیتے ہیں تو وہ چیز یا تو غائب ہو جاتی ہے یا اس کی قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ اور اس ایوان کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب اس قرارداد پر ووٹنگ کا وقت آئے تو ضرور یاد رکھئے گا کہ پہلے عامر کیانی تھے پھر ظفر مرزا آئے جنہوں نے ادویات مہنگی کیں اور آخر میں شوکت خانم کے ڈاکٹر فیصل کو charge دیا گیا ہے لیکن جب عام ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تو دس پندرہ دن پہلے انہوں نے 70 سالہ تاریخ میں پہلی بار ایک نیا نسخہ بتایا کہ چونکہ ادویات مل نہیں رہی تھیں اس لئے ہم نے قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ یہ تو آسان بات ہے کہ جب کوئی چیز مارکیٹ سے غائب ہو جائے تو اسے مہنگا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 94 ادویات صرف جان بچانے والی ہیں لیکن ان کے علاوہ عام ادویات کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر ہیلتھ صاحبہ نے اس قرارداد کو oppose کر کے بہت اچھا کیا اور میں بھی ان کے ساتھ oppose کرتا ہوں کیونکہ واقعی غریب آدمی کو ریلیف نہیں بلکہ اُس کو مرنا چاہئے۔ غریب آدمی کو ponstan tablet نہیں ملنی چاہئے بلکہ مرنا چاہئے، غریب آدمی کا ڈائیلسز نہیں ہونا چاہئے بلکہ اُس کو مرنا چاہئے اور غریب آدمی کو کینسر کی دوائی مفت نہیں ملنی چاہئے بلکہ اُس کو مرنا چاہئے۔ چونکہ تبدیلی کی حکومت ہے اس لئے غریب آدمی کو مرنا چاہئے۔ میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ کے ساتھ ہوں کہ اِن غریبوں کو مرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اس بات کی مذمت کروں گی کہ میری بہن نے مجھے کہا کہ میں جھوٹ بولتی ہوں لیکن میں clear کر دوں کہ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔ شاید آپ

لوگ ساری زندگی جھوٹ بولتے آئے ہیں اور آپ کا خیال ہے کہ باقی بھی سب جھوٹ بولتے ہوں گے لیکن میں جھوٹ نہیں بولتی اور غلط بیانی بالکل بھی نہیں کی۔

جناب سپیکر! جب میں نے آپ سے کہا ہے کہ ہم نے 32۔ارب روپے ادویات کے لئے مختص کئے ہیں تو اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے اور یہ رقم اس وقت بجٹ میں موجود ہے۔ یہ 32۔ارب روپے کی ادویات غریب مریضوں کے لئے ہی استعمال ہو رہی ہیں۔ تقریباً 9 مہینے COVID کی وبا رہی ہے لیکن سب سے اچھا کنٹرول اور بہتر طریقے سے غریب مریض کا علاج پنجاب حکومت نے کیا ہے۔ الحمدللہ آج ساری دنیا پنجاب کی کارکردگی کو appreciate کر رہی ہے۔ ہر ٹیکہ جس کی قیمت سوا لاکھ روپے بھی تھی وہ ہر مریض کو free of cost ملا ہے جو اس حکومت نے دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ میں خدانخواستہ اپنے مریضوں کو تکلیف میں دیکھوں گی۔

جناب سپیکر! میں نے ساری زندگی مریضوں کی خدمت کی ہے اور آئندہ بھی ہم خدمت کریں گے۔ یہ COVID آپ کے سامنے ایک ثبوت ہے کہ الحمدللہ ہم نے ہسپتالوں میں تمام سہولتیں دی ہیں۔ ان کے لوگوں کی طرف سے سرکاری ہسپتالوں میں داخل ہونے کے لئے ہمیں بہت سفارشیں آتی تھیں اس لئے ہر چیز کو ہر وقت بُرا نہ کہئے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ادویات کی قیمتوں کا تعلق ہے اس پر میں نے پہلے کہا ہے کہ that is within the purview of Federal Government آپ قومی اسمبلی میں اپوزیشن میں ہیں لہٰذا you raise the point and they will reply to it. جہاں تک ہمارے پنجاب کا تعلق ہے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ غریب مریض ہماری top priority ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں already وزیراعظم نے کہہ دیا ہے کہ جس طرز پر خیبر پختونخوا کے اندر universal coverage دیئے جا رہے ہیں اسی طریقے پر ہمیں بھی instruction مل گئی ہے کہ ہم universal coverage کے لئے as soon as possible ہیلتھ کارڈ دیں لہٰذا میرے خیال میں آپ کو انسانوں کی ہمدردی کے بارے میں حکومت کی نیک نیتی کا پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے سامنے تین دن لگا کر 34 سوال تیار کئے ہیں لیکن کیا اِن میں سے کوئی پوچھنے آیا ہے اور یہاں پر ہر چیز dispose of ہو گئی کیا اِن کا صرف اتنا ہی فرض تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس قرارداد کی ووٹنگ کرواتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے 94 جان بچانے والی ادویات کی قیمتیں بڑھانے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے، حکومت پہلے ہی ادویات کی قیمتوں میں تقریباً 400 فیصد اضافہ کر چکی ہے اور اب زندگی بچانے والی 94 ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے غریبوں سے سستے علاج کی سہولت بھی چھین لی گئی ہے۔ حکومت نے کینسر، ہارٹ اٹیک اور دوسری جان بچانے والی ادویات کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے غریب عوام کے لئے بے پناہ مسائل کھڑے کر دیئے ہیں۔ ایمر جنسی میں استعمال ہونے والی ادویات کی قیمتوں میں کئی سو گنا اضافہ سے عوام میں شدید تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ زندگی بچانے والی تمام ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک سیکنڈ کے لئے اس ایوان سے باہر گیا تھا اور آپ نے میری قرارداد dispose of کر دی جبکہ کل میری ایک تحریک التوائے کار پر وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ میں صبح ہی اس کا جواب دے دوں گا لیکن اس کا جواب نہیں آ سکا اور شاید اجلاس بھی آج ختم ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی تحریک التوائے کار تھی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کل میں نے تحریک التوائے کار نمبر 531 پڑھی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کا جواب آج نہیں آنا تھا کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ وہ تحریک دو محکموں سے متعلقہ ہے جن میں ایک محکمہ ہاؤسنگ اور دوسرا محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی ہے تو ایس اینڈ جی اے ڈی کی حد تک تو میرے پاس جواب موجود ہے لیکن ملازم ہاؤسنگ سے متعلقہ ہیں اس لئے محکمہ ہاؤسنگ کی طرف سے ابھی جواب نہیں آیا تاہم پولیس نے جو ایف آئی آر درج کی تھی میں اسے چیک کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کو میں انشاء اللہ آئندہ دو تین دن میں باقاعدہ ہاؤس میں اس کی رپورٹ دے دوں گا جو کہ معزز ممبر کو بھی مل جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر کی جو request کی ہے وہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں 16۔اکتوبر 2020 کو پی ڈی ایم کا جلسہ ہونے جا رہا ہے جس کی تیاری کے حوالے سے پاکستان پیپلز پارٹی گوجرانوالہ سٹی کے کچھ کارکنان اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر میٹنگ کر رہے تھے کہ وہاں تھانہ گرجاکھ کے ایس ایچ او نے ان کے گھر کو پہلے باہر سے تالا لگا دیا پھر نفری بلا کر، چند ایک لوگ تھے جو کہ اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے جنہیں گرفتار کر کے تھانہ لے گئے اور پھر ان سے زبردستی لکھواتے رہے۔

جناب سپیکر! یہ حالات جو ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی آمریت کے دور میں بھی اس طرح ہوتا ہو۔ آپ پکڑیں، گرفتار کریں، پرچہ دیں اور یہ ہرگز برداشت سے باہر ہے کہ آپ کسی کے گھر میں جا کر تالے لگا دیں، پھر ان کو توڑیں، پھر ان کو پکڑ کر لے جائیں اور پھر ان سے زبردستی in writing لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ غیر قانونی اور غیر آئینی کام کر رہے ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہونی چاہئے، انہیں عدالت میں پیش کرنا چاہئے اور انہیں جیل جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم بالکل انارکی کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر آج بھی اپوزیشن کی قیادتیں ان لوگوں کو lead نہیں کریں گی اور باہر نہیں نکلیں گی تو پچھلے دنوں اسلام آباد کے اندر جو ڈی چوک پر ہوا ہے جہاں پر ساری رکاوٹیں توڑ کر وہ پارلیمنٹ تک پہنچ گئے ہیں اور ان میں کوئی منظم لوگ نہیں تھے بلکہ وہ مختلف محکموں کے لوگ تھے جن کی تقریباً چالیس پچاس ہزار تعداد تھی۔ مہنگائی سے پسی ہوئی عوام اور مہنگائی میں تباہ حال عوام اگر اپنے بچاؤ کے لئے کوئی میٹنگ کر لیتے ہیں، کسی جلسے کی تیاری کر لیتے ہیں اور احتجاج کی بات کرتے ہیں تو یہ کون سا غیر آئینی کام ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کروں گا، ہمیں اس پر کوئی صفائی نہیں چاہئے بلکہ ہمیں ایکشن چاہئے کہ اس تھانیدار نے یہ کیوں کیا اور اس تھانیدار کو بلایا جائے۔ کل میرے توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب یہاں پر وزیر قانون دے رہے تھے جس دوران انہوں نے کہا کہ ملزم ابھی گرفتار نہیں ہوا اور جلدی گرفتار ہو جائے گا۔ میں ایوان سے باہر گیا ہوں تو ticker چل رہے تھے کہ ملزم سانحہ موٹروے کا کیا نام تھا اس کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عابد ملہی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، عابد ملہی لیکن وزیر قانون کو بھی یہ انفارمیشن نہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ اسمبلی کے اندر تھے انہیں کس طرح پتا ہوتا۔ (قہقہہ)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں ناں کہ یہاں جواب سن کر میں باہر گیا ہوں تو ٹی وی پر ticker چل رہا تھا کہ ملزم گرفتار ہو گیا ہے۔ کیا یہاں پر بیٹھا ہوا ایس پی یا ڈی آئی جی چٹ بھیج کر نہیں بتا سکتا کہ ہم نے اسے گرفتار کر لیا ہے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ملزم کو ایک سیکنڈ میں گرفتار کیا اور اِدھر ticker چل گیا؟ نہیں

جناب سپیکر! کم از کم دو تین گھنٹے کے بعد پولیس والے میڈیا کو یا کسی کو inform کرتے ہیں کہ ہم نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے لیکن انہوں نے اپنے وزیر قانون کو inform کرنا گوارہ نہیں کیا جس پر میں بھرپور احتجاج کرتا ہوں اور میں مطالبہ کرتا ہوں کہ جس تھانیدار نے ہمارے ورکروں کو حبس بے جا میں رکھا اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور اس پر پرچہ درج کیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں سمجھ نئیں آندی کہ وزیر قانون آکھن کہ جواب دی ضرورت نئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! انہوں نے ایسا نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمیں جواب لینے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ میرے لئے قابل احترام ہیں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب محمد بشارت راجہ! میرا تے تہاڈے نال کوئی رولا ای نئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ! میں کدوں کہنا واں کہ رولا اے لیکن تسیں سوچ سمجھ کے گل کرو۔ ایہہ میں نئیں کہیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب محمد بشارت راجہ! جے تساں نئیں کہیا تے فیر کسے ہور وزیر نے تے کہیا اے ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ! فیر میرا ناں کیوں لے رہے او؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب محمد بشارت راجہ! میں تہاڈا ناں نئیں لیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہن کی بول رہے سی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب محمد بشارت راجہ! تسیں کہیا ہووے کہ جواب دی ضرورت نئیں تے برداشت ہو سکدا اے لیکن کوئی غیر متعلقہ وزیر نال بیٹھا ہویا لقمہ دے دیوے تے فیر ایہہ تے زیادتی اے ناں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The House is prorogued sine dies.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(64)/2020/2371. Dated: 13th October, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, *Speaker*,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Tuesday, October 13, 2020 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: 13th October 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of Bypass road Ali Pur Chattha Gujranwala *(Question No. 3821*)* 177

-Construction and repairof Kalasky Bypass Gujranwala *(Question No. 3822*)* 178

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Incidents by dacoit gang and occupy Mafia in GOR-III 205

-Non provision of water and substandard sewerage system in PP-185, Baseerpur, Okara 286

-Sixty two rape cases in Lahore 204

-Torture upon lady post officer in post office Sahiwal by Secretary Information of PTI 288

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-9th October, 2020 3

-12th October, 2020 115

-13th October, 2020 231

AGRICULTURE DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Aims and objects of establishment of Horticulture Research Station and details about employees working therein *(Question No. 4939*)* 67

-Details about area hit by a locust attack in district Bahawalpur *(Question No. 4523*)* 56

-Details about awareness campaign about diseases of crops *(Question No. 3919*)* 26

-Details about completion of proceeding of auction in agriculture markets under CCTV Cameras *(Question No. 3258*)* 46

-Details about disturbance of cotton crops in South Punjab *(Question No.4275*)* 48

-Details about establishment of Mango Germ Plasm Plant Khnewal and employees and area thereof *(Question No. 5044*)* 79

	PAGE NO.
-Details about grant of powers regarding pest control to Agriculture Plant Proctection Department *(Question No. 4704*)*	62
-Details about laboratories for testing of soil and water in Sahiwal *(Question No. 4040*)*	31
-Details about offices and research centres of Agriculture Department in district Bahawalpur *(Question No. 5082*)*	85
-Details about offices, area, employees and vehicles of Agriculture Department Rajanpur *(Question No. 5148*)*	86
-Details about offices, employees and equipments in Agriculture Engineering Department Rajanpur *(Question No. 5149*)*	88
-Details about offices of research on citric fruits in Sargodha *(Question No. 5000*)*	74
-Details about preparation of seeds, employees and area of Punjab Seed Corporation Khanewal *(Question No. 5045*)*	81
-Details about provision of portable solar Irrigation system *(Question No. 4353*)*	51
-Details about rent collected from shops and stores in fruit markets of Lahore *(Question No. 5058*)*	83
-Details about research centres and research on seeds farms in Sahiwal *(Question No. 5018*)*	77
-Details about shifting of food grain and vegetable markets out of the city in Sahiwal *(Question No. 4287*)*	38
-Details about subsidy provided on fertilizers *(Question No. 4956*)*	69
-Establishment of purchase centres of olive in Fateh Jhang, Attock and Chakwal by Arid Agriculture Research Institute Chakwal *(Question No. 4905*)*	66
-Establishment of research centres of cotton and wheat and campus of Agriculture University in Bahawalnagar *(Question No. 5356*)*	90
-Funds allocated for agricultural research stations and research institutes *(Question No. 4996*)*	71

PAGE NO.

-Non provision of state land for vegetable and fruit markets in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 4772*)* 64

-Number of concreted water cources in PP-163 Lahore *(Question No. 4977*)* 71

-Number of market committees in district Multan *(Question No. 4340*)* 49

-Number of offices and officials in Research Wing (Agriculture) and funds allocated for the same *(Question No. 4776*)* 65

-Number of vacancies in the office of Secretary Agriculture and details about cadre thereof *(Question No. 3133*)* 19

-Number of posts of Additional Secretaries and Deputy Secretaries and details abut employees working on deputation in Agriculture Department *(Question No. 3134*)* 23

-Procedure of fixing prices of vegetables *(Question No. 4617*)* 57

-Production of sugarcane in 2019 *(Question No. 4465*)* 55

-Provision of spurious agriculture medicines in South Punjab *(Question No. 4273*)* 47

-Steps taken for control over sale of substandard agriculture medicines *(Question No. 4619*)* 59

-Steps taken for protection of cotton crops from diseases *(Question No. 4696*)* 60

-Steps taken for protection of crops from Locust *(Question No. 4392)* 52

AKHTAR ALI, CHAUDRY

QUESTION regarding-

-Construction and repairof road from Sheikhupura to Gujranwala via Tatlay Aali *(Question No. 3861*)* 179

AMAN ULLAH WARRAICH, MR.

QUESTION regarding-

-Lack of medical facilities and machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4290*)* 270

ANEEZA FATIMA, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Torture upon lady post officer in post office Sahiwal by Secretary Information of PTI 288

QUESTIONS regarding-

-Details about vehicles passed through Ring Road Lahore everyday *(Question No. 3977*)* 187

-District wise details about distribution of health card *(Question No. 4386*)* 240

PAGE NO.

-Number of toll plazas established in 2018 and 2019 in the province *(Question No. 3016*)* 157

RESOLUTION regarding- 292

-Demand for getting back the increase in prices of life saving drugs

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

QUESTION regarding-

-Action against illegal and non qualified doctors in Gujranwala *(Question No. 1765*)* 245

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR

DISCUSSION On-

-Price Control and Law and Order 92

AYSHA IQBAL, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about assigning duties of taking care of plants to staff working on maintenance of road edges *(Question No. 3912*)* 182

-Details about provision of medical treatment in Government and private hospitals *(Question No. 4115*)* 268

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

QUESTION regarding-

-Closure of plants of waste burning in big hospitals of Lahore *(Question No. 4193*)* 269

B

BILLS *(Introduced in the House)*-

-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020 209

-The Stamp (Amendment) Bill 2020 209

C

CABINET-

-Of the Punjab 5

PAGE NO.

CALL ATTENTION NOTICES regarding-

-Looting and rape with women by dacoit in area of Gujjarpura Sialkot Motorway Lahore 201
-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore 200
-Theft incident in area of Police Station Raiwind city 202

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Construction, completion and estimated cost of flyover Jhaal Road Sahiwal *(Question No. 3943*)* 185
-Construction and completion of road Karyal Kalan Garmola Virkan Gujranwala *(Question No. 3015*)* 156
-Construction and repairand allocated funds for Kandowal to Pind Dadan Khan road Jhelum *(Question No. 3729*)* 172
-Construction and repairof PS Link Bridge Ameer Tajeka to Chowk Bharpura road Okara *(Question No. 3670*)* 163
-Construction and repairof road from Baseerpur to Dipalpur Okara *(Question No. 3813*)* 176
-Construction and repairof Bunga Hayat road via View Hotel to Mulgada Chowk Shaiwal *(Question No. 3709*)* 167
-Construction and repair of Bypass road Ali Pur Chattha Gujranwala *(Question No. 3821*)* 177
-Construction and repairof Chiniot to Pindi Bhattian road *(Question No. 3332*)* 155
-Construction and repairof Chowk Chadhar to Sanjar pur road Sadiqabad *(Question No. 882)* 190
-Construction and repair of college chowk to M-3 Motorway road and Fateh Sher road Sahiwal *(Question No. 1061)* 193
-Construction and repairof GT Road from Chak 4/6-L to Darbar Hazrat Karmanwala Okara *(Question No. 2245*)* 132
-Construction and repairof Kalasky Bypass Gujranwala *(Question No. 3822*)* 178
-Construction and repairof Kholy Mureed to Kot Shahamad PP-185 Okara *(Question No. 3775*)* 175
-Construction and repairof Machka Ghot Volhar Road Sadiqabad in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3388*)* 161
-Construction and repairof Mandahar to Langar road Jhelum *(Question No. 3728*)* 171
-Construction and repairof Main Road Malikwal to Bhera Sargodha *(Question No. 3266*)* 136
-Construction and repairof Mitranwali to Kandan Sian road Sialkot *(Question No. 4128*)* 189
-Construction and repairof Mureed Shah to Noor Shah Machka Road Rahim Yar Khan *(Question No. 3387*)* 160

	PAGE NO.
-Construction and repairof Panjar to Nararr road Rawalpindi *(Question No. 3967*)*	186
-Construction and repairof Pasroor Sialkot road *(Question No. 3717*)*	168
-Construction and repairof road Bhera Adda to Chak Qazi Nur Pur district Sargodha *(Question No. 3723*)*	170
-Construction and repairof road Pul Giri to Adda Muhammad Pur Noonarian *(Question No. 3412*)*	161
-Construction and repairof road Pul Giri to Muhammad Pur Noonarian Rhaim Yar Khan *(Question No. 2819*)*	135
-Construction and repairof road from Shahdara to Kala Khatai road Narowal *(Question No. 3862*)*	180
-Construction and repairof road from Shahdara to Narang Kala Khatai Road *(Question No. 3718*)*	169
-Construction and repairof road from Sheikhupura to Gujranwala via Tatlay Aali *(Question No. 3861*)*	179
-Construction of road Boti pal to Chak 97/6-R Sahiwal *(Question No. 3707*)*	149
-Construction of road Mian to Bharth East Sargodha *(Question No. 1881*)*	125
-Details about assigning duties of taking care of plants to staff working on maintenance of road edges *(Question No. 3912*)*	182
-Details about building of Judicial Complex Lahore *(Question No. 3279*)*	159
-Details about construction of road from Chak Umar Sukha Ladhoka to Attari, Okara *(Question No. 1418*)*	119
-Details about income from toll plaza at Qutab Shahana Bridge Sahiwal *(Question No. 3702*)*	165
-Details about linking Okara with Motorway *(Question No. 1268*)*	154
-Details about widening and making dual to Ajnala Sargodha road via Salam Interchange to Bhalwal *(Question No. 3654*)*	162
-Details about widening of Madhali road Faisalabad *(Question No. 3701*)*	164
-Details about removal of toll plaza situated at Bado Malhi *(Question No. 3908*)*	181
-Details about roads constructed under "Naya Pakistan Manzilain Asaan" *(Question No. 1002)*	190
-Details about vehicles passed through Ring Road Lahore everyday *(Question No. 3977*)*	187
-Expenditures incurred upon construction and repair of roads in tehsil Bhalwal in the year 2019-20 *(Question No. 1073)*	195
-Functional condition of Sheikh Khalifa Bridge over Indus River *(Question No. 3349*)*	141
-Funds allocated for repair and construction of roads in Bahawalnagar in the year 2019-20 *(Question No. 1063)*	194
-Low quality construction of Tarcole Begho Bahar to 60/RD Road Khanpur, Rahim Yar Khan *(Question No. 3752*)*	174
-Making one way to Chiniot Faisalabad road *(Question No. 3736*)*	173
-Number of employees in Highway Department (M & R) in Sahiwal *(Question No. 1017)*	192

PAGE NO.

-Number of offices and employees of C&W Department in district Chiniot and details about construction of roads therein *(Question No. 3932*)* 182
-Number of roads under administrative control of Highway Department in tehsil and district Sahiwal *(Question No. 1016)* 191
-Number of toll plazas established in 2018 and 2019 in the province *(Question No. 3016*)* 157
-Number of Toll plazas in Sahiwal and money collected from them during 2017 to 2019 *(Question No. 3699*)* 144
-Reopnening and widening of road from Fortabbas to Haroonabad *(Question No. 2880*)* 151
-Repair of Mitranwali to Bambanwala road Sialkot *(Question No. 4127*)* 188

D

DISCUSSION On-
-Price Control and Law and Order 92-111, 210-228

F

FATEHA KHWANI *(Condolence)*-
-On sad demise of Moulana Adil Khan Shaheed 237
-On sad demises of mother of Ali Abbas MPA and Rukhsana Kokab Ex MPA 15

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

QUESTIONS regarding-
-Number of students in Government Khawaja Safdar Medical College Sialkot *(Question No. 3880*)* 263
-Number of private medical colleges in Sialkot and details about affiliations thereof*(Question No. 3881*)* 264

H

HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Incidents by dacoit gang and occupy Mafia in GOR-III 205

PAGE NO.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Looting and rape with women by dacoit in area of Gujjarpura Sialkot Motorway Lahore 201

DISCUSSION On-

-Price Control and Law and Order 100

QUESTION regarding-

-Number of offices and employees of C&W Department in district Chiniot and details about construction of roads therein *(Question No. 3932*)* 182

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about rent collected from shops and stores in fruit markets of Lahore *(Question No. 5058*)* 83

-Establishment of Punjab Medical Faculty and number of posts therein *(Question No. 3428*)* 260

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED *(Minister for Agriculture)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

68

-Aims and objects of establishment of Horticulture Research Station and details about employees working therein (Question No. 4939*) 57

27

-Details about area hit by a locust attack in district Bahawalpur (Question No. 4523*) 46

49

-Details about awareness campaign about diseases of crops (Question No. 3919*)

80

-Details about completion of proceeding of auction in agriculture markets under CCTV Cameras (Question No. 3258*) 62

32

-Details about disturbance of cotton crops in South Punjab (Question No.4275*)

85

-Details about establishment of Mango Germ Plasm Plant Khnewal and employees and area thereof (Question No. 5044*) 87

88

-Details about grant of powers regarding pest control to Agriculture Plant
Proctection Department (Question No. 4704*) 74

PAGE NO.

81

-Details about laboratories for testing of soil and water in Sahiwal 51
(Question No. 4040*)

83

-Details about offices and research centres of Agriculture
Department in district Bahawalpur (Question No. 5082*) 77

-Details about offices, area, employees and vehicles of Agriculture 38
Department Rajanpur (Question No. 5148*) 70

-Details about offices, employees and equipments in Agriculture
Engineering Department Rajanpur (Question No. 5149*) 67

-Details about offices of research on citric fruits in Sargodha 90
(Question No. 5000*)

72

-Details about preparation of seeds, employees and area of Punjab
Seed Corporation Khanewal (Question No. 5045*) 64

-Details about provision of portable solar Irrigation system 71
(Question No. 4353*) 50

-Details about rent collected from shops and stores in fruit markets 66
of Lahore
(Question No. 5058*) 20

-Details about research centres and research on seeds farms in
Sahiwal (Question No. 5018*) 24

58

-Details about shifting of food grain and vegetable markets out 56
of the city in Sahiwal (Question No. 4287*)

47

-Details about subsidy provided on fertilizers (Question No. 4956*)

59

61

-Establishment of purchase centres of olive in Fateh Jhang, Attock
and Chakwal by Arid Agriculture Research Institute Chakwal 52
(Question No. 4905*)

-Establishment of research centres of cotton and wheat and campus
of Agriculture University in Bahawalnagar (Question No. 5356*)

-Funds allocated for agricultural research stations and research
institutes (Question No. 4996*)

-Non provision of state land for vegetable and fruit markets in

PAGE NO.

Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara (Question No. 4772*)

-Number of concreted water cources in PP-163 Lahore (Question No. 4977*)

-Number of market committees in district Multan (Question No. 4340*)

-Number of offices and officials in Research Wing (Agriculture) and funds allocated for the same(Question No. 4776*)

-Number of vacancies in the office of Secretary Agriculture and details about cadre thereof (Question No. 3133*)

-Number of posts of Additional Secretaries and Deputy Secretaries and details abut employees working on deputation in Agriculture Department *(Question No. 3134*)*

-Procedure of fixing prices of vegetables *(Question No. 4617*)*

-Production of sugarcane in 2019 *(Question No. 4465*)*

-Provision of spurious agriculture medicines in South Punjab *(Question No. 4273*)*

-Steps taken for control over sale of substandard agriculture medicines *(Question No. 4619*)*

-Steps taken for protection of cotton crops from diseases *(Question No. 4696*)*

-Steps taken for protection of crops from Locust *(Question No. 4392)*

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Non provision of water and substandard sewerage system in PP-185, Baseerpur, Okara 286

CALL ATTENTION NOTICES regarding-

-Theft incident in area of Police Station Raiwind city 202

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof road from Baseerpur to Dipalpur Okara *(Question No. 3813*)* 176

-Construction and repairof Kholy Mureed to Kot Shahamad PP-185 Okara *(Question No. 3775*)* 175

-Number of offices and officials in Research Wing (Agriculture) and funds allocated for the same *(Question No. 4776*)* 65

PAGE NO.

RESOLUTION regarding-

-Demand for making U-turn at Multan Road Lahore from Chauburji Chowk to LOS drain 290

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

QUESTIONS regarding-

-Number of hospitals of mental disease in the province *(Question No. 4422*)* 275

-Number of hospitals with facilities of breast cancer treatment *(Question No. 4425*)* 276

KHADIJA UMER, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Sixty two rape cases in Lahore 204

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

QUESTIONS regarding-

-Aims and objects of establishment of Horticulture Research Station and details about employees working therein *(Question No. 4939*)* 67

-Details about offices and research centres of Agriculture Department in district Bahawalpur *(Question No. 5082*)* 85

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for explanation from Law Minister about case of rebellion registered in Police Station Shahdara Town Lahore 280

KHIZER HAYAT, MR.

QUESTION regarding-

-Construction and repairof Bunga Hayat road via View Hotel to Mulgada Chowk Shaiwal *(Question No. 3709*)* 167

L

LIAQAT ALI KHAN, MR.

QUESTION regarding-

-Number of patients with head injury in DHQ Hospital Sargodha in year 2019 *(Question No. 4294*)* 272

PAGE NO.

M

MANAN KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof road from Shahdara to Narang Kala Khatai Road *(Question No. 3718*)* 169

-Details about removal of toll plaza situated at Bado Malhi *(Question No. 3908*)* 181

MASOOD AHMAD, CH.

QUESTION regarding-

-Details about grant of powers regarding pest control to Agriculture Plant Proctection Department *(Questin No. 4704*)* 62

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY

QUESTIONS regarding-

-Details about provision of portable solar Irrigation system *(Question No. 4353*)* 51

-Establishment of research centres of cotton and wheat and campus of Agriculture University in Bahawalnagar *(Question No. 5356*)* 90

-Funds allocated for repair and construction of roads in Bahawalnagar in the year 2019-20 (Question No. 1063) 194

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Hussain Jahania Gardezi, Syed

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MOMINA WAHEED, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about roads constructed under "Naya Pakistan Manzilain Asaan" *(Question No. 1002)* 190

PAGE NO.

-Establishment of purchase centres of olive in Fateh Jhang, Attock and Chakwal by Arid Agriculture Research Institute Chakwal *(Question No. 4905*)* 66

-Number of Bio Medical Engineers in the province *(Question No. 939)* 279

-Production of sugarcane in 2019 *(Question No. 4465*)* 55

MUHAMMAD AFZAL, RANA

QUESTION regarding-

-Construction and repairof Pasroor Sialkot road *(Question No. 3717*)* 168

MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.

QUESTION regarding-

-Details about area hit by a locust attack in district Bahawalpur *(Question No. 4523*)* 56

MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.

QUESTION regarding-

-Low quality construction of Tarcole Begho Bahar to 60/RD Road Khanpur, Rahim Yar Khan *(Question No. 3752*)* 174

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction, completion and estimated cost of flyover Jhaal Road Sahiwal *(Question No. 3943*)* 185

-Construction and repair of college chowk to M-3 Motorway road and Fateh Sher road Sahiwal *(Question No. 1061)* 193

-Details about construction of road from Chak Umar Sukha Ladhoka to Attari, Okara *(Question No. 1418*)* 119

-Details about laboratories for testing of soil and water in Sahiwal *(Question No. 4040*)* 31

-Details about research centres and research on seeds farms in Sahiwal *(Question No. 5018*)* 77

-Reopnening and widening of road from Fortabbas to Haroonabad *(Question No. 2880*)* 151

-Number of employees in Highway Department (M & R) in Sahiwal *(Question No. 1017)* 192

-Number of roads under administrative control of Highway Department in tehsil and district Sahiwal *(Question No. 1016)* 191

PAGE NO.

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Construction, completion and estimated cost of flyover Jhaal Road Sahiwal *(Question No. 3943*)* 185

-Construction and completion of road Karyal Kalan Garmola Virkan Gujranwala *(Question No. 3015*)* 157

-Construction and repairand allocated funds for Kandowal to Pind Dadan Khan road Jhelum *(Question No. 3729*)* 172

-Construction and repairof PS Link Bridge Ameer Tajeka to Chowk Bharpura road Okara *(Question No. 3670*)* 164

-Construction and repairof road from Baseerpur to Dipalpur Okara *(Question No. 3813*)* 176

-Construction and repairof Bunga Hayat road via View Hotel to Mulgada Chowk Shaiwal *(Question No. 3709*)* 168

-Construction and repair of Bypass road Ali Pur Chattha Gujranwala *(Question No. 3821*)* 177

-Construction and repairof Chiniot to Pindi Bhattian road *(Question No. 3332*)* 155

-Construction and repairof Chowk Chadhar to Sanjar pur road Sadiqabad *(Question No. 882)* 190

-Construction and repair of college chowk to M-3 Motorway road and Fateh Sher road Sahiwal *(Question No. 1061)* 194

-Construction and repairof Kalasky Bypass Gujranwala *(Question No. 3822*)* 178

-Construction and repairof Kholy Mureed to Kot Shahamad PP-185 Okara *(Question No. 3775*)* 175

-Construction and repairof Machka Ghot Volhar Road Sadiqabad in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3388*)* 161

-Construction and repairof Mandahar to Langar road Jhelum *(Question No. 3728*)* 171

-Construction and repairof Mitranwali to Kandan Sian road Sialkot *(Question No. 4128*)* 189

-Construction and repairof Mureed Shah to Noor Shah Machka Road Rahim Yar Khan *(Question No. 3387*)* 160

-Construction and repairof Panjar to Nararr road Rawalpindi *(Question No. 3967*)* 186

-Construction and repairof Pasroor Sialkot road *(Question No. 3717*)* 168

-Construction and repairof road Pul Giri to Adda Muhammad Pur Noonarian *(Question No. 3412*)* 162

-Construction and repairof road Bhera Adda to Chak Qazi Nur Pur district Sargodha *(Question No. 3723*)* 171

-Construction and repairof road from Shahdara to Kala Khatai road Narowal *(Question No. 3862*)* 180

	PAGE NO.
-Construction and repairof road from Shahdara to Narang Kala Khatai Road *(Question No. 3718*)*	169
-Construction and repairof road from Sheikhupura to Gujranwala via Tatlay Aali *(Question No. 3861*)*	179
-Details about assigning duties of taking care of plants to staff working on maintenance of road edges *(Question No. 3912*)*	182
-Details about building of Judicial Complex Lahore *(Question No. 3279*)*	159
-Details about income from toll plaza at Qutab Shahana Bridge Sahiwal *(Question No. 3702*)*	166
-Details about linking Okara with Motorway *(Question No. 1268*)*	154
-Details about widening and making dual to Ajnala Sargodha road via Salam Interchange to Bhalwal *(Question No. 3654*)*	162
-Details about widening of Madhali road Faisalabad *(Question No. 3701*)*	165
-Details about removal of toll plaza situated at Bado Malhi *(Question No. 3908*)*	181
-Details about roads constructed under "Naya Pakistan Manzilain Asaan" *(Question No. 1002)*	191
-Details about vehicles passed through Ring Road Lahore everyday *(Question No. 3977*)*	188
-Expenditures incurred upon construction and repair of roads in tehsil Bhalwal in the year 2019-20 *(Question No. 1073)*	196
-Funds allocated for repair and construction of roads in Bahawalnagar in the year 2019-20 *(Question No. 1063)*	195
-Low quality construction of Tarcole Begho Bahar to 60/RD Road Khanpur, Rahim Yar Khan *(Question No. 3752*)*	175
-Making one way to Chiniot Faisalabad road *(Question No. 3736*)*	173
-Number of employees in Highway Department (M & R) in Sahiwal *(Question No. 1017)*	193
-Number of offices and employees of C&W Department in district Chiniot and details about construction of roads therein *(Question No. 3932*)*	183
-Number of roads under administrative control of Highway Department in tehsil and district Sahiwal *(Question No. 1016)*	192
-Number of toll plazas established in 2018 and 2019 in the province *(Question No. 3016*)*	158
-Repair of Mitranwali to Bambanwala road Sialkot *(Question No. 4127*)*	189
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*	
DISCUSSION On-	
-Price Control and Law and Order	225
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Torture upon lady post officer in post office Sahiwal by Secretary Information of PTI	289

	PAGE NO.
BILLS *(Discussed upon)-*	
-The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2020	209
-The Stamp (Amendment) Bill 2020	209
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Looting and rape with women by dacoit in area of Gujjarpura Sialkot Motorway Lahore	202
-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore	200
-Theft incident in area of police station Raiwind city	203
DISCUSSION On-	
-Price Control and Law and Order	105
ORDINANCES *(Laid in the House)-*	
-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020	208
-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020	208
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for explanation from Law Minister about case of rebellion registered in Police Station Shahdara Town Lahore	281
MUHAMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about establishment of Mango Germ Plasm Plant Khnewal and employees and area thereof *(Question No. 5044*)*	79
-Details about preparation of seeds, employees and area of Punjab Seed Corporation Khanewal *(Question No. 5045*)*	81
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
FATEHA KHWANI *(Condolence)-*	
-On sad demise of Moulana Adil Khan Shaheed	237
MUHAMMAD JAMIL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Start of classes in Medical College Bahawalnagar and approval of posts under S.N.E *(Question No. 2397*)*	250
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Construction and repairof Chiniot to Pindi Bhattian road *(Question No. 3332*)*	155
-Making one way to Chiniot Faisalabad road *(Question No. 3736*)*	173

PAGE NO.

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

RESOLUTION regarding-

-Demand to make sure the supply of water to villages of PP-104 from Rajbah Kalian Wala Faisalabad 291

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and completion of road Karyal Kalan Garmola Virkan Gujranwala *(Question No. 3015*)* 156

-Details about building of Judicial Complex Lahore *(Question No. 3279*)* 159

-Laboratory tests and provision of medicine in Allied and other hospitals of Faisalabad *(Question No. 2690*)* 252

-Number of vacancies in the office of Secretary Agriculture and details about cadre thereof *(Question No. 3133*)* 19

-Number of posts of Additional Secretaries and Deputy Secretaries and details abut employees working on deputation in Agriculture Department *(Question No. 3134*)* 23

-Posting of Specialist Doctors for patients of HIV AIDS in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 2692*)* 255

MUMTAZ ALI, MR

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof Chowk Chadhar to Sanjar pur road Sadiqabad *(Question No. 882)* 190

-Construction and repairof Machka Ghot Volhar Road Sadiqabad in district Rahim Yar Khan *(Question No. 3388*)* 161

-Construction and repairof Mureed Shah to Noor Shah Machka Road Rahim Yar Khan *(Question No. 3387*)* 160

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof Mitranwali to Kandan Sian road Sialkot *(Question No. 4128*)* 189

-Repair of Mitranwali to Bambanwala road Sialkot *(Question No. 4127*)* 188

-Steps taken for protection of cotton crops from diseases *(Question No. 4696*)* 60

MUNEEB-UL-HAQ, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof PS Link Bridge Ameer Tajeka to Chowk Bharpura road Okara *(Question No. 3670*)* 163

-Construction and repairof GT Road from Chak 4/6-L to Darbar Hazrat

PAGE NO.

Karmanwala Okara *(Question No. 2245*)* 132
-Details about linking Okara with Motorway *(Question No. 1268*)* 154

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

QUESTION regarding-

-Construction and repairof Panjar to Nararr road Rawalpindi *(Question No. 3967*)* 186

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-9th October, 2020 14
-12th October, 2020 118
-13th October, 2020 236

NADEEM KAMRAN, MALIK

QUESTION regarding-

-Details about shifting of food grain and vegetable markets out of the city in Sahiwal *(Question No. 4287*)* 38

NASEER AHMAD, MR.

QUESTION regarding-

-Number of concreted water cources in PP-163 Lahore *(Question No. 4977*)* 71

NASIR MAHMOOD, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairand allocated funds for Kandowal to Pind Dadan Khan road Jhelum *(Question No. 3729*)* 172
-Construction and repairof Mandahar to Langar road Jhelum *(Question No. 3728*)* 171

NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction of road Boti pal to Chak 97/6-R Sahiwal *(Question No. 3707*)* 149
-Details about income from toll plaza at Qutab Shahana Bridge Sahiwal *(Question No. 3702*)* 165
-Details about widening of Madhali road Faisalabad *(Question No. 3701*)* 164
-Number of Toll plazas in Sahiwal and money collected from them during 2017 to 2019 *(Question No. 3699*)* 144

PAGE NO.

NOOR UL AMIN WATTOO, MR.

QUESTION regarding-

-Non provision of state land for vegetable and fruit markets in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 4772*)* 64

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 25th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th October, 2020 303

-Summoning of 25th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th October, 2020 1

O

OFFICERS-

-Of the House 11

ORDINANCES *(Laid in the House)-*

-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 208

-The Sugar Factories (Control) (Amendment) Ordinance 2020 208

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 25th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th October, 2020 15

PARLIAMENTARY SECRETARIES-

-Of the Punjab 9

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-

-Demand for explanation from Law Minister about case of rebellion registered in Police Station Shahdara Town Lahore 280

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Insulting behaviour of management of Darbar Bibi Pak Daman with honorable members 285

PROROGATION-

-Notification of prorogation of 25th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th October, 2020 303

Q

QUESTIONS regarding-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Aims and objects of establishment of Horticulture Research Station and details about employees working therein *(Question No. 4939*)* 67

-Details about area hit by a locust attack in district Bahawalpur *(Question No. 4523*)* 56

-Details about awareness campaign about diseases of crops *(Question No. 3919*)* 26

-Details about completion of proceeding of auction in agriculture markets under CCTV Cameras *(Question No. 3258*)* 46

-Details about disturbance of cotton crops in South Punjab *(Question No.4275*)* 48

-Details about establishment of Mango Germ Plasm Plant Khnewal and employees and area thereof *(Question No. 5044*)* 79

-Details about grant of powers regarding pest control to Agriculture Plant Proctection Department *(Question No. 4704*)* 62

-Details about laboratories for testing of soil and water in Sahiwal *(Question No. 4040*)* 31

PAGE NO.

-Details about offices and research centres of Agriculture Department in district Bahawalpur *(Question No. 5082*)* 85

-Details about offices, area, employees and vehicles of Agriculture Department Rajanpur (*Question No. 5148*)* 86

-Details about offices, employees and equipments in Agriculture Engineering Department Rajanpur *(Question No. 5149*)* 88

-Details about offices of research on citric fruits in Sargodha *(Question No. 5000*)* 74

-Details about preparation of seeds, employees and area of Punjab Seed Corporation Khanewal *(Question No. 5045*)* 81

-Details about provision of portable solar Irrigation system *(Question No. 4353*)* 51

-Details about rent collected from shops and stores in fruit markets of Lahore *(Question No. 5058*)* 83

-Details about research centres and research on seeds farms in Sahiwal *(Question No. 5018*)* 77

-Details about shifting of food grain and vegetable markets out of the city in Sahiwal (Question No. 4287*) 38

-Details about subsidy provided on fertilizers (Question No. 4956*) 69

-Establishment of purchase centres of olive in Fateh Jhang, Attock and Chakwal by Arid Agriculture Research Institute Chakwal (Question No. 4905*) 66

-Establishment of research centres of cotton and wheat and campus of Agriculture University in Bahawalnagar (Question No. 5356*) 90

-Funds allocated for agricultural research stations and research institutes (Question No. 4996*) 71

-Non provision of state land for vegetable and fruit markets in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara (Question No. 4772*) 64

PAGE NO.

-Number of concreted water cources in PP-163 Lahore *(Question No. 4977*)* 71

-Number of market committees in district Multan *(Question No. 4340*)* 49

-Number of offices and officials in Research Wing (Agriculture) and funds allocated for the same *(Question No. 4776*)* 65

-Number of vacancies in the office of Secretary Agriculture and details about cadre thereof (Question No. 3133*) 19

-Number of posts of Additional Secretaries and Deputy Secretaries and details abut employees working on deputation in Agriculture Department *(Question No. 3134*)* 23

-Procedure of fixing prices of vegetables *(Question No. 4617*)* 57

-Production of sugarcane in 2019 *(Question No. 4465*)* 55

-Provision of spurious agriculture medicines in South Punjab *(Question No. 4273*)* 47

-Steps taken for control over sale of substandard agriculture medicines *(Question No. 4619*)* 59

-Steps taken for protection of cotton crops from diseases *(Question No. 4696*)* 60

-Steps taken for protection of crops from Locust *(Question No. 4392)* 52

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Construction, completion and estimated cost of flyover Jhaal Road Sahiwal *(Question No. 3943*)* 185

-Construction and completion of road Karyal Kalan Garmola Virkan Gujranwala *(Question No. 3015*)* 156

-Construction and repairand allocated funds for Kandowal to Pind Dadan Khan road Jhelum *(Question No. 3729*)* 172

-Construction and repairof PS Link Bridge Ameer Tajeka to Chowk Bharpura road Okara *(Question No. 3670*)* 163

-Construction and repairof road from Baseerpur to Dipalpur Okara *(Question No. 3813*)* 176

-Construction and repairof Bunga Hayat road via View Hotel to Mulgada Chowk Shaiwal *(Question No. 3709*)* 167

-Construction and repair of Bypass road Ali Pur Chattha Gujranwala *(Question No. 3821*)* 177

-Construction and repairof Chiniot to Pindi Bhattian road *(Question No. 3332*)* 155

-Construction and repairof Chowk Chadhar to Sanjar pur road Sadiqabad *(Question No. 882)* 190

-Construction and repair of college chowk to M-3 Motorway road and Fateh Sher road Sahiwal *(Question No. 1061)* 193

-Construction and repairof GT Road from Chak 4/6-L to Darbar Hazrat Karmanwala Okara *(Question No. 2245*)* 132

PAGE NO.

-Construction and repairof Kalasky Bypass Gujranwala (*Question No. 3822**) 178
-Construction and repairof Kholy Mureed to Kot Shahamad PP-185 Okara (*Question No. 3775**) 175
-Construction and repairof Machka Ghot Volhar Road Sadiqabad in district Rahim Yar Khan (*Question No. 3388**) 161
-Construction and repairof Mandahar to Langar road Jhelum (*Question No. 3728**) 171
-Construction and repairof Main Road Malikwal to Bhera Sargodha (*Question No. 3266**) 136
-Construction and repairof Mitranwali to Kandan Sian road Sialkot (*Question No. 4128**) 189
-Construction and repairof Mureed Shah to Noor Shah Machka Road Rahim Yar Khan (*Question No. 3387**) 160
-Construction and repairof Panjar to Nararr road Rawalpindi (*Question No. 3967**) 186
-Construction and repairof Pasroor Sialkot road (*Question No. 3717**) 168
-Construction and repairof road Bhera Adda to Chak Qazi Nur Pur district Sargodha (*Question No. 3723**) 170
-Construction and repairof road Pul Giri to Adda Muhammad Pur Noonarian (*Question No. 3412**) 161
-Construction and repairof road Pul Giri to Muhammad Pur Noonarian Rhaim Yar Khan (*Question No. 2819**) 135
-Construction and repairof road from Shahdara to Kala Khatai road Narowal (*Question No. 3862**) 180
-Construction and repairof road from Shahdara to Narang Kala Khatai Road (*Question No. 3718**) 169
-Construction and repairof road from Sheikhupura to Gujranwala via Tatlay Aali (*Question No. 3861**) 179
-Construction of road Boti pal to Chak 97/6-R Sahiwal (*Question No. 3707**) 149
-Construction of road Mian to Bharth East Sargodha (*Question No. 1881**) 125
-Details about assigning duties of taking care of plants to staff working on maintenance of road edges (*Question No. 3912**) 182
-Details about building of Judicial Complex Lahore (*Question No. 3279**) 159
-Details about construction of road from Chak Umar Sukha Ladhoka to Attari, Okara (*Question No. 1418**) 119
-Details about income from toll plaza at Qutab Shahana Bridge Sahiwal (*Question No. 3702**) 165
-Details about linking Okara with Motorway (*Question No. 1268**) 154
-Details about widening and making dual to Ajnala Sargodha road via Salam Interchange to Bhalwal (*Question No. 3654**) 162
-Details about widening of Madhali road Faisalabad (*Question No. 3701**) 164
-Details about removal of toll plaza situated at Bado Malhi (*Question No. 3908**) 181
-Details about roads constructed under “Naya Pakistan Manzilain Asaan” (*Question No. 1002)* 190

PAGE NO.

-Details about vehicles passed through Ring Road Lahore everyday *(Question No. 3977*)* 187
-Expenditures incurred upon construction and repair of roads in tehsil Bhalwal in the year 2019-20 *(Question No. 1073)* 195
-Functional condition of Sheikh Khalifa Bridge over Indus River *(Question No. 3349*)* 141
-Funds allocated for repair and construction of roads in Bahawalnagar in the year 2019-20 *(Question No. 1063)* 194
-Low quality construction of Tarcole Begho Bahar to 60/RD Road Khanpur, Rahim Yar Khan *(Question No. 3752*)* 174
-Making one way to Chiniot Faisalabad road *(Question No. 3736*)* 173
-Number of employees in Highway Department (M & R) in Sahiwal *(Question No. 1017)* 192
-Number of offices and employees of C&W Department in district Chiniot and details about construction of roads therein *(Question No. 3932*)* 182
-Number of roads under administrative control of Highway Department in tehsil and district Sahiwal *(Question No. 1016)* 191
-Number of toll plazas established in 2018 and 2019 in the province *(Question No. 3016*)* 157
-Number of Toll plazas in Sahiwal and money collected from them during 2017 to 2019 *(Question No. 3699*)* 144
-Reopnening and widening of road from Fortabbas to Haroonabad *(Question No. 2880*)* 151
-Repair of Mitranwali to Bambanwala road Sialkot *(Question No. 4127*)* 188

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

-Action against illegal and non qualified doctors in Gujranwala *(Question No. 1765*)* 245
-Closure of plants of waste burning in big hospitals of Lahore *(Question No. 4193*)* 269
-Construction of Nurses Hostel on land reserved for Mental Hospital in Lahore *(Question No. 3910*)* 266
-Details about advertisement and recruitment against vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 2140*)* 249
-Details about awareness and check up of breast cancer in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4086*)* 267
-Details about CT Scan and MRI machines in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (Question No. 846) 278
-Details about operation theatres and machinery in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 845)* 278
-Details about provision of community based Mental Health Services in modernized manner in Lahore *(Question No. 2141*)* 250

	PAGE NO.
-Details about provision of medical treatment in Government and private hospitals *(Question No. 4115*)*	268
-District wise details about distribution of health card *(Question No. 4386*)*	240
-Establishment of Punjab Medical Faculty and number of posts therein *(Question No. 3428*)*	260
-Expenditures incurred upon recovery of health of people hit by smog *(Question No. 3697*)*	262
-Functional condition of water filtration plant in Punjab Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 3307*)*	260
-Issuance of funds for establishment of Children Hospital in Sargodha *(Question No. 2736*)*	258
-Laboratory tests and provision of medicine in Allied and other hospitals of Faisalabad *(Question No. 2690*)*	252
-Lack of medical facilities and machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4290*)*	270
-Not posting MS in Civil Hospital Jhangi Wala Bahawalpur *(Question No. 3905*)*	265
-Number of Bio Medical Engineers in the province *(Question No. 939)*	279
-Number of students in Government Khawaja Safdar Medical College Sialkot *(Question No. 3880*)*	263
-Number of dentists in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3112*)*	259
-Number of Dialysis machines in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4338*)*	273
-Number of hospitals with facilities of breast cancer treatment *(Question No. 4425*)*	276
-Number of hospitals of mental disease in the province *(Question No. 4422*)*	275
-Number of machines of eye check up in Mayo, Services and Ganga Ram Hospitals, Lahore *(Question No. 4406*)*	273
-Number of nursing staff and their allowances in the province *(Question No. 1798*)*	247
-Number of patients with head injury in DHQ Hospital Sargodha in year 2019 *(Question No. 4294*)*	272
-Number of private medical colleges in Sialkot and details about affiliations thereof*(Question No. 3881*)*	264
-Posting of Specialist Doctors for patients of HIV AIDS in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 2692*)*	255
-Start of classes in Medical College Bahawalnagar and approval of posts under S.N.E *(Question No. 2397*)*	250
-Vacant posts of doctors and nurses in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3113*)*	259

PAGE NO.

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about advertisement and recruitment against vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 2140*)* 249

-Details about provision of community based Mental Health Services in modernized manner in Lahore *(Question No. 2141*)* 250

RABIA NUSRAT, MS.

question REGARDING-

-Number of machines of eye check up in Mayo, Services and Ganga Ram Hospitals, Lahore *(Question No. 4406*)* 273

RAHEELA NAEEM, MRS.

QUESTIONS regarding-

-Details about awareness campaign about diseases of crops (Question No. 3919*) 26

-Functional condition of water filtration plant in Punjab Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 3307*)* 260

-Number of nursing staff and their allowances in the province *(Question No. 1798*)* 247

RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -

-9th October, 2020 13

-12th October, 2020 117

-13th October, 2020 235

RESOLUTIONS regarding-

-Demand for getting back the increase in prices of life saving drugs 292

-Demand for making U-turn at Multan Road Lahore from Chauburji Chowk to LOS drain 290

-Demand to make sure the supply of water to villages of PP-104 from Rajbah Kalian Wala Faisalabad 291

S

SADIA SOHAIL RANA, MS.

QUESTIONS regarding-

-Procedure of fixing prices of vegetables *(Question No. 4617*)* 57

PAGE NO.

-Steps taken for control over sale of substandard agriculture medicines *(Question No. 4619*)* 59

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about completion of proceeding of auction in agriculture markets under CCTV Cameras (Question No. 3258*) 46

-Steps taken for protection of crops from Locust *(Question No. 4392*)* 52

SAMI ULLAH KHAN, MR.

CALL ATTENTION NOTICE regarding-

-Murder of four persons in Punjab Housing Society Lahore 200

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Communication & Works)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof GT Road from Chak 4/6-L to Darbar Hazrat Karmanwala Okara *(Question No. 2245*)* 132

-Construction and repairof Main Road Malikwal to Bhera Sargodha *(Question No. 3266*)* 137

-Construction and repairof road Pul Giri to Muhammad Pur Noonarian Rhaim Yar Khan *(Question No. 2819*)* 136

-Construction of road Boti pal to Chak 97/6-R Sahiwal *(Question No. 3707*)* 150

-Construction of road Mian to Bharth East Sargodha *(Question No. 1881*)* 125

-Details about construction of road from Chak Umar Sukha Ladhoka to Attari, Okara *(Question No. 1418*)* 120

-Functional condition of Sheikh Khalifa Bridge over Indus River *(Question No. 3349*)* 141

-Number of Toll plazas in Sahiwal and money collected from them during 2017 to 2019 *(Question No. 3699*)* 144

-Reopnening and widening of road from Fortabbas to Haroonabad *(Question No. 2880*)* 151

SHAHEENA KARIM, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about CT Scan and MRI machines in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (Question No. 846) 278

-Details about disturbance of cotton crops in South Punjab (Question No.4275*) 48

-Details about operation theatres and machinery in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 845)* 278

-Number of dentists in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3112*)* 259

PAGE NO.

-Provision of spurious agriculture medicines in South Punjab *(Question No. 4273*)* 47
-Vacant posts of doctors and nurses in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3113*)* 259

SHAHIDA AHMED, MS.

QUESTION regarding-

-Details about subsidy provided on fertilizers (Question No. 4956*) 69

SHAZIA ABID, MS.

QUESTIONS regarding-

-Details about offices, area, employees and vehicles of Agriculture Department Rajanpur *(Question No. 5148*)* 86
-Details about offices, employees and equipments in Agriculture Engineering Department Rajanpur *(Question No. 5149*)* 88

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof road Bhera Adda to Chak Qazi Nur Pur district Sargodha *(Question No. 3723*)* 170
-Construction and repairof Main Road Malikwal to Bhera Sargodha *(Question No. 3266*)* 136
-Construction of Nurses Hostel on land reserved for Mental Hospital in Lahore *(Question No. 3910*)* 266
-Construction of road Mian to Bharth East Sargodha *(Question No. 1881*)* 125
-Details about offices of research on citric fruits in Sargodha (Question No. 5000*) 74
-Details about widening and making dual to Ajnala Sargodha road via Salam Interchange to Bhalwal *(Question No. 3654*)* 162
-Expenditures incurred upon construction and repair of roads in tehsil Bhalwal in the year 2019-20 *(Question No. 1073)* 195
-Funds allocated for agricultural research stations and research institutes (Question No. 4996*) 71

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Action against illegal and non qualified doctors in Gujranwala *(Question No. 1765*)* 245

PAGE NO.

-Closure of plants of waste burning in big hospitals of Lahore *(Question No. 4193*)* 269

-Construction of Nurses Hostel on land reserved for Mental Hospital in Lahore *(Question No. 3910*)* 266

-Details about advertisement and recruitment against vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 2140*)* 249

-Details about awareness and check up of breast cancer in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4086*)* 267

-Details about CT Scan and MRI machines in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (Question No. 846) 278

-Details about operation theatres and machinery in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 845)* 278

-Details about provision of community based Mental Health Services in modernized manner in Lahore *(Question No. 2141*)* 250

-Details about provision of medical treatment in Government and private hospitals *(Question No. 4115*)* 268

-District wise details about distribution of health card *(Question No. 4386*)* 240

-Establishment of Punjab Medical Faculty and number of posts therein *(Question No. 3428*)* 260

-Expenditures incurred upon recovery of health of people hit by smog *(Question No. 3697*)* 262

-Functional condition of water filtration plant in Punjab Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 3307*)* 260

-Issuance of funds for establishment of Children Hospital in Sargodha *(Question No. 2736*)* 258

-Laboratory tests and provision of medicine in Allied and other hospitals of Faisalabad *(Question No. 2690*)* 252

-Lack of medical facilities and machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4290*)* 270

-Not posting MS in Civil Hospital Jhangi Wala Bahawalpur *(Question No. 3905*)* 265

-Number of Bio Medical Engineers in the province *(Question No. 939)* 279

-Number of students in Government Khawaja Safdar Medical College Sialkot *(Question No. 3880*)* 263

-Number of dentists in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3112*)* 259

-Number of Dialysis machines in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4338*)* 273

-Number of hospitals with facilities of breast cancer treatment *(Question No. 4425*)* 276

-Number of hospitals of mental disease in the province *(Question No. 4422*)* 275

-Number of machines of eye check up in Mayo, Services and Ganga Ram Hospitals, Lahore *(Question No. 4406*)* 273

PAGE NO.

-Number of nursing staff and their allowances in the province (*Question No. 1798**) 247
-Number of patients with head injury in DHQ Hospital Sargodha in year 2019 (*Question No. 4294**) 272
-Number of private medical colleges in Sialkot and details about affiliations thereof(*Question No. 3881**) 264
-Posting of Specialist Doctors for patients of HIV AIDS in Allied Hospital Faisalabad (*Question No. 2692**) 255
-Start of classes in Medical College Bahawalnagar and approval of posts under S.N.E (*Question No. 2397**) 250
-Vacant posts of doctors and nurses in DHQ Dera Ghazi Khan (*Question No. 3113**) 259

SUMMONING-

-Notification of summoning of 25th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 9th October, 2020 1

SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.

QUESTION regarding-

-Construction and repairof road from Shahdara to Kala Khatai road Narowal (*Question No. 3862**) 180

T

TAHIA NOON, MS.

QUESTION regarding-

-Expenditures incurred upon recovery of health of people hit by smog (*Question No. 3697**) 262

U

UMUL BANIN ALI, MS.

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Insulting behaviour of management of Darbar Bibi Pak Daman with honorable members 285

USMAN MEHMOOD, SYED

DISCUSSION On-

-Price Control and Law and Order 220

QUESTIONS regarding-

-Construction and repairof road Pul Giri to Adda Muhammad Pur Noonarian (*Question No. 3412**) 161

PAGE NO.

-Construction and repairof road Pul Giri to Muhammad Pur Noonarian Rhaim Yar Khan *(Question No. 2819*)* 135
-Details about awareness and check up of breast cancer in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4086*)* 267
-Functional condition of Sheikh Khalifa Bridge over Indus River *(Question No. 3349*)* 141
-Number of Dialysis machines in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4338*)* 273

W

WASIF MAZHAR, MALIK

QUESTION regarding-

-Number of market committees in district Multan (Question No. 4340*) 49

Y

YASIR ZAFAR SANDHU, MR.

QUESTION regarding-

-Issuance of funds for establishment of Children Hospital in Sargodha *(Question No. 2736*)* 258

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Action against illegal and non qualified doctors in Gujranwala *(Question No. 1765*)* 245
-Closure of plants of waste burning in big hospitals of Lahore *(Question No. 4193*)* 269
-Construction of Nurses Hostel on land reserved for Mental Hospital in Lahore *(Question No. 3910*)* 266
-Details about advertisement and recruitment against vacant posts of doctors in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 2140*)* 249
-Details about awareness and check up of breast cancer in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4086*)* 267

-Details about CT Scan and MRI machines in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan (Question No. 846) 279

-Details about operation theatres and machinery in DHQ Hospital Dera Ghazi Khan *(Question No. 845)* 278

	PAGE NO.
-Details about provision of community based Mental Health Services in modernized manner in Lahore *(Question No. 2141*)*	250
-Details about provision of medical treatment in Government and private hospitals *(Question No. 4115*)*	268
-District wise details about distribution of health card *(Question No. 4386*)*	241
-Establishment of Punjab Medical Faculty and number of posts therein *(Question No. 3428*)*	261
-Expenditures incurred upon recovery of health of people hit by smog *(Question No. 3697*)*	262
-Functional condition of water filtration plant in Punjab Institute of Mental Health Lahore *(Question No. 3307*)*	260
-Issuance of funds for establishment of Children Hospital in Sargodha *(Question No. 2736*)*	258
-Laboratory tests and provision of medicine in Allied and other hospitals of Faisalabad *(Question No. 2690*)*	253
-Lack of medical facilities and machinery in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 4290*)*	270
-Not posting MS in Civil Hospital Jhangi Wala Bahawalpur *(Question No. 3905*)*	266
-Number of Bio Medical Engineers in the province *(Question No. 939)*	279
-Number of students in Government Khawaja Safdar Medical College Sialkot *(Question No. 3880*)*	263
-Number of dentists in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3112*)*	259
-Number of Dialysis machines in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 4338*)*	273
-Number of hospitals with facilities of breast cancer treatment *(Question No. 4425*)*	277
-Number of hospitals of mental disease in the province *(Question No. 4422*)*	276
-Number of machines of eye check up in Mayo, Services and Ganga Ram Hospitals, Lahore *(Question No. 4406*)*	274
-Number of nursing staff and their allowances in the province *(Question No. 1798*)*	248
-Number of patients with head injury in DHQ Hospital Sargodha in year 2019 *(Question No. 4294*)*	272
-Number of private medical colleges in Sialkot and details about affiliations thereof*(Question No. 3881*)*	264
-Posting of Specialist Doctors for patients of HIV AIDS in Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 2692*)*	256
-Start of classes in Medical College Bahawalnagar and approval of posts under S.N.E *(Question No. 2397*)*	251
-Vacant posts of doctors and nurses in DHQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 3113*)*	259

PAGE NO.

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

QUESTION regarding-

-Not posting MS in Civil Hospital Jhangi Wala Bahawalpur *(Question No. 3905*)* 265